بسم اللہ الرحمن الرحیم

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما

مُسلسل اِشاعت کے 61 سال

مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: 9
جلد: ۲۸
ستمبر 2024ء
ربیع الاول ۱۴۴۶ھ

Email:
khatmenubuwwat@ymail.com

سپریم کورٹ آف پاکستان کا فیصلہ

قادیانیوں کا بنگلہ دیش میں باجا بجا دیا گیا

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۹ جلد: ۲۸

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ — مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ — مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ — خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ — فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ — حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ — شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ — پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ — حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ — حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ — صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ

مجلس منتظمہ

مولانا غلام رسول دینپوری	مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی
علامہ احمد میاں حمادی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا مفتی محمد راشد مدنی	مولانا محمد وسیم اسلم
مولانا محمد حسین ناصر	چوہدری محمد اقبال
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا عبدالرزاق
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد اویس

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 0333-8827001, 061-4783486

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

کلمۃ الیوم

سپریم کورٹ آف پاکستان کا فیصلہ	اداریہ	03

مقالات ومضامین

بحضور ساقی کوثر ﷺ (منظوم)	سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	18
حضور خاتم المرسلین ﷺ کے فیاضی اور جوادی کے واقعات	مولانا عبدالصمد محراب پوری	19
مبارک ثانی قادیانی مقدمے پر نظر ثانی فیصلے کا تجزیہ اور تبصرہ	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ	23

شخصیات

قاری محمد کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت	مولانا محمد ساجد خوشاب	35

رد قادیانیت

قادیانیت، مقام محمد ﷺ، ناموس رسالت اور حرمت قرآن کی دشمن	جناب محمد آصف بھلی	37
۷ ستمبر، تحفظ ختم نبوت اور اظہار محبت	مولانا عبدالمتین ریگویہ	47
آئین وشریعت سے متصادم سپریم کورٹ کے فیصلہ پر احتجاجی مظاہرے	مولانا محمد وسیم اسلم	49
قادیانیوں کا بھی بنگلہ دیش میں باجا بجادیا گیا	رپورٹ: مولانا عتیق الرحمٰن سیف	53

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	54

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلمۃ الیوم

سپریم کورٹ آف پاکستان کا فیصلہ

تحفظات، ابہامات، انحرافات اور ان کے ازالے کی حکمت عملی

(سنا ہے باغباں نے چمن بیچ ڈالا)

۲۴ جولائی ۲۰۲۴ء کو سپریم کورٹ کی طرف سے ۲۹ مئی ۲۰۲۴ء کو محفوظ کردہ ایک فیصلہ سنایا گیا۔ جو تین جج چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ، جسٹس عرفان سعادت خان اور جسٹس نعیم اختر افغان نے محفوظ کیا تھا۔ اس فیصلے کے آتے ہی ملک بھر کی مذہبی جماعتوں، وکلاء برادری و دانشوران قوم نے اس فیصلے کو متنازع اور خلاف شریعت و آئین قرار دے کر مسترد کر دیا۔ جمعیت علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت و دیگر جماعتوں نے ۲۶ جولائی بروز جمعۃ المبارک کو ملک بھر میں احتجاجی مظاہروں کا اعلان کیا۔ اور ملک بھر کے ضلعی ہیڈ کوارٹروں کراچی، لاہور، ملتان، پشاور، حیدر آباد، کنری، نواب شاہ، راولپنڈی، بدین، میانوالی، قائد آباد، کندیاں، رحیم یار خان، ایبٹ آباد، جیسے شہروں میں صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ جمعہ کے خطبات میں قرارداد مذمت پیش کی گئی۔ جن کی عوام الناس نے بھرپور تائید کی۔

تحریک لبیک پاکستان نے ۲۸ جولائی ۲۰۲۴ء بروز اتوار کو ملک بھر میں احتجاجی مظاہروں کی کال دی۔ لاہور پریس کلب کے سامنے بھرپور مظاہرہ کیا۔ ۳۰ جولائی ۲۰۲۴ء کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا، جس میں جناب عبدالقادر پٹیل، جناب علی محمد خان، جناب حنیف عباسی، جناب حامد رضا، حضرت مولانا عبدالغفور حیدری جیسے حضرات نے مسلمانان پاکستان کے جذبات کی ترجمانی کی، ایک صاحب نے فرمایا کہ چیف جسٹس کے اس فیصلے کو جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں، ایک نے کہا کہ چیف جسٹس پر آرٹیکل ۶ کے تحت کارروائی ہونی چاہیے، ایک نے کہا کہ اصل فتنہ اور فساد فی الارض کرنے والے خود جج صاحبان ہیں، جو آئین و شریعت کے خلاف فیصلہ صادر کرتے ہیں۔ ایک نے کہا کہ جج صاحبان بتائیں کہ انہیں آئین میں ترمیم کرنے کا اختیار کس نے دیا ہے؟ ایک نے کہا کہ آئین سے کھلواڑ اور اس میں تحریف کرنے پر آرٹیکل ۶ لگتا ہے، لہٰذا تینوں ججوں پر آرٹیکل ۶ لگایا جائے۔

بعد ازاں ملک بھر کی وکلاء بار تنظیموں نے اپنی اپنی بار کونسلوں سے قرارداد مذمت کی پریس ریلیز جاری کیں۔ ان بارز کے نام یہ ہیں: ڈسکہ بار ایسوسی ایشن، بار ایسوسی ایشن پھالیہ، ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن فیصل آباد، پشاور ہائی کورٹ بار، لاہور ہائی کورٹ بار، ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن ایبٹ آباد، ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ہری

پور، پنجاب بار کونسل، لاہور بار ایسوسی ایشن، کراچی بار ایسوسی ایشن، اسلام آباد ہائی کورٹ بار، سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن، ہائی کورٹ بار ملتان، بار ایسوسی ایشن چیچہ وطنی، سندھ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کراچی، حیدرآباد بار کونسل، بار ایسوسی ایشن گوجرہ، راولپنڈی بار، ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راجن پور، جس کا سلسلہ تاحال جاری وساری ہے۔(ان کے سکین اسی مضمون کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں) علاوہ ازیں پنجاب اسمبلی اور خیبر پختونخوا اسمبلی میں قرارداد مذمت جمع کرائی گئیں۔ اسی طرح اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے پانچوں وفاقوں نے اس فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے قرارداد مذمت پاس کی۔ ساتھ ہی ’’تمام مکاتب فکر کا متفقہ مؤقف‘‘ بھی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا مفتی منیب الرحمٰن، مولانا یاسین ظفر، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری وغیرہم حضرات کے دستخطوں سے جاری کیا گیا اور فیصلے کے متنازعہ پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

اسی طرح آئندہ چند روز میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین کا اجلاس مجلس تحفظ ختم نبوت کی میزبانی میں منعقد ہوا چاہتا ہے۔ جس میں آئندہ کا لائحہ عمل طے کر کے عوام الناس کو آگاہ کیا جائے گا۔

ذیل میں اپنی طرف سے کوئی اداریہ لکھنے کی بجائے تمام مکاتب فکر کے مدارس دینیہ کی مشترکہ قیادت کا مؤقف ان کے دستخطوں کے عکس کے ساتھ اس ماہنامہ لولاک کا حصہ بنارہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں! (ادارہ)

پس منظر

چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان کی سربراہی میں سہ رکنی بینچ نے مبارک ثانی کیس پٹیشن نمبر 1054-L of 2023 کا فیصلہ ۶؍فروری ۲۰۲۴ء کو جاری کیا، اس پر پاکستان بھر کے دینی حلقوں میں شدید اضطراب پیدا ہوا، اس کے نتیجے میں سپریم کورٹ میں نظر ثانی فوجداری پٹیشن نمبر: 2 of 2024 دائر ہوئی اور اس میں معزز عدالت نے دیگر کے علاوہ مندرجہ ذیل پانچ اداروں سے بھی رائے مانگی، وہ ادارے یہ ہیں:

(۱) جامعہ دارالعلوم کراچی (۲) دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کراچی (۳) جامعہ سلفیہ فیصل آباد

(۴) قرآن اکیڈمی لاہور (۵) جامعہ امدادیہ فیصل آباد

ان اداروں نے مشترکہ مؤقف تحریری صورت میں اپنی اپنی مہر اور دستخطوں کے ساتھ پیش کیا اور اُسے نظر ثانی کے موقع پر علامہ سید حبیب الحق شاہ کاظمی نے عدالت میں پڑھ کر سنایا اور تمام مکاتب فکر نے اس کی تائید کی۔ پھر فیصلے کو محفوظ کرلیا گیا تھا تاآنکہ ۲۴ جولائی ۲۰۲۴ء کو طویل انتظار کے بعد اس نظر ثانی پٹیشن کا فیصلہ اسی سہ رکنی بینچ نے سنایا۔ اس میں اگرچہ بعض امور کو تسلیم کرلیا گیا لیکن فیصلے میں ذومعنی الفاظ کے استعمال کی وجہ سے مزید ابہامات پیدا ہوئے ہیں اور ان الفاظ کو کسی بھی طرف پھیرا جاسکتا ہے، ہماری رائے میں اس فیصلے میں قادیانیوں کے لئے تبلیغ کی گنجائش پیدا کی گئی ہے۔ الغرض دینی حلقوں کا اضطراب بدستور قائم ہے اور اگر اس کا ازالہ نہ کیا گیا تو ملک وملت کے لئے خطرناک ہوگا۔

بعد کو سپریم کورٹ نے ایک وضاحتی بیان جاری کیا، اس میں فیصلے سے اختلاف کو فساد سے تعبیر کیا گیا ہے، نہایت احترام کے ساتھ گزارش ہے: یہ فساد نہیں ہے، بلکہ ردالفساد ہے، تین ججوں کی رائے کروڑوں مسلمانوں کی

اجماعی رائے کو فاسد اور باطل قرار نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اس طرف جذباتیت نہیں ہے، بلکہ اہل علم کی بہت بڑی تعداد ہے، اس میں علماء کے علاوہ آئینی وقانونی ماہرین بھی شامل ہیں۔ عدالت نے نظر ثانی فیصلہ اردو میں لکھا ہے، ہم اس کی تحسین کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں: قومی زبان کو عدالت کی کارروائی میں رائج کیا جائے، یہ آئین کا بھی تقاضا ہے اور اس کے بارے میں سابق چیف جسٹس جواد ایس خواجہ کا فیصلہ بھی موجود ہے۔

ہم نے فیصلے کو جذبات سے ماورا ہو کر ٹھنڈے دل سے پڑھا ہے اور سمجھنے کی کوشش کی ہے، عجلت سے کام نہیں لیا، کیونکہ یہ انتہائی ذمہ دارانہ کام ہے اور اس کا تعلق جملہ اہل ایمان کے عقیدے اور ایمان کے ساتھ ہے۔ اس کو عوام میں پذیرائی (Rating) کے لئے استعمال کرنا دیانت وامانت اور ایمان کے تقاضوں کے منافی ہے۔ پس گزارش ہے: ہمارے موقف کو خالی الذہن ہو کر پڑھا اور سمجھا جائے۔

اگر یہ سوال کیا جائے: مبارک ثانی کیس میں نظر ثانی پٹیشن کا مرحلہ بھی ختم ہو گیا ہے، لہٰذا یہ فیصلہ حتمی ہے اور اب اس میں ردوبدل نہیں ہوسکتا، اس کی بابت ہماری گزارش ہے:

دستور پاکستان کا آرٹیکل ۱۸۸ر سپریم کورٹ کو اپنے کسی فیصلے یا حکم نامے پر نظر ثانی کا اختیار دیتا ہے، چنانچہ دستور پاکستان کے آرٹیکل ۱۸۸ر میں ہے:

"The Supreme Court shall have power, subject to the provisions of any Act of (Majlis-e-Shoora (Parliament) and of any rules made by the Supreme Court, to review any judgment pronounced or any order made by it."

ترجمہ: سپریم کورٹ کو یہ حق حاصل رہے گا کہ وہ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے منظور کردہ کسی ایکٹ اور خود عدالت عظمیٰ کے وضع کردہ کسی قاعدے کے تحت اپنے اعلان کردہ کسی فیصلے یا حکم نامے پر نظر ثانی کرسکتی ہے۔

اس اصول کی روشنی میں سپریم کورٹ پر لازم ہے: ''اپنے نظر ثانی شدہ فیصلے میں از خود ترمیم کر کے مسلمانوں کے حقیقی خدشات کا ازالہ کرے یا مقدمے کے سارے فریقوں کو دعوت دے کہ ان کے نزدیک فیصلے میں کوئی سقم ہے یا صرف نظر یا غلطی ہوئی ہے، تو اُس کی نشاندہی کریں، اگر وہ حقائق وشواہد کی روشنی میں درست ہوئے، تو ان کا ازالہ کردیا جائے گا۔''

اس کے علاوہ یہ فیصلہ قومی اسمبلی میں بھی زیر بحث آگیا ہے اور اسپیکر نے اسے کمیٹی کے سپرد کردیا ہے، لہٰذا اس فیصلے کے پیراگراف ۴۲ کو پارلیمنٹ کے ذریعے ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے: مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-C کے شروع میں ترمیمی بل کے ذریعے ان الفاظ کا اضافہ کردیا جائے:

Notwithstanding any judgement of any court.

ترجمہ: کسی بھی عدالت کا کوئی بھی فیصلہ اس دفعہ پر اثر انداز نہیں ہوسکے گا۔

نیز298-C میں **By Visible representations** کے بعد

اور **Or in any manner** سے پہلے

Whether Publicaly or Privately کا اضافہ کردیا جائے۔

اس صورت میں فیصلے کا سب سے زیادہ قابل اعتراض حصہ خود بخود بے اثر ہو جائے گا۔

مسلمہ اصول ہے: ’’کسی بھی ملک کا شہری، اس ملک کے آئین وقانون کا پابند ہے اور اسے آئین وقانون سے انحراف کا حق حاصل نہیں ہے، خواہ وہ پیدائشی شہری ہو یا اس نے بعد کو اپنے اختیار سے اس ملک کی شہریت اختیار کی ہو، جسے انگریزی میں ’’**Natural Citizenship**‘‘ کہا جاتا ہے۔ اسی اصول کے تحت قادیانی اس امر کے پابند ہیں کہ آئین پاکستان کو من وعن تسلیم کرتے ہوئے اپنی آئینی حیثیت کو تسلیم کریں، اپنے آپ کو غیر مسلم قرار دیں اور کسی بھی تاویل وتوجیہ کے تحت اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ نہ کریں۔

نہایت احترام کے ساتھ گزارش ہے: معزز عدالت نے قادیانیوں کو نہ اس امر کا پابند بنایا اور نہ اُن کو یہ تنبیہ کی کہ اُن کا اپنے آپ کو مسلمان قرار دینے کا ادعا (**Claim**) آئین سے انحراف اور بغاوت ہے اور اس کی سزا خود آئین میں موجود ہے، اگر عدالت اپنا یہ آئینی، قانونی اور دینی فریضہ انجام دیتی تو قادیانیوں کے لئے دجل وفریب کے سارے راستے اور امکانات مسدود ہو جاتے۔

اس کے بغیر عدالت کے نظر ثانی فیصلے کا پیراگراف: ۲۷ بے معنی ہو جاتا ہے، عدالت نے ملت اسلامیہ کا دوسو صفحات پر مشتمل موقف برائے مطالعہ خصوصی کمیٹی کا حوالہ دیا اور قرارداد کا مندرجہ ذیل اقتباس نقل کیا ہے: اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہیے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تاکہ اس اعلان کو مؤثر بنانے کے لئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق ومفادات کے تحفظ کے لئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

پس گزارش ہے: ’’ان کے جائز حقوق ومفادات کا تعین یا اُس کی بابت قانون سازی تو تب ہو سکتی ہے، جب وہ اپنی آئینی حیثیت کو تسلیم کریں، اپنے آپ کو غیر مسلم کی حیثیت سے رجسٹرڈ کرائیں تو وہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے لئے مختص اقلیتی نشست کے حقدار بھی بن سکتے ہیں۔ لیکن آج تک قادیانیوں نے اپنی آئینی حیثیت کو تسلیم ہی نہیں کیا، پس جو شہری کسی ملک کے آئین کو ہی تسلیم نہ کریں تو وہ اس ملک میں جائز حقوق ومفادات کے حقدار نہیں بنتے، جبکہ پاکستان میں رہنے والے ہندو، سکھ، مسیحی، پارسی وغیرہ سمیت غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق تین شرائط کے ساتھ متعین ہیں: (۱) قانون کی پابندی، (۲) امن عامہ اور (۳) تابع اخلاق۔ اپنے معترضہ فیصلے میں عدالت نے قادیانیوں کے بارے میں بنیادی حقوق اور اقلیتوں کے حقوق کی آئینی دفعات کا حوالہ دیا تھا، لیکن آئین سازوں نے اپنی اجتماعی دانش کے مطابق ان پر قانون کی پابندی، امن عامہ اور تابع اخلاق ہونے کی جو بندش عائد

کی تھی، اُسے عدالت نے حذف کر دیا تھا، مگر نظر ثانی فیصلے میں اُسے تسلیم کرلیا ہے، ہم اس کی تحسین کرتے ہیں، سابق عدالتی فیصلے ہمارے اس موقف کی تائید کرتے ہیں، چنانچہ ہم نے انہی عدالتی فیصلوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا:

مذکورہ بالا اعلیٰ عدالتوں نے یہ حقیقت بھی واضح کر دی ہے کہ آئین کی دفعہ ۲۰ اور ۲۲ میں غیر مسلموں کو جو مذہبی آزادی دی گئی ہے، وہ اُس صورت میں انہیں حاصل ہوگی، جب وہ اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت مان کر اپنے مذہب پر عمل کریں، جیسے ہندو سکھ اور مسیحی وغیرہ کرتے ہیں۔ اس کے برعکس قادیانیوں کا معاملہ الگ ہے، کیونکہ وہ اپنے آپ کو غیر مسلم ظاہر نہیں کرتے، اس لئے وہ اس آزادی سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے، چنانچہ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے میں کہا گیا ہے:

"*But this can be allowed if the non-Muslims preach as non-Muslims and not by passing off as Muslims.*"

(PLD,1985,FSC:117)

عدالت خود تسلیم کر چکی ہے: فاضل وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کا اتباع سپریم کورٹ پر لازم ہے، اس لئے کوئی جواز نہیں تھا کہ نظر ثانی میں کوئی بات کہتے وقت اس کو پیش نظر نہ رکھا جاتا، لہٰذا نظر ثانی فیصلے کے پیراگراف: ۴۲ میں سرسری طور پر یہ بات کہی گئی ہے کہ: " آئینی وقانونی دفعات اور عدالتی نظائر کی اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ احمدیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد انہیں آئین اور قانون کے مطابق اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے اور اس کے اظہار اور اُس کی تبلیغ کا حق اس شرط کے ساتھ حاصل ہے کہ وہ عوامی سطح پر مسلمانوں کی دینی اصطلاحات استعمال نہیں کریں گے، نہ عوامی سطح پر خود کو مسلمانوں کے طور پر پیش کریں گے، تاہم اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور اپنے نجی مخصوص اداروں کے اندر انہیں قانون کے تحت مقرر کردہ معقول قیود کے اندر گھر کی خلوت کا حق حاصل ہے۔"

مندرجہ بالا پیراگراف کے خط کشیدہ الفاظ دفعہ 298-C کے ان الفاظ سے کلی طور پر متصادم ہیں، جن میں صراحت کے ساتھ کہا گیا ہے:

"*Any person of the Qadiyani group or the Lahori group, who directly or indirectly or preaches or propagates his faith as Islam, or invites others to accept his faith.*"

عدالت نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے: " قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا کوئی شخص جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اپنے مذہب کی تبلیغ یا پرچار کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے۔"

اس دفعہ میں تبلیغ کی دو صورتیں " **Preaches or propagates** "(یعنی دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے) الگ الگ ذکر کر کے دونوں کو قابل سزا قرار دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ قانون میں کوئی لفظ بے مقصد (*Redundant*) نہیں ہوتا، اس لئے یہ دونوں قسمیں الگ الگ بیان کی ہیں۔ اسی طرح نجی

مخصوص اداروں کا جو لفظ نظر ثانی فیصلے میں ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے: ''اُن میں انہیں گھر کی خلوت کا حق حاصل ہے''، یہ بھی مذکورہ دفعہ کے خلاف ہے، اس لئے کہ ادارہ کوئی بھی گھر نہیں ہوتا، ظہیر الدین بنام ریاست مقدے میں جسٹس سلیم اختر کے اضافی نوٹ میں کہا گیا ہے:

''The above restrictions clearly meansuch activities which might have been performed inthe public or in public view and not those to be performed in the private.''

اس میں واضح کر دیا گیا ہے: ''جو کام پبلک ویو میں کیا جائے، وہ پرائیویٹ نہیں ہوتا، ظاہر ہے: کوئی ادارہ ایسا نہیں ہوتا، جس کو پبلک ویو میں نہ کہا جاسکے۔ اِلا یہ کہ کسی خفیہ سرنگ میں واقع ہو۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کی تحریف یا قادیانیوں کا اپنے آپ کو بطور مسلمان ظاہر کرتے ہوئے اپنے مذہب کا پرچار قانوناً جرم ہے اور ہر وہ کام جو آئین وقانون کی رو سے ممنوع ہے، مثلاً: منشیات بیچنا یا ذخیرہ کرنا، ملک کے خلاف سازش کرنا کسی کے قتل، اغوا برائے تاوان یا ڈکیتی کی منصوبہ بندی کرنا یا دہشت گردی کا منصوبہ بنانا، یہ سب کام نجی ادارے اور گھر کی خلوت میں بھی منع ہیں، تو قادیانیت کی تبلیغ جو عام جگہ میں یا عوام کے سامنے قانوناً ممنوع ہے، اس کے لئے عوام کو کسی چہار دیواری یا نجی گھر میں جمع کرنا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

الغرض نظر ثانی فیصلے کے پیراگراف: ۴۲ کا مذکورہ بالا خط کشیدہ حصہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-C سے صراحتاً متصادم ہے اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے بعنوان ''مجیب الرحمٰن'' کے بھی خلاف ہے، جبکہ سپریم کورٹ نے خود تسلیم کیا ہے کہ اس کی پابندی سپریم کورٹ پر لازم ہے۔

عدالت نے اپنے فیصلے میں عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں قدرے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور قرآن وسنت سے شواہد بھی پیش کئے ہیں، یہ بھی قابل تحسین ہے لیکن اگر یہ نہ بھی ہوتا تو یہ عقیدہ امت مسلمہ میں حتمی قطعی اور مسلمات سے ہے۔ لیکن صرف نظریاتی طور پر (The oretically) ذکر کرنے سے اس کا تقاضا ہرگز پورا نہیں ہوتا، جب تک اس کی آئینی، قانونی، عدالتی اور انتظامی امور میں باقاعدہ تطبیق (Application) نہ کی جائے، سو اس نظر ثانی فیصلے میں اصل سقم یہی ہے، ورنہ اپنی فاسد اور باطل تاویلات کے ساتھ محض لفظی اعتبار سے تو مرزا غلام قادیانی بھی کہتا ہے: میں آپ ﷺ کو خاتم النّبیین مانتا ہوں۔ عدالت نے معترضہ فیصلے کے بارے میں جن حلقوں سے آراء طلب کی تھیں، ان کا حق تھا کہ نظر ثانی فیصلے میں اُن کے اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دیا جاتا، کیونکہ فیصلے کے مدلل ہونے کے لئے یہ ضروری بھی تھا۔ لیکن اس بارے میں فیصلے میں تشنگی ہے، بلکہ ان نکات سے تعرض نہ کرنے کے سبب اس فیصلے میں مندرجہ ذیل امور سخت قابل اعتراض ہیں:

ا...... معترضہ فیصلے میں اس بات پر سب کا اتفاق تھا: جو آیات کریمہ اس فیصلے میں درج کی گئی تھیں، وہ زیر نظر مقدمے سے قطعی طور پر غیر متعلق تھیں، بلکہ جس سیاق وسباق میں پیش کی گئی تھیں، اُن سے غلط فہمی پیدا ہوسکتی تھی، نظر

ثانی فیصلے میں اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا گیا، بلکہ اسلامی نظریاتی کونسل کے بارے میں یہ تبصرہ فرمایا: دین کے معاملے میں جبر کی ممانعت کو تو تسلیم کیا، مگر نہایت احترام سے گزارش ہے کہ اسے اس حد تک محدود کر دیا کہ کسی کو اس کی مرضی کے بغیر اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فاضل جج کی نظر میں آیت کریمہ کا حکم صرف اس حد تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس کے مفہوم میں کچھ اور باتیں بھی شامل ہیں، لیکن یہ واضح نہیں کیا گیا کہ وہ اور باتیں کون سی ہیں، جو اس آیت کریمہ کے تحت جبر واکراہ میں داخل ہیں۔ اور اگر داخل ہیں تو کس دلیل سے، جبکہ آیت اور اس کا سیاق (Context) بتا رہا ہے کہ اس سے مراد یہی ہے کہ کسی پر اسلام قبول کرنے کے لئے زبردستی نہ کی جائے مکمل آیت یہ ہے: **لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغیّ فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لھا واللہ سمیع علیم.** (البقرۃ:۲۵۶)

ترجمہ: دین قبول کرنے میں کوئی جبر نہیں ہے، بے شک ہدایت گمراہی سے خوب واضح ہو چکی ہے، ہو جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے، اس نے ایسا مضبوط دستہ پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور اللہ خوب سننے والا، بہت جاننے والا ہے۔

یہ آیت اپنے مفہوم پر اتنی واضح ہے کہ اس کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں ہے، اس کے علاوہ ہم نے عدالت کے نوٹس کے جواب میں یہ بھی عرض کیا تھا: جبر کے اس مفہوم کو سورہ یونس:۹۹ میں مزید واضح فرما دیا گیا ہے۔

ارشاد ہوا: ''**افانت تکرہ الناس حتیٰ یکُونُوا مُومِنِینَ**'' (یونس:۹۹)

ترجمہ: ''تو کیا آپ لوگوں کو مجبور کریں گے کہ وہ ایمان لے آئیں۔''

ہم سے عدالت نے اس مقدمے پر نظر ثانی کے حوالے سے اعانت طلب کی تھی، اس کے جواب میں ہم نے ۹ صفحات پر مشتمل ایک یادداشت مرتب کر کے بھیجی تھی لیکن اس میں جو نکات اٹھائے گئے تھے، ان کے بارے میں نظر ثانی فیصلے میں مندرجہ ذیل کلمات کے سوا کوئی تبصرہ موجود نہیں ہے:

پانچ اداروں کا مشترکہ موقف جناب مفتی سید حبیب الحق شاہ صاحب نے پڑھا مگر اس میں بھی زور اس پہلو پر دیا گیا کہ عدالت نے معترضہ حکم نامے میں قرآن مجید کی آیات سے غلط استدلال کیا ہے۔ (پیراگراف:۱۸)

فاضل جج صاحب کے نزدیک اس تحریر میں زور دیا گیا تھا: اس پہلو کی کوئی وضاحت یا اس اعتراض کو تسلیم کرنے کی بابت اس فیصلے میں کوئی بات نہیں ہے۔ حالانکہ اصل زور اس پر نہیں، بلکہ مقدمے میں قانون کے اطلاق پر تھا، صرف کونسل کے جواب میں یہ کہا گیا ہے: ''سیاق وسباق کے ساتھ اس کا تعلق سمجھنے کے بجائے کونسل نے اپنی رپورٹ میں ان آیات کا حوالہ دینے کو بے محل قرار دیتے ہوئے کہا۔'' (پیراگراف:۱۷)

سوال یہ ہے کہ: اگر عدالت کی رائے میں اسلامی نظریاتی کونسل کے تمام ارکان اور وہ پانچ ادارے جن سے عدالت نے اعانت طلب کی تھی، ان آیات کے ساتھ مقدمے کے تعلق یعنی سیاق وسباق کو نہیں سمجھ سکے تھے، تو عدالت خود بتا دیتی کہ ان آیات کا حوالہ اس مقدمے کے سیاق وسباق کے کسی طرح مطابق تھا۔ لیکن یہ زحمت بھی

گوارا نہیں فرمائی گئی اور اس مقدمے میں ان آیات کے بے محل حوالے سے شرعی احکام اور آئین کے خلاف جو غلط تاثر پیدا ہو رہا ہے، وہ جوں کا توں برقرار ہے۔

پیراگراف:۲۱ میں کہا گیا ہے: ''پانچ اداروں کے مشترکہ موقف میں یہ نکتہ بھی اٹھایا گیا کہ جس تقریب میں ''مسئول عنہ'' پر کتب کی تقسیم کا الزام تھا، وہ مَدْرَسَۃُ الحفظ، عائشہ اکیڈمی وَمَدْرَسَۃُ البَنَات کی تقریب تھی اور ان ناموں سے عام مسلمان دھوکے میں پڑ سکتے ہیں، کیا احمدیوں کے ادارے کے لئے ایسا نام رکھنے پر مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-C کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں، یہ سوال عدالت کے سامنے نہیں ہے، نہ ایف آئی آر میں مسئول عنہ پر یہ الزام ہے کہ یہ نام اس نے رکھے تھے۔''

نوٹ: عدالت نے فیصلے میں ''مسئول علیہ'' لکھا ہے، صحیح لفظ ''مسئول عنہ'' ہے۔

نام رکھنے کا ذکر ہم نے دوسری باتوں سے ہٹ کر تنہا نہیں کیا تھا، بلکہ وہ افعال کے ایک مجموعے کا حصہ تھا، ہم نے لکھا تھا: تفسیر کے نام سے جن تین کتابوں کا ذکر ہے، وہ متفقہ طور پر قادیانیوں کی ہیں، ان میں قرآن کریم کے اصل متن کے ساتھ خود ساختہ ترجمہ اور تفسیر کر کے معنوی تحریف کی گئی ہے، مثلاً: آخرت کے معنی مسلمانوں کے مسلمہ عقیدہ کے مطابق اتنے واضح ہیں کہ اس کے ترجمے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن نام نہاد تفسیر صغیر میں اس کی تشریح ''آئندہ ہونے والی موعود باتوں (مسیح موعود)'' سے کی گئی ہے۔ اس سے انہوں نے اپنے عقیدے کو قرآن کریم پر تھوپنے کی کوشش کی ہے کہ العیاذ باللہ! مرزا غلام قادیانی مسیح موعود تھا۔

نوٹ: اگر سپریم کورٹ کے فاضل جج صاحبان اور ان کے معاون عملے کے پاس وقت نہیں ہے، تو ہم تفسیر صغیر میں مزید معنوی تحریفات کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔

یہاں اصل مسئلہ یہ تھا: ان تحریف شدہ نام نہاد تفسیروں اور ترجموں کو پڑھانا دفعہ 298-C میں بیان کردہ جرائم خاص طور پر خط کشیدہ جملوں کے تحت داخل ہیں یا نہیں، شکایت کنندہ کے نزدیک یہ اعمال دفعہ 298-C کے تحت آتے ہیں، کیونکہ قرآن کریم کے عربی متن کے ساتھ تحریف شدہ ترجمہ اور من مانی تفسیر دوسروں کو پڑھانا اور اس کے لئے مَدْرَسَۃ الْحِفْظ کے نام سے مدرسہ قائم کرنا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانی عقائد کی تبلیغ و تشہیر میں داخل ہے، جبکہ مدرسہ مسلمانوں کی اصطلاح ہے۔ اس لئے ضروری تھا: زیر نظر مقدمے میں اس پہلو پر بحث کی جاتی۔ ٹرائل کورٹ میں ابھی شہادتیں پیش کی جا رہی ہیں، ملزم کا نہ بیان ریکارڈ ہوا ہے، نہ اس پر جرح ہوئی ہے اور یہ بحث بھی باقی ہے کہ شہادتوں کی روشنی میں 298-C کا جرم ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر ٹرائل کورٹ سے پہلے ہی سپریم کورٹ کو خود ہی کوئی فیصلہ کرنا تھا تو اس پہلو پر سپریم کورٹ میں تفصیلی بحث ہونی چاہیے تھی۔ انصاف کے اس واضح تقاضے کے باوجود سرسری طور پر یہ کہہ کر اس دفعہ کو حذف کرنے کا حکم دے دیا گیا کہ اگر قرآنی احکام اور آئین کو مدنظر رکھا جاتا تو مقدمہ درج ہونا ہی نہیں چاہیے تھا، نیز ایف آئی آر، چالان اور فرد جرم میں ایسے کسی فعل کا ذکر نہیں جو اس دفعہ کے تحت جرم ہوتا ہے، حالانکہ تینوں جگہ ایسے افعال کا ذکر ہے جو واضح طور پر دفعہ 298-C کے تحت آتے ہیں۔

نیز دفعہ:295-B کے بارے میں ہم نے لکھا تھا:’’اس دفعہ کو حذف کرنے کے لئے بھی اس بات پر بحث کرنے کی ضرورت تھی کہ معنوی تحریفات پر مشتمل ایک کتاب کو قرآن مجید کہہ کر پڑھانا اوراس کے ٹائٹل پر ایک غیر مسلم کو بطور مترجم ’’خَلِیفَۃُ الْمَسِیحِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ ‘‘ کہنا اس دفعہ کے اطلاق کے لئے کافی ہے، کیونکہ ’’خَلِیقَۃُ الْمَسِیحِ اور رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ ‘‘ اسلامی اصطلاحات ہیں۔ پس سوال تو پیدا ہوتا ہے: اس دفعہ کے تحت قرآن کریم کی تحریف یا بے حرمتی یا اُسے غیر قانونی مقصد کے لئے استعمال کرنا کہلائے گا یا نہیں، اس کی تشریح کی بابت فیصلہ خاموش ہے۔ الغرض تمام اصل خدشات سے مکمل صرف نظر کر کے صرف ایک مدرسے کے نام کی بابت جواب دینا کہ یہ مسئلہ ہمارے سامنے نہیں ہے، انصاف کے تقاضوں کو کس طرح پورا کرسکتا ہے۔ فیصلے میں کہا گیا ہے: ہم نے ’’ظہیرالدین بنام ریاست‘‘ کے فیصلے سے نہ انحراف کیا ہے، نہ کر سکتے تھے۔ جہاں تک اس جملے کا تعلق ہے: ’’ہم نے انحراف نہیں کیا‘‘، یہ ایک واقعے کا بھی سوال ہے، جس سے کوئی بھی شخص یہاں تک کہ ماتحت عدالتیں بھی اختلاف کرسکتی ہیں۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ بات واضح ہے:’’اس فیصلے کا پیراگراف:۴۲ قانون، وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے اور ظہیر الدین بنام ریاست تینوں سے متصادم ہے۔‘‘ البتہ اس فقرے کا دوسرا حصہ:’’ہم انحراف نہیں کر سکتے تھے‘‘ ایک قانون کا سوال ہے اور یہ بات درست ہے۔ لہٰذا جیسے اوپر عرض کیا گیا ہے: واقعے کے سوال کے بارے میں قانون اور مذکورہ بالا دو فیصلوں ہی کو برتری حاصل ہے۔

نظر ثانی فیصلے کے پیراگراف ۶ میں ایک بار پھر یہ بحث چھیڑی گئی ہے، جس کا جواب ہم عدالتی اعانت کے لئے اپنے سابق موقف میں دے چکے تھے، وہ یہ کہ آئین کا آرٹیکل ۱۲(۱) کہتا ہے:’’قانون کسی ایسے شخص کو سزا دینے کا اختیار نہیں دے گا: (الف) کسی ایسے فعل کے ارتکاب یا ترک پر جو اس فعل کے ارتکاب یا ترک کے وقت قابل سزا جرم نہیں تھا۔ (ب) کسی جرم کے ارتکاب یا ترک پر ایسی سزا دینا جو ارتکاب جرم کے وقت نافذ العمل سزا سے زیادہ ہو۔‘‘

یعنی کوئی قانون مؤثر بہ ماضی (Retrospective) نہیں ہوسکتا۔ اس کا جواب ہم معترضہ فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے دے چکے ہیں۔ ہمیں حیرت ہے کہ اسے پڑھے اور سمجھے بغیر نظر ثانی فیصلے میں دوسری بار اسی غلطی کا اعادہ کر دیا ہے کہ ۲۰۱۹ء کے قانون میں قابل اعتراض کتاب کے طابع، ناشر یا ریکارڈ رکھنے والے اور مرتب کو مجرم قرار دیا گیا تھا، جبکہ بعد کو ۲۰۲۱ء کے قانون میں تقسیم کنندہ (Disseminator) کو بھی مجرم قرار دے دیا گیا تھا، تو عدالت کی نظر میں مبارک ثانی پر ۲۰۲۱ کے قانون کا اطلاق نہیں ہوتا، اس کی بابت ہم نے لکھا تھا: اگر جرم وقتی نوعیت کا تھا، جس کا ارتکاب کیا گیا اور قصہ ختم ہوگیا تو یقیناً مابعد قانون کا اس پر اطلاق نہیں ہوگا۔ لیکن جرم اگر ایسا ہے کہ نئے قانون کی آمد کے وقت بھی جاری ہے تو یقیناً مابعد قانون کا بھی اس پر اطلاق ہوگا۔ کیا عدالت نے اس بات کی تحقیق کر لی تھی کہ نئے قانون کی آمد کے وقت وہ شخص جرم سے دست بردار ہو چکا تھا یا اس کتاب کی تقسیم روک دی گئی، یہ کام اپیلٹ کورٹ کا نہیں، بلکہ ٹرائل کورٹ کا ہے۔ اور ٹرائل کورٹ میں تو ابھی مجرم کا بیان ریکارڈ ہوا تھا اور نہ اس پر جرح ہوئی تھی، تو سپریم کورٹ نے یہ رائے کیسے قائم کرلی۔

اس پیرا گراف میں النساء:۲۳ سے بھی غلط استدلال کیا گیا ہے، وہاں محرمات نکاح کا بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے: ماضی (زمانہ جاہلیت میں) جو ہو چکا، سو ہو چکا، ان سے ہونے والی اولاد صحیح النسب قرار پائے گی لیکن حرمت نکاح کی آیت نازل ہوتے وقت اگر کسی کے نکاح میں بدستور صلبی بیٹے کی مطلقہ بیوی یا بیک وقت دو بہنیں نکاح میں ہیں، تو صلبی بیٹے کی مطلقہ بیوی اور اس شخص میں فوراً تفریق کردی جائے گی اور دو بہنوں میں سے ایک کو چھوڑنا ہوگا الغرض اگر محرمات سے سابق نکاح بدستور قائم ہے تو حرمت نکاح کے اس قرآنی حکم کا لازماً اس پر بھی اطلاق ہوگا۔

نوٹ: ہم بصد ادب علمائے کرام اور خطبائے عظام سے گزارش کرتے ہیں ختم نبوت اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے، اس پر ایمان لائے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا عدالتی فیصلے پر گفتگو کرتے ہوئے ہمیں متانت، وقار اور اسلامی اخلاقیات کا پاس رکھنا چاہیے۔ تہذیب سے گری ہوئی گفتگو اور گالی گلوچ سے حاملین دین کے بارے میں منفی تاثر پیدا ہوتا ہے اور یہ ہمارے عظیم ترین مقصد کے لئے نقصان دہ ہے۔

مفتی محمد تقی عثمانی
صدر
دارالعلوم جامعہ کراچی
رابطہ:021-35123100
محمد تقی عثمانی
صدر
جامعہ دارالعلوم کراچی

مفتی منیب الرحمٰن
رئیس دارالافتاء و مہتمم
دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کراچی
رابطہ:021-36314508
مفتی منیب الرحمٰن
رئیس دارالافتاء و مہتمم
دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کراچی

تصدیقات وتوثیقات

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
مہتمم و شیخ الحدیث
جامعہ خیرالمدارس ملتان
MOHAMMAD HANIF JALANDHRY

مولانا یٰسین ظفر
ناظمِ اعلیٰ
جامعہ سلفیہ فیصل آباد

مولانا عبدالمالک
صدر
رابطۃ المدارس الاسلامیہ
صدر
رابطۃ المدارس الاسلامیہ

علامہ مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی
صاحبزادہ ریحان امجد نعمانی
علامہ لیاقت حسین اظہری
علامہ صابر حسین نورانی
علامہ حافظ محمد اویس نقشبندی
علامہ حافظ عبداللہ نورانی

علامہ سید مظفر شاہ قادری
علامہ مفتی عابد مبارک مدنی
علامہ مفتی ندیم اقبال سعیدی
علامہ مفتی محمد عبداللہ نورانی
علامہ محمد اشرف گورمانی
علامہ احمد ربانی افغانی
علامہ بلال سلیم قادری

علامہ رضوان احمد نقشبندی
علامہ احمد علی سعیدی
علامہ حافظ عبداللہ ضیائی
علامہ قاری عبدالقیوم محمود
علامہ مولانا ربیع الرحمٰن نورانی
علامہ ریاض حسین اشرفی

ڈسکہ بارایسوسی ایشن

THE DASKA BAR ASSOCIATION
Canal Road, DASKA Distt. Sialkot punjab PAKISTAN
barassociationdaska shuhdaBarDaska thedaskabar@gmail.com

Date: 30/07/2024
Ref: 192/TBA/Daska

President
Ch. Shahid Iqbal Goraya
Advocate
Mob# 0307-4422400

General Secretary
Ch. Arslan Munawar Mumra
Advocate
Mob# 0300-0703944

Vice President
Zubair Shahzad Khan
Advocate
Mob# 0300-6117314

Joint Secretary
Jamshaid Arif
Advocate
Mob# 0344-6011293

Library Secretary
Miss Saira Ashraf
Advocate

Auditor
CH. Nasr Iqbal Ghumman
Advocate
Mob# 0300-7426945

……پریس ریلیز……

ڈسکہ بار ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹیو باڈی کا اجلاس مورخہ 30-07-2024 بروز منگل بوقت 09:00 بجے صبح بمقام صدر آفس بارایسوسی ایشن ڈسکہ میں منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت صدر بار ڈسکہ چوہدری شاہد اقبال گورایہ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ نے کی۔ اجلاس میں تمام عہدیدران اور ممبران ایگزیکٹیو نے بھرپور شرکت کی۔ آج کے اجلاس میں سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے ختم نبوت ﷺ کے حوالے سے جو فیصلہ دیا گیا اس فیصلہ سے متعلق تمام ممبران نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کا یہ یقین ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نبی آخرالزماں ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ لہذا ڈسکہ بار کے تمام ممبران سپریم کورٹ آف پاکستان سے مطالبہ کرتے ہے کہ اپنے اس فیصلے پر نظرثانی کریں۔ اور اس فیصلے کو درست کرے۔

آئین پاکستان 1973 کے تحت قادیانیوں پر پابندیاں درج ذیل ہیں۔

1۔ قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔
2۔ آذان نہیں دے سکتے۔
3۔ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔
4۔ اپنے مذہب کی دعوت نہیں دے سکتے۔
5۔ اپنے مذہب کو اسلام نہیں کہہ سکتے۔

منجانب: چوہدری ارسلان منور ممرا ایڈووکیٹ ہائیکورٹ
جنرل سیکرٹری بارایسوسی ایشن ڈسکہ

بارایسوسی ایشن پھالیہ

BAR ASSOCIATION PHALIA
Distt.Mandi Bahauddin
PH:0546-596830

SAFDAR IQBAL TARAR
Advocate High Court
President
Bar Association Phalia
0345-5796188
Safdaradvocate59@gmail.com

MUDASSAR ABBAS DHARIWAL
Advocate High Court
Secretary
Bar Association Phalia
0345-5869069
Mudassardhariwal16@gmail.com

Ref No

Date: 30/07/2024

(Vice President)
Zafar Iqbal Gondal (Advocate High Court)
(Joint Secretary)
M.Zohaib Abid (Advocate High Court)
(Finance Secretary)
Rana ZafarUllah Khan (Advocate High Court)
(Library Secretary)
IkramUllah Waraich (Advocate High Court)

Executive Committee
Mirza M.Azam Mughal (Advocate High Court)
Khizar Hayat Waraich (Advocate High Court)
Rana Sajid Imran (Advocate High Court)
Amir Shehzad Gondal (Advocate High Court)
Shaukat Ali Tarar (Advocate High Court)
Tanveer Ahmad Tarar (Advocate High Court)
Sobay Khan Tarar (Advocate High Court)
Javeed Iqbal Ranjha (Advocate High Court)
Syed Ghulam Murtaza (Advocate High Court)
Tanzeel Ali Ulfat (Advocate High Court)

پریس ریلیز

بارایسوسی ایشن پھالیہ کی ایگزیکٹیو کمیٹی کا اجلاس آج مورخہ 30/07/2024 بروز منگل بوقت 01:00 بجے دن کمیٹی روم میں زیر صدارت جناب صفدر اقبال تارڑ ایڈووکیٹ، صدر پھالیہ بار منعقد ہوا۔ جس میں سیکرٹری جنرل مدثر عباس دھاڑیوال ایڈووکیٹ سیکرٹری پھالیہ بار و دیگر تمام عہدیداران و ممبران ایگزیکٹو نے بھرپور شرکت کی۔ آج کے اجلاس میں سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے ختم نبوت کے حوالے سے دیئے گئے متنازعہ فیصلہ کو زیر بحث لایا گیا۔ جس پر تمام حاضرین اجلاس کی طرف سے فیصلہ سے متعلق اپنی اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔ اس موقعہ پر صدر پھالیہ بار جناب صفدر اقبال تارڑ ایڈووکیٹ صاحب نے کہا کہ ہم سب مسلمان ہیں۔ حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ سپرم کورٹ آف پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ اپنے دیئے گئے فیصلہ پر نظرثانی کرتے ہوئے اسے درست فرمائیں۔

ڈسٹرکٹ بارایسوسی ایشن فیصل آباد

DISTRICT BAR ASSOCIATION
F A I S A L A B A D

Dated:31-07-2024

پریس ریلیز

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن فیصل آباد کی انتظامیہ کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت میاں انوار الحق ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ اجلاس میں سیکرٹری کے فرائض رانا مرتضٰی حکیم ایڈووکیٹ نے انجام دیئے۔ اجلاس میں نائب صدر چوہدری محمد نعیم فیروز گجر، جوائنٹ سیکرٹری چوہدری شاہد علی وڑائچ، فنانس سیکرٹری محترمہ شکیلہ حمزہ کھرل، لائبریری سیکرٹری ملک محمد ذیشان کھوکھر ایڈووکیٹس اور ممبران انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے یک نکاتی ایجنڈا بابت متنازعہ فیصلہ سپریم کورٹ جو کہ ختم نبوت کے سلسلہ میں دیا گیا زیر بحث لایا گیا۔ اس موقعہ پر متفقہ طور پر قرار دیا گیا کہ بطور مسلمان ہم ختم نبوت پر کامل یقین رکھتے ہیں اور اس عقیدہ کے بغیر کوئی مسلمان ہونے کا تصور بھی نہیں سوچ سکتا۔ لہذا سپریم کورٹ آف پاکستان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظرثانی کرے اور قادیانیت کی فتنہ کو آئین پاکستان کی رو کے مطابق رد کرے۔

میاں انوار الحق ایڈووکیٹ ہائیکورٹ
صدر ڈسٹرکٹ بارایسوسی ایشن فیصل آباد

رانا محمد مرتضٰی حکیم ایڈووکیٹ ہائیکورٹ
سیکرٹری ڈسٹرکٹ بارایسوسی ایشن فیصل آباد

Tel: +92-41-9200915-16 Fax: +92-41-9200917
www.dbafsd.org, E-mail:info@dbafsd.org

پشاور ہائی کورٹ بارایسوسی ایشن

Peshawar High Court Bar Association
Contact: (+92-91-9210745 & +92-91-9210122)
Email: phcbapesh@gmail.com
Office: Peshawar High Court Building Peshawar

Ref No. 1539 /PHCBA/ PRE /2024
Date: 01-08-2024

پریس ریلز

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر عقیدہ رکھنا ایمان اور اسلام کے اساسیات میں سے ہے۔ جو آدمی نبی علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتا شرعی اور آئینی لحاظ سے مسلمان نہیں ہوسکتا۔

24 جولائی 2024 کو سپریم کورٹ آف پاکستان کی جانب سے ایک نظرثانی اپیل حکومت پنجاب ۔۔بنام۔۔ مبارک ثانی وغیرہ کا فیصلہ سنایا گیا جس پر عوام میں شدید غم وغصہ پایا جاتا ہے اور خطرہ ہے کہ یہ فیصلہ ملک میں انتشار اور انارگی کا سبب بنے۔

لہذا سپریم کورٹ آف پاکستان سے اپیل کیجاتی ہے کہ اپنے دیے گئے فیصلے پر نظرثانی کرتے ہوئے اُسے درست فرمائے تاکہ مسلمانوں کے ذہنوں سے شکوک وشبہات دور ہوجائیں۔

صدر پشاور ہائیکورٹ بارایسوسی ایشن

FIDA GUL
President
Peshawar High Court
Bar Association

لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن

Lahore High Court Bar Association Lahore

Phones: 042-99214418, 99214420
Website: www.lhcbar.com Email: lhcbar@gmail.com

Dated: 02-08-2024

پریس ریلیز

عہدیداران لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن لاہور کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فوجداری نظرثانی درخواست نمبر 2 بابت 2024 سرکار بنام مبارک ثانی میں سپریم کورٹ کی جانب سے 24 جولائی 2024ء کو جاری کردہ فیصلہ زیر بحث لایا گیا۔

فیصلہ کے پیراگراف نمبر 42 میں لکھا گیا ہے قادیانی گروہ ''عوامی سطح پر مسلمانوں کی دینی اصطلاحات استعمال نہیں کریں گے، نہ ہی عوامی سطح پر خود کو مسلمانوں کے طور پر پیش کریں گے۔ تاہم اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور نجی مخصوص اداروں کے اندر انہیں قانون کے تحت مقرر کردہ ''معقول قیود'' کے اندر ''گھر کی خلوت'' کا حق حاصل ہے''۔ فیصلہ میں شناخت کے اس معاملہ میں نجی اور عوامی سطح کی جو تفریق کی گئی ہے جو کہ معاشرے میں انتشار اور بدامنی کا باعث بنے گی چونکہ جرم کا ارتکاب عوام میں ہو یا چاردیواری میں ہو جرم جرم ہوتا ہے لہٰذا تعزیرات پاکستان کی دفعات 298B، 298C، 295B، 295C و دیگر قوانین میں درج جرائم کا اطلاق چاردیواری کے اندر بھی قادیانی گروہوں پر یکساں لاگو ہوتا ہے۔

قادیانی گروہوں کی جانب سے تحریف شدہ تراجم قرآن پاک پر مبنی تفسیر صغیر و دیگر ممنوعہ کتب کی طباعت، اشاعت و تقسیم پر تعزیرات پاکستان کی دفعات 295B,11W-ATA کا اطلاق ہوتا ہے۔

لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ از خود نوٹس لیتے ہوئے فیصلے میں نجی اور عوامی سطح کی جو تفریق کی گئی ہے اس کو فی الفور حذف کیا جائے اور تعزیرات پاکستان کی دفعات 298B، 298C و دیگر قوانین میں درج جرائم کا اطلاق چاردیواری کے اندر بھی قادیانی گروہوں پر یکساں لاگو ہوتا ہے اور کسی بھی قسم کی تفریق نہ ہے فیصلے کا حصہ بنایا جائے۔

لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ قادیانی گروہوں کو آئین و قانون کا پابند بنایا جائے چونکہ قادیانی گروہ مسلمانوں کی کوئی بھی دینی اصطلاحات (شعائر اسلامی وغیرہ) استعمال نہیں کر سکتے لہٰذا ان کے عبادت گاہوں سے شعائر اسلامی محفوظ کیے جائیں اور ان کے غیر قانونی اجتماعت مثلاً (نماز جمعہ، نماز عیدین وغیرہ) پر فی الفور پابندی عائد کریں اور ان کی عبادت گاہوں کے باہر ''غیر مسلم اقلیتی عبادت گاہ'' بورڈ آویزاں کیے جائیں تا کہ ان کی شناخت واضح ہو سکے۔

محمد اسد منظور بٹ
صدر لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن لاہور

ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن ایبٹ آباد

HIGH COURT BAR ASSOCIATION, ABBOTTABAD BENCH
Phone : 0992-331420
: 0992-336236

Ref No. 127/24-25/HCBA
Date. 02-08-2024

پریس ریلیز

ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن ایبٹ آباد کی طرف سے پریس ریلیز جاری ہوئی اور کہا گیا کہ!

حضرت محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر عقیدہ رکھنا ایمان اور اسلام کے اساسیات میں سے ہے۔ جو آدمی نبی علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتا وہ شرعی اور آئینی لحاظ سے مسلمان نہیں ہو سکتا۔

صدر صاحب نے کہا کہ ہم سب ختم نبوت پر مکمل یقین اور ایمان رکھنے والے مسلمان ہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے ختم نبوت کے حوالے سے دیئے گئے متنازعہ فیصلہ زیر بحث آیا۔ ہم سپریم کورٹ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے دیئے گئے فیصلہ پر نظرثانی کرتے ہوئے اسے درست فرمائے تا کہ مسلمانوں کے ذہنوں سے شکوک و شبہات دور ہو جائیں۔

سردار امان خان ASC
صدر
ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن،
ایبٹ آباد

SARDAR AMAN KHAN ASC
President
High Court Bar Association
Abbottabad (2024-26)

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ہری پور

DISTRICT BAR ASSOCIATION
JUDICIAL COMPLEX DISTRICT HARIPUR, KPK 0995-920511

Ref: 87/DBH/24 **Date: 02-08-2024**

پریس ریلیز

عہدیداران ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ہری پور کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فوجداری نظرثانی درخواست نمبر بابت 2024 سرکار بنام مبارک ثانی میں سپریم کورٹ کی جانب سے 24 جولائی 2024 کو جاری کردہ فیصلہ زیر بحث لایا گیا۔

فیصلہ کے پیراگراف نمبر 42 میں لکھا گیا ہے قادیانی گروہ "عوامی سطح پر مسلمانوں کو دینی اصطلاحات استعمال نہیں کریں گے، نہ ہی عوامی سطح پر خود کو مسلمان کے طور پر پیش کریں گے۔ تاہم اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور نجی مخصوص اداروں کے اندر انہیں قانون کے تحت مقرر کردہ قیود "کے اندر" گھر کی خلوت" کا حق حاصل ہے"۔ فیصلہ میں شناخت کی نجی اور عوامی سطح کی جو تفریق کی گئی ہے جو کہ معاشرے میں انتشار اور بدامنی کا باعث بنے گی چونکہ جرم کا ارتکاب عوام میں ہو یا چاردیواری میں ہو جرم جرم ہوتا ہے لہٰذا تعزیرات پاکستان کی دفعات 298B، 298C، 295B، 295C و دیگر قوانین میں درج جرائم کا اطلاق چاردیواری کے اندر بھی قادیانی گروہوں پر یکساں لاگو ہوتا ہے۔

قادیانی گروہوں کی جانب سے تحریف شدہ تراجم قرآن پاک پر مبنی تفسیر صغیر و دیگر ممنوعہ کتب کی طباعت، اشاعت و تقسیم پر تعزیرات پاکستان کی دفعات 295B، 11W-ATA کا اطلاق ہوتا ہے۔

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ہری پور چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ از خود نوٹس لیتے ہوئے فیصلے میں نجی اور عوامی سطح کی جو تفریق کی گئی ہے اس کو فی الفور حذف کیا جائے اور تعزیرات پاکستان کی دفعات 298B، 298C، و دیگر قوانین میں درج جرائم کا اطلاق چاردیواری کے اندر بھی قادیانی گروہوں پر یکساں لاگو ہوتا ہے اور کسی بھی قسم کی تفریق نہ ہے فیصلے کا حصہ بنایا جائے۔

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ہری پور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ قادیانی گروہوں کو آئین اور قانون کا پابند بنایا جائے چونکہ قادیانی گروہ مسلمانوں کی کوئی بھی دینی اصطلاحات (شعائر اسلامی وغیرہ) استعمال نہیں کر سکتے لہٰذا ان کی عبادت گاہوں سے شعائر اسلامی محفوظ کیے جائیں اور ان کے غیر قانونی اجتماعت مثلاً (نماز جمعہ، نماز عیدین وغیرہ) پر فی الفور پابندی عائد کریں اور ان کی عبادت گاہوں کے باہر "غیر مسلم اقلیتی عبادت گاہ" بورڈ آویزاں کیے جائیں تا کہ ان کی شناخت واضح ہو سکے۔

کیبنٹ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ہری پور

پنجاب بار کونسل

Punjab Bar Council

9 - Fane Road, Lahore (Pakistan)
Tel: 0092(0)42-99214245-9, Fax: 0092(0)42-99214350
E-mail: info@pbbarcouncil.com, Website: www.pbbarcouncil.com

پریس ریلیز

آج مورخہ 03-08-2024 کو پنجاب بار کونسل جنرل ہاؤس کا اجلاس بسلسلہ الیکشن وائس چیئرمین اور چیئرمین ایگزیکٹو کمیٹی زیر صدارت جناب ناصر چوہان ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل منعقد ہوا۔ جس میں جناب چوہدری بابر وحید بلا مقابلہ وائس چیئرمین پنجاب بار کونسل منتخب ہوئے اور جناب راؤ فضل الرحمان عابد بلا مقابلہ چیئرمین ایگزیکٹو کمیٹی پنجاب بار کونسل منتخب ہوئے اور انہوں نے باقاعدہ اپنے آفسز کا چارج سنبھال لیا۔ تمام ممبران پنجاب بار کونسل نے نو منتخب وائس چیئرمین اور چیئرمین ایگزیکٹو کمیٹی کو مبارکباد پیش کیں اور ان کے لیے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا:۔

جنرل ہاؤس کے اجلاس کی مزید کارروائی زیر صدارت جناب **چوہدری بابر وحید وائس چیئرمین پنجاب بار کونسل** منعقد ہوئی اور اجلاس میں درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

1۔ پنجاب بار کونسل جنرل ہاؤس کے اجلاس میں متفقہ طور پر قرارداد منظور کی گئی کہ حکومت کورٹ فیس میں اضافہ کے نوٹیفکیشن کو سات دنوں کے اندر واپس لے۔ بصورت دیگر پنجاب بار کونسل کا خصوصی اجلاس منعقد کیا جائے گا جس میں اگلا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

2۔ پنجاب بار کونسل جنرل ہاؤس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد بھی منظور کی گئی کہ سپریم کورٹ آف پاکستان اقلیتوں کے متعلق دیے گئے اپنے فیصلے پر نظرثانی کرے۔

3۔ اسماعیل ہنیہ فلسطین سیاست دان حماس کے قائد جو کہ ایران کے صدر کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کے لیے گئے تھے انہیں شہید کر دیا گیا ہے۔ تمام ممبران پنجاب بار کونسل نے اسماعیل ہنیہ کو جام شہادت نوش کرنے پر خراج تحسین پیش کیا اور اور کہا کہ ہم مشکل کی اس گھڑی میں اپنے فلسطینی بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ جنرل ہاؤس نے متفقہ طور پر قرارداد پاس کی اسرائیل فلسطینیوں پر مظالم فوری طور پر بند کرے اور اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ تمام بار ایسوسی ایشنز میں اسرائیلی پروڈکٹس کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

سیکرٹری
پنجاب بار کونسل

کراچی بارایسوسی ایشن

KARACHI BAR ASSOCIATION

پریس ریلیز تاریخ 03 اگست 2024

آج کراچی بارایسوسی ایشن کی کابینہ 2024 کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا، جس میں سرکار بمقابلہ مبارک ثانی میں فوجداری نظرثانی درخواست نمبر 2، 24 جولائی 2024 کو سپریم کورٹ کے جاری کردہ فیصلے پر غور کیا گیا فیصلے کے پیراگراف نمبر 42 میں کہا گیا ہے کہ آئینی وقانونی دفعات اور عدالتی نظائر کے اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ احمدیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد انھیں آئین اور قانون کے مطابق اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے اور اس کے اظہار اور اس کی تبلیغ کا حق اس شرط کے ساتھ حاصل ہے کہ وہ عوامی سطح پر مسلمانوں کی دینی اصطلاحات استعمال نہیں کریں گے نہ ہی عوامی سطح پر خود کو مسلمانوں کے طور پر پیش کریں گے تاہم اپنے گھروں عبادت گاہوں اور اپنی نجی مخصوص اداروں کے اندر انہیں قانون کے تحت مقرر کردہ (معقول قیود) کے اندر گھر کی خلوت کا حق حاصل ہے، فیصلے میں شناخت کے معاملے میں پرائیویٹ اور پبلک لیول میں تفریق کی گئی ہے، جس سے معاشرے میں انتشار اور بدامنی پھیلے گی، کیوں کہ جرم سرعام یا چاردیواری کے اندر ہوتا ہے، جرم ہے، لہذا اس کی دفعات تعزیرات پاکستان 295B, 295C, 298B, 298C اور دیگر قوانین میں درج جرائم کا اطلاق چاردیواری کے اندر بھی قادیانی گروہوں پر ہوتا ہے۔ قادیانی گروہوں کی طرف سے قرآن پاک کی تحریف شدہ تراجم پر مبنی تفسیر صغیر اور دیگر ممنوعہ کتب کی طباعت، اشاعت اور تقسیم کی سزائیں، پاکستان کی دفعات 295,11 ATA لاگو ہوتی ہیں۔

کراچی بارایسوسی ایشن نے چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فیصلے کا نوٹس لیں، نجی اور سرکاری سطح کے فرق کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور پاکستان پینل کوڈ 298B کی دفعات 298C اور دیگر قوانین میں درج جرائم پر یکساں طور پر لاگو ہوں، قادیانی گروہوں کو چاردیواری کے اندر اور کسی بھی قسم کی تفریق نہیں کہ فیصلے کا حصہ بنایا جائے، کراچی بارایسوسی ایشن حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ قادیانی گروہوں کو آئین اور قانون کا پابند بنایا جائے قادیانی گروہ مسلمانوں کی کوئی مذہبی اصطلاح استعمال نہیں کر سکتا (اسلامی رسومات وغیرہ) اسلامی عبادات کو محفوظ رکھا جائے اور ان کے غیر قانونی اجتماعات، مثال کے طور پر (نماز جمع، نماز عید وغیرہ) پر فوری پابندی عائد کی جائے اور ان کے غیر مسلم اقلیتی عبادت گاہوں کے بورڈ زعبادت گاہوں کے باہر آویزاں کیئے جائیں تاکہ ان کی شناخت واضح طور پر ہو سکے۔

اختیار علی چنا
جنرل سیکریٹری

عامر نواز وڑائچ
صدر

Shuahda-e-Sindh Building, City Court Compound, Karachi
Tel: 021-9921864, 021-32742008 E-mail: Karachibarassociation@hotmail.com

لاہور بارایسوسی ایشن

LAHORE BAR ASSOCIATION
Alwan-e-Adal [Civil Court] Lower Mall, Lahore

MUNIR HUSSAIN BHATTI
PRESIDENT
NISAR AKBAR BHATTI
SENIOR VICE PRESIDENT
RANA IMRAN SARWAR
VICE PRESIDENT
WARIS ALI GUJJAR
VICE PRESIDENT CANTT COURTS
BILAL ASIF MALIK
VICE PRESIDENT MODEL TOWN COURTS
RANA NAEEM TAHIR
SECRETARY GENERAL
RAO TAHSEEN SHARIF
SECRETARY
RANA UMER FAROOQ
JOINT SECRETARY
ZUBAIR GUJJAR
FINANCE SECRETARY
IMRAN GUL SAYED
LIBRARY SECRETARY
ROHAMA AYUB RANA
AUDITOR

(پریس ریلیز)

لاہور بارایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس آج مورخہ 30.07.2024 بروز منگل بوقت 01:00 بجے ایوان عدل کمیٹی روم میں زیر صدارت جناب منیر حسین بھٹی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ صدر لاہور بار منعقد ہوا۔ جس میں سیکرٹری جنرل رانا نعیم طاہر، سیکرٹری راؤ تحسین شریف ودیگر تمام عہدیداران وممبران ایگزیکٹو نے بھرپور شرکت کی۔

آج کے اجلاس میں سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے ختم نبوت کے حوالے سے دیئے گئے متنازعہ فیصلہ کو زیر بحث لایا گیا۔

جس پر تمام حاضرین اجلاس کی طرف سے فیصلہ سے متعلق اپنی اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے۔

اس موقع پر صدر لاہور بار جناب منیر حسین بھٹی صاحب نے کہا کہ ہم سب مسلمان ہیں اور حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ اپنے دیئے گئے فیصلہ پر نظرثانی کرتے ہوئے اسے درست فرمائیں۔

سیکرٹری
لاہور بارایسوسی ایشن

Scanned with CamScanner

سپریم کورٹ بارایسوسی ایشن آف پاکستان

Supreme Court Bar Association
Of Pakistan

SECRETARY

Date 04/08/2024 Ref: SCBAP/1000

PRESS STATEMENT

Mr Shahzad Shaukat, President, Syed Ali Imran, Secretary, and the 26th Executive Committee of the Supreme Court Bar Association of Pakistan (SCBAP) stand for the enforcement of constitutional rights, the rule of law, the independence of the judiciary, the protection of human rights, and, most importantly, the promotion of religious tolerance and harmony.

As the apex Bar Association of the country, SCBAP holds the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, of paramount importance. Our Constitution is based on the principles and guidelines of Islam, and our judiciary and courts must operate within the parameters of framework given by our religion Islam. It is imperative to mention that the foremost and foundational principle of our sacred religion is the sovereignty of the entire universe belonging to Almighty Allah, and Hazrat Muhammad (PBUH)is undoubtedly the last Prophet of Allah.

The recent judgment announced by the Hon'ble Supreme Court of Pakistan in Criminal Review Petition No. 2/2024, titled "The State through Prosecutor General Punjab vs. Mubarak Ahmed Sani and Others," wherein, although the Hon'ble Court, in paragraph 42 has rightly concluded that neither the Ahmedis/Qadianis are allowed to directly or indirectly pose themselves as Muslims nor can they preach or propagate Islamic principles, in any visible representations whatsoever, however SCBAP views that the latter part of the said paragraph 42, which permits Ahmedis/Qadianis to profess or preach within their places of worship or JamatKhanas, should be reconsidered and they must not be allowed to profess or preach in any manner even within their houses, community centers or in places of worship or JamatKhanas.

Ahmadis, or Qadianis, have, for centuries, engaged in wrongful and malicious interpretations of Islamic principles, the Quran, and the Sunnah, falsely presenting themselves as Muslims. Therefore, Sections 295-B and 298-B of the Pakistan Penal Code (PPC) are applicable to them, even within the premises of their places of worship. As such, they must not be permitted to profess or preach openly, inside their houses or otherwise, as their actions directly desecrate the teachings of Prophet Muhammad (PBUH), Islam, the Quran, and the Sunnah. They should be unequivocally declared as "Apostates."

The SCBAP asserts that this part of paragraph 42 of the aforementioned judgment contradicts Islamic principles, the Quran, and Sunnah. In light of the foregoing, and with specific reference to paragraph 42 of the judgment in question, we call upon the Honorable Supreme Court to review the judgment in appropriate proceedings to withdraw paragraph 42 of the judgment *ibid*.

At this stage, SCBAP would also like to reiterate that although accepting or rejecting any petition is solely at the discretion of the Hon'ble Courts, it is clarified that while judgments by superior courts may contain discrepancies, these should not be used to disparage Hon'ble judges. The purpose of highlighting any discrepancy should solely be to identify inadvertent mistakes and facilitate course correction. The SCBAP views the situation emerging from the recent Judgment of Hon'ble Supreme Court in Crl. Review Petition No.02 of 2024 with grave concern. The open and blatant threats hurled upon the Hon'ble Bench are extremely condemnable and constitute a violation of the concept of independence of judiciary. SCBAP remains committed to ensuring that justice prevails in accordance with the principles of Islam and the Constitution of Pakistan.

Syed Ali Imran
Secretary
Supreme Court Bar Association of Pakistan

SUPREME COURT BAR ASSOCIATION OF PAKISTAN CONSTITUTION AVENUE, ISLAMABAD.
Ph. (Isb). 051-9209390, 9215185, 9214862 Fax. 051-9206247 Ph. (Lhr) 042-99210970, 99212895
Email: info@scbap.com Website www.scbap.com

اسلام آباد ہائی کورٹ بارایسوسی ایشن

349
ISLAMABAD HIGH COURT BAR ASSOCIATION

Ref: 333(H)/IHCBA/24 Date: 3-8-2024

پریس ریلیز

اسلام آباد ہائیکورٹ بارایسوسی ایشن سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ بابت مبارک ثانی قادیانی/احمدی فتنہ پر شدید تشویش کا اظہار کرتی ہے کہ بمطابق آئین پاکستان قادیانی/احمدی ایک فتنہ ہے جن کو نہ تو اپنے فتنے کا پرچار کرنے قرآن پاک میں کسی بھی قسم کی تحریف کرنے اور عقیدہ ختم نبوت سے انکار کرنے کی ترویج کی اجازت ہرگز نہ ہے اور قادیانی کتاب تفسیر صغیر کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہ ہے اور آئین پاکستان اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے گزشتہ فیصلہ جات کی روشنی میں قادیانی فتنہ کو نہ تو اپنے آپ کو مسلمان کہلوانے، مساجد تعمیر کرنے یا خفیہ طور پر اسلامی نظائر/تاریخ/فقہ میں کسی بھی قسم کی تحریف/تخفیف/اضافہ کا نہ ہی خفیہ نہ ہی اعلانیہ کوئی حق حاصل ہے۔ جبکہ سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ نے قادیانی فتنہ کو یہ حق کہ قادیانی فتنہ کو خفیہ طور پر عقائد کی بابت پرچار کرنے کی اجازت دے کر بنیادی اسلامی نظریہ/عقیدہ ختم نبوت کو نقصان پہنچایا ہے۔ جس سے مسلمانان اسلام اور محبان رسالت واہلبیت کو شدید دلی صدمہ پہنچا ہے عوام کیساتھ ساتھ اسلام آباد ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کی وکلاء برادری اس فیصلہ کی بھرپور مذمت کرتی ہے تاہم واضح رہے مسلمانان اسلام اور آئین پاکستان اقلیتوں کو اپنے مذہبی حقائق کی ترواج کا پورا حق دیتا ہے مگر کسی فتنہ کو ہرگز اسلام کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہ ہے۔ ہم سب مسلمان ہیں اور حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور اس عقیدہ ختم نبوت میں کسی بھی قسم کی تحریف/تخفیف/اضافہ کسی صورت قابل قبول نہ ہوگا۔

لہذا اسلام آباد ہائیکورٹ بارایسوسی ایشن کے وکلاء سپریم کورٹ آف پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے دیئے گئے فیصلے پر نظرثانی کرتے ہوئے درست کرے۔

شفقت عباس تارڑ
ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان
سیکرٹری
اسلام آباد ہائیکورٹ بارایسوسی ایشن

SHAFQAT ABBAS TARAR
Advocate Supreme Court of Pakistan
SECRETARY
Islamabad High Court Bar Association

Office: IHCBAI, Islamabad High Court Building G-5/1 Islamabad. Tel: 051-9218058, Fax: [illegible]

ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن ملتان

HIGH COURT BAR ASSOCIATION MULTAN

Date: 05-08-2024 Ref. No. 10378/24

پریس ریلیز

ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن ملتان کی ایگزیکیٹو باڈی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فوجداری نظرثانی درخواست نمبر 2 بابت 2024 سرکار بنام مبارک ثانی میں سپریم کورٹ آف پاکستان کی جانب سے 24 جولائی 2024 کو جاری کردہ فیصلہ زیر بحث لایا گیا۔

فیصلہ کے پیراگراف نمبر 42 میں لکھا گیا ہے قادیانی گروہ "عوامی سطح پر مسلمانوں کی دینی اصطلاحات استعمال نہیں کریں گے، نہ ہی عوامی سطح پر خود کو مسلمانوں کے طور پر پیش کریں گے۔ تاہم اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور نجی مخصوص اداروں کے اندر انہیں قانون کے تحت مقرر کردہ "معقول قیود" کے اندر "گھر کی خلوت" کا حق حاصل ہے"۔ یہ فیصلہ میں شناخت کے اس معاملہ میں نجی اور عوامی سطح کی جو تفریق کی گئی ہے جو کہ معاشرے میں انتشار اور بدامنی کا باعث بننے کی چونکہ جرم کا ارتکاب عوام میں ہو یا چاردیواری میں ہو جرم جرم ہوتا ہے۔ لہٰذا تعزیرات پاکستان کی دفعات 295-C,295-B,298-B,298-C و دیگر قوانین میں درج جرائم کا اطلاق چاردیواری کے اندر بھی قادیانی گروہوں پر یکساں لاگو ہوتا ہے۔

قادیانی گروہوں کی جانب سے تحریف شدہ تراجم قرآن پاک بشمول تفسیر صغیر و دیگر ممنوعہ کتب کی طباعت، اشاعت و تقسیم پر تعزیرات پاکستان کی دفعات 295-B, 11W-ATA کا اطلاق ہوتا ہے۔

ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن ملتان چیف جسٹس سپریم کورٹ پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ از خود نوٹس لیتے ہوئے فیصلے میں نجی اور عوامی سطح کی جو تفریق کی گئی ہے اس پیراگراف نمبر 42 کو فی الفور حذف کیا جائے اور تعزیرات پاکستان کی دفعات 298-B, 298-C و دیگر قوانین میں درج جرائم کا اطلاق چاردیواری کے اندر بھی قادیانی گروہوں پر یکساں لاگو ہوتا ہے اور کسی بھی قسم کی تفریق نہ ہے فیصلے کا حصہ بنایا جائے۔

ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن ملتان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ قادیانی گروہوں کو آئین و قانون کا پابند بنایا جائے چونکہ قادیانی گروہ مسلمانوں کی کوئی بھی دینی اصطلاحات (شعائر اسلامی وغیرہ) استعمال نہیں کر سکتے لہٰذا ان کے عبادت گاہوں سے شعائر اسلامی محفوظ کیے جائیں اور ان کے غیر قانونی اجتماعات مثلاً (نماز جمعہ، نماز عیدین وغیرہ) پر فی الفور پابندی عائد کریں اور ان کی عبادت گاہوں کے باہر "غیر مسلم اقلیتی عبادت گاہ" بورڈ آویزاں کیے جائیں تاکہ ان کی شناخت واضح ہو سکے۔

(ملک سجاد حیدر مہلا)
صدر
ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن ملتان

Ph. 061-9201194 Fax. 061-9201195
E-mail: hcbamultan@gmail.com www.hcbamultan.com

بار ایسوسی ایشن چیچہ وطنی

Bar Association Chichawatni

Ch Mansha Batthh, Advocate High Court — Zohaib Amjad Butt, Advocate High Court

Ref. #________ Dated: 05-08-24

پریس ریلیز

عہدیداران بار ایسوسی ایشن چیچہ وطنی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فوجداری نظرثانی درخواست نمبر 2 بابت 2024 سرکار بنام مبارک ثانی میں سپریم کورٹ کی جانب سے 24 جولائی 2024 کو جاری کردہ فیصلہ زیر بحث لایا گیا۔ فیصلے کے پیراگراف نمبر 42 میں لکھا گیا ہے قادیانی گروہ "عوامی سطح پر مسلمانوں کی دینی اصطلاحات استعمال نہیں کریں گے، نہ ہی عوامی سطح پر خود کو مسلمانوں کے طور پر پیش کریں گے۔ تاہم اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور نجی مخصوص اداروں کے اندر انہیں قانون کے تحت مقرر کردہ "معقول قیود" کے اندر "گھر کی خلوت" کا حق حاصل ہے"۔ فیصلہ میں شناخت کے معاملہ میں نجی اور عوامی سطح کی جو تفریق کی گئی ہے جو کہ معاشرے میں انتشار اور بدامنی کا باعث بنے گی چونکہ جرم کا ارتکاب عوام میں ہو یا چاردیواری میں ہو جرم جرم ہوتا ہے۔ لہٰذا تعزیرات پاکستان کی دفعات 295C, 295B, 298C, 298B و دیگر قوانین میں درج جرائم کا اطلاق چاردیواری کے اندر بھی قادیانی گروہوں پر یکساں لاگو ہوتا ہے۔ قادیانی گروہوں کی جانب سے تحریف شدہ تراجم قرآن پاک بشمول تفسیر صغیر و دیگر ممنوعہ کتب کی طباعت، اشاعت و تقسیم پر تعزیرات پاکستان کی دفعات 295B, 11W-ATA کا اطلاق ہوتا ہے۔ بار ایسوسی ایشن چیچہ وطنی چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ از خود نوٹس لیتے ہوئے فیصلے میں نجی اور عوامی سطح کی جو تفریق کی گئی ہے اس کو فی الفور حذف کیا جائے اور تعزیرات پاکستان کی دفعات 298B, 298C و دیگر قوانین میں درج جرائم کا اطلاق چاردیواری کے اندر بھی قادیانی گروہوں پر یکساں لاگو ہوتا ہے اور کسی بھی قسم کی تفریق نہ ہے فیصلے کا حصہ بنایا جائے۔

بار ایسوسی ایشن چیچہ وطنی حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ قادیانی گروہوں کو آئین و قانون کا پابند بنایا جائے چونکہ قادیانی گروہ مسلمانوں کی کوئی بھی دینی اصطلاحات (شعائر اسلامی وغیرہ) استعمال نہیں کر سکتے لہٰذا ان کے عبادت گاہوں سے شعائر اسلامی محفوظ کیے جائیں اور ان کے غیر قانونی اجتماعات مثلاً (نماز جمعہ، نماز عیدین وغیرہ) پر فی الفور پابندی عائد کریں اور ان کی عبادت گاہوں کے باہر غیر مسلم اقلیتی عبادت گاہ بورڈ آویزاں کیے جائیں تاکہ ان کی شناخت واضح ہو سکے۔

چوہدری محمد منشا بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
Ch.M.Mansha Batthh
صدر بار ایسوسی ایشن
President
Bar Association Chichawatni

محمد زوہیب امجد بٹ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
جنرل سیکرٹری بار ایسوسی ایشن چیچہ وطنی

سندھ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کراچی

Sindh High Court Bar Association, Karachi

انجمنِ وکلا عدالتِ عالیہ سندھ، کراچی

August 5, 2024

Resolution

The Sindh High Court Bar Association has deliberated on the judgment delivered by the Supreme Court of Pakistan on the 24th of July 2024 in Criminal Review Petition No. 2 of 2024 titled "The State vs. Mubarak Sani."

In paragraph 42 of the aforementioned judgment, it is articulated that the Qadiani groups "are prohibited from publicly using the religious terminology of Muslims or presenting themselves as Muslims in public. However, they are entitled to privacy within their homes, places of worship, and private specific institutions, subject to reasonable limits prescribed by law." The delineation made in the judgment regarding the distinction between private and public domains in the context of identification is likely to result in societal unrest and disorder, as a transgression committed in public or within enclosed spaces remains an offense. Consequently, the offenses delineated in Sections 295, 295-A, 298-B and 298-C of the Pakistan Penal Code, as well as other relevant laws, are equally applicable to Qadiani groups or whosoever if they utilize the religious terminology of Muslims, or present themselves as Muslims, even privately within their residences or places of worship.

The printing, dissemination, and circulation of prohibited publications such as "Tafseer-e-Sagheer" and other modified translations of the Holy Quran by Qadiani groups are encompassed by the provisions of Sections 295 of the Pakistan Penal Code.

The Sindh High Court Bar Association urges the Hon'ble Supreme Court of Pakistan to take suo moto cognizance and promptly eliminate the distinction between private and public domains as delineated in the aforementioned judgment. The offenses specified in Sections 298-C, 298-B, and other pertinent laws of the Pakistan Penal Code should be uniformly applicable within all settings, without any differentiation between public and private spheres.

Furthermore, the Sindh High Court Bar Association insists that the Government of Pakistan must ensure that Qadiani groups comply with the Constitution and the law. Given that Qadiani groups are prohibited from using any Islamic religious terminology (Islamic symbols, etc.), their places of worship should be prohibited from utilizing or displaying Islamic symbols or names, etc. Additionally, an immediate prohibition should be imposed on their unauthorized congregations, such as Friday prayers and Eid prayers, etc.

Rehan Aziz Malik, ASC
President,
Sindh High Court Bar Association

Barrister Muhammad Sarfaraz Ali Metlo, ASC
Honorary Secretary
Sindh High Court Bar Association

1st FLOOR, MAIN HIGH COURT BUILDING, COURT ROAD, SADDAR, KARACHI-74200 PH: 99203199, 99203278
Email: sindhhighcourtbar@yahoo.com

حیدر آباد ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن

A C Akhund Hall Session Court Building Hyderabad Sindh.

PRESIDENT: Mr. Zoaiddin Shaikh
VICE PRESIDENT: Mr. Zaheer-Uddin Sahito
GENERAL SECRETARY: Mr. Shakir Nawaz Shar
JOINT SECRETARY: Mr. Asad Ali Mari, 0305-2900261
LIBRARY SECRETARY: Mr. Wazir Hussain Chandio
FINANCE SECRETARY / TREASURER: Mr. Jahanzeb Laghari
MEMBERS MANAGING COMMITTEE:
Mr. Aijaz Ali Lakho, 0332-2699820
Mr. Tanveer Hussain Sahito
Mr. Muhammad Faisal Leghari, 0333-2789553
Mr. Babar Khan Yousuf Zai
Mr. Abdul Raheem Memon
Ms. Mehak Kanwal
Ms. Shahida Tabassum Rana

پریس ریلیز

ڈسٹرکٹ کورٹ بار ایسوسی ایشن حیدرآباد کی طرف سے پریس ریلیز جاری ہوئی اور کہا گیا کہ

حضرت محمد ﷺ کے خاتم النبیین ﷺ ہونے پر عقیدہ رکھنا ایمان اور اسلام کے اساسیات میں سے ہے جو آدمی نبی علیہ السلام کے خاتم النبیین ﷺ ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتا وہ شرعی اور آئینی لحاظ سے مسلمان نہیں ہو سکتا۔

پریس ریلیز میں مزید کہا گیا کہ ہم ختم نبوت پر مکمل یقین اور ایمان رکھنے والے مسلمان ہیں، ہم سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے ختم نبوت کے حوالے سے مبارک ثانی کیس میں 24 جولائی 2024 کو دیئے گئے متنازعہ فیصلہ پر سپریم کورٹ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے مذکورہ فیصلہ پر نظرثانی کرتے ہوئے اسے درست فرمائے تاکہ مسلمانوں کے ذہنوں سے شکوک و شبہات دور ہو جائیں۔

ضیاءالدین شیخ (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)
صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن حیدرآباد

President Office: 022-9200159 / General Secretary Office: 022-9200157

بار ایسوسی ایشن گوجرہ

BAR ASSOCIATION GOJRA

President
Ch. M. Ejaz Akhtar Kahoja
Advocate High Court
0300-7656301
046-9200100

General Secretary
Mian Asad Bashir
Advocate High Court
0300-6514204

Date: 05-08-2024   ☆پریس ریلیز☆   Ref.No: 41-GMS-2024

عہدیداران گوجرہ بار ایسوسی ایشن کا اجلاس مورخہ 05.08.2024 منعقد ہوا جس میں فوجداری کیس "سرکار بنام مبارک ثانی" سپریم کورٹ کی جانب سے 24 جولائی 2024 کو جاری کردہ فیصلہ زیر بحث لایا گیا۔

فیصلے کے پیراگراف نمبر 42 میں لکھا گیا ہے کہ قادیانی گروہ عوامی سطح پر مسلمانوں کی دینی اصطلاحات استعمال نہیں کریں گے نہ ہی عوامی سطح پر خود کو مسلمان کے طور پر پیش کریں گے تاہم اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور نجی مخصوص اداروں کے اندر انہیں قانون کے تحت مقرر کردہ "معقول قیود" کے اندر گھر کی خلوت کا حق حاصل ہے۔ فیصلہ میں شناخت کے اس معاملہ میں نجی اور عوامی سطح کی جو تفریق کی گئی ہے جو کہ معاشرے میں انتشار اور بدامنی کا باعث بنے گی چونکہ جرم کا ارتکاب عوام میں ہو یا چار دیواری میں ہو جرم جرم ہوتا ہے۔ لہذا تعزیرات پاکستان کی دفعات 298B، 298C، 295B اور 295C و دیگر قوانین میں درج جرائم کا اطلاق چار دیواری کے اندر بھی قادیانی گروہوں پر یکساں لاگو ہوتا ہے۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

بار ایسوسی ایشن گوجرہ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ سے مطالبہ کرتی ہے کہ از خود نوٹس لیتے ہوئے اپنے فیصلہ میں نجی اور عوامی سطح کی تفریق کی گئی ہے اس کو فی الفور حذف کیا جائے۔

بار ایسوسی ایشن گوجرہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ قادیانی گروہوں کی آئین و قانون کا پابند بنایا جائے چونکہ قادیانی مسلمانوں کی کوئی بھی دینی اصطلاحات (شعائر اسلامی وغیرہ) استعمال نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنے آپ کو بطور مسلمان ظاہر کر سکتے ہیں لہذا ان کی عبادت گاہوں کے باہر "غیر مسلم اقلیتی عبادت گاہ" بورڈ آویزاں کئے جائیں تاکہ ان کی شناخت واضح ہو سکے۔

میاں اسد بشیر ایڈووکیٹ
جنرل سیکرٹری بار ایسوسی ایشن گوجرہ

اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان
ITTEHAD-E-TANZEEMAT-MADARIS PAKISTAN

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی
صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن
بحکم الہٰی اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ترجمان اتحاد
صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

مرکزی دفاتر تنظیمات

وفاق المدارس العربیہ پاکستان
061-6514525-26-27
061-6539485
Cell 0321 6361700
E-mail: wifaqulmadaris@gmail.com

تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان
042-37731065-46-47
042-37731050
E-mail: info@tanzeemulmadaris.com

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان
041-8786374, 041-8786274
041-8782376
E-mail: wmsalafia313@yahoo.com
zafar374@yahoo.com

رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان
042-35412428, 042-35212209
E-mail: rabitatulmadaris@gmail.com
Cell 0324 4094548, 0311 6365439

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان
042-35857691, 042-35866737-35-34
042-35864425
E-mail: wmshapk@gmail.com
0314-5122255

پریس ریلیز   05 اگست 2024ء

کراچی، اسلام آباد، لاہور، ملتان

سپریم کورٹ کے نظر ثانی فیصلے پر تمام مکاتب فکر نے اپنے تحفظات کا اظہار کر دیا، مفتی منیب الرحمٰن، مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا عبدالمالک، مولانا یاسین ظفر۔

آئین کے آرٹیکل 188 کے تحت حاصل اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے سپریم کورٹ فیصلے کی اصلاح کرے۔

مفتی منیب الرحمٰن، مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مولانا یاسین ظفر، صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی اور مولانا عبدالمالک نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے: "مبارک ثانی کیس میں سپریم کورٹ کے نظر ثانی فیصلے پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے شدید تحفظات ہیں، اس فیصلے نے مسلمانوں کے اضطراب کو حل کرنے کے بجائے اس میں اضافہ کر دیا ہے۔ فیصلے کے پیراگراف 42 میں قادیانیوں کے لیے تبلیغ کا دروازہ کھول دیا گیا ہے، حالانکہ آئین کی دوسری ترمیم، امتناع قادیانیت آرڈیننس، فیڈرل شریعت کورٹ کا فیصلہ اور سپریم کورٹ کے پانچ رکنی بنچ کا فیصلہ اس کی شدید ممانعت کرتا ہے اور خود سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے: فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کو اگر سپریم کورٹ شریعت اپیلیٹ بنچ میں چیلنج نہیں کیا گیا یا چیلنج کیا گیا ہے لیکن سپریم کورٹ شریعت اپیلیٹ بنچ نے اُسے برقرار رکھا ہے تو سپریم کورٹ بھی اس کی پابند ہے۔ پہلے فیصلے پر سپریم کورٹ کے نوٹس کی روشنی میں پانچ اداروں نے جو متفقہ یادداشت سپریم کورٹ میں پیش کی تھی اور نظر ثانی پٹیشن کے موقع پر عدالت کے حکم پر اُسے پڑھ کر بھی سنایا گیا تھا، لیکن اُس میں بیان کردہ حقائق و شواہد کی بابت سپریم کورٹ نے اپنے نظر ثانی فیصلے میں سرے سے غور ہی نہیں کیا، ختم نبوت کے بارے میں قرآنی آیت اور احادیث کا بطور حوالہ دیا ہے، لیکن اس کو فیصلے پر منطبق نہیں کیا، اپنی فاسد تاویلات کے ساتھ تو مرزا غلام قادیانی بھی کہتا تھا: میں محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہوں، لیکن قرن اول سے لے کر آج تک ختم نبوت کے بارے میں امت مسلمہ کا جو مسلمہ عقیدہ ہے، اُس سے انحراف کرتا تھا۔ ہم نے اپنا تفصیلی موقف بیان کر دیا ہے اور چیلنج بھی کر دیا ہے اور اس میں سپریم کورٹ کو تنبیہ کی ہے کہ وہ آئین کے آرٹیکل 188 کے تحت حاصل اختیارات سے کام لیتے ہوئے اس نظر ثانی فیصلے کی اصلاح کرے۔ چونکہ یہ فیصلہ قومی اسمبلی میں بھی زیر بحث آ گیا ہے اور اسے ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے، لہذا ہم نے مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298C میں مختصر ترامیم تجویز کی ہیں تاکہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لیے حل ہو جائے۔ دراصل یہ مبارک ثانی نامی شخص کی ضمانت کا مقدمہ تھا، جبکہ اصل مقدمہ ٹرائل کورٹ میں جاری ہے، ابھی نہ مجرم کا بیان ہوا ہے اور نہ اس پر جرح ہوئی ہے، سپریم کورٹ نے بلا ضرورت متنازعہ امور کو چھیڑ کر ٹرائل کورٹ کو بھی آزمائش میں ڈال دیا ہے، کیونکہ جب اعلیٰ عدالت اپنے ریمارکس اور آبزرویشن یا فیصلے میں اپنا موقف دے دے تو ماتحت عدالت کی مجال نہیں کہ پھر وہ اس سے انحراف کرے۔ قومی اسمبلی کی کمیٹی سے بھی ہماری گزارش ہے کہ وہ نظر ثانی فیصلے کا جائزہ لیتے ہوئے تمام مکاتب فکر کے متفقہ موقف کو پیش نظر رکھے اور اگر اسے مزید کوئی راہنمائی درکار ہو تو ہم خدمت کے لیے حاضر ہیں۔

برائے رابطہ
★ دار العلوم نعیمیہ، بلاک نمبر 15 فیڈرل بی ایریا، کراچی 021-36314508، فیکس 021-36376888، E-mail: muftimaneemna@yahoo.com، 0321-2022000
★ جامعہ خیر المدارس، ملتان 061-4544446, 4544416, 4545783، فیکس 061-4545524، E-mail: hanif@khairulmadaris.com.pk، 0300/0321-6329700

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راولپنڈی

The Rawalpindi Bar Association

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راولپنڈی

Ref. No. DBA-RWP-1993   Date 06-08-2024

پریس ریلیز

مملکت خداداد پاکستان جس کی بنیاد کلمہ طیبہ پر رکھی گئی ہے اور قرار دیا گیا ہے کہ حاکمیت صرف اللہ وحدہ لاشریک کی ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نبی آخر الزمان ہیں جن کے بعد نبوت کا دروازہ تا قیامت ہر طرح سے بند کر دیا گیا ہے اور کوئی بھی شخص کسی بھی طور پر اپنے آپ کو نبی یا مرسل ہونے کا دعویدار نہیں ہو سکتا اور ایسا شخص اور اس کے ماننے والے بھی کافر دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں۔

مگر بدقسمتی سے سپریم کورٹ آف پاکستان میں درخواست ضمانت اور چارج سے متعلقہ مقدمہ جو کہ قادیانی مبارک ثانی کی جانب سے دائر کیا گیا تھا اس میں پہلے متنازعہ فیصلہ مورخہ 06.02.2024 میں قرآن و احادیث اور آئین پاکستان و قوانین کی خلاف ورزی ہونے پر اس فیصلہ کے خلاف دائر ہونے والی نظر ثانی درخواست نمبر Crl. R.P.No.02/2024 میں سپریم کورٹ سے رجوع کیا گیا تاکہ متنازعہ فیصلہ میں موجود متنازعہ پیراگراف کو حذف کیا جا سکے مگر سپریم کورٹ نے نظر ثانی درخواست پر بمطابق شریعت محمدی، آئین پاکستان اور قوانین کے مطابق فیصلہ کی نظر ثانی کرنے کے بجائے متنازعہ فیصلہ مورخہ 24 جولائی 2024 کو جاری فرمایا جس پر وکلاء برادری بالخصوص ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راولپنڈی کے معزز ممبران میں شدید غم اور تشویش پائی جاتی ہے کیونکہ فیصلہ مورخہ 24.7.2024 کے پیراگراف نمبر 42 میں نہ صرف قرآن و سنت کے دیئے گئے واضح اصولوں کی نفی کی گئی ہے بلکہ آئین پاکستان و قانون امتناع قادیانیت آرڈیننس سے متصادم فیصلہ صادر کیا گیا جیسا کہ پیراگراف نمبر 42 کے مطابق (...... تاہم اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور اپنے نجی مخصوص اداروں کے اندر انہیں قانون کے تحت مقرر کردہ "معقول قیود" کے اندر "گھر کی خلوت" کا حق حاصل ہے۔) کے الفاظ آئین پاکستان، مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-C اور سپریم کورٹ کے اپنے فیصلہ جات بعنوان ظہیر الدین بنام سرکار موسومہ 1993 SCMR 1718 نیز فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ بعنوان "مجیب الرحمان بنام حکومت پاکستان" موسومہ PLD 1985 FSC 8 سے قطعی طور پر مطابقت نہ رکھتے ہیں اور متصادم ہیں جس سے پاکستانی عوام بالخصوص وکلاء برادری اور امت مسلمہ کے جذبات شدید مجروح ہوئے ہیں۔ جس سے ملک میں امن وامان کے خراب ہونے کا شدید خدشہ پیدا ہو چکا ہے۔

قادیانی کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک شدید فتنہ ہے اور اگر ان کو اپنے فتنہ انگیز جھوٹے نظریات کے پرچار کرنے کے لئے ذرہ برابر بھی رعایت دی جائے گی تو اس سے ختم نبوت ﷺ، ناموس رسالت ﷺ، اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیگر برگزیدہ ہستیوں پر شاطرانہ اور تحریف قرآن و احادیث اور کلمہ طیبہ اور شعائر اسلامی کی کھلم کھلا توہین اور خلاف ورزی کرنے اور اپنے مکروہ مقاصد اور مسلمانوں کو ورغلا کر ان کے بنیادی ایمانی نظریات کو سلب کرنے کا موقع اور چور راستہ ملے گا جو کہ صریحاً قرآن و سنت، آئین پاکستان اور موجودہ مروجہ قوانین بالخصوص قانون امتناع قادیانیت آرڈیننس اور مجموعہ تعزیرات پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو گی کیونکہ جرم خلوت (Privately) یا جلوت یا علی الاعلان (Publically) جرم، جرم ہی رہتا ہے لہذا اس کی نہ تو پہلے سے کوئی اجازت ہے اور نہ ہی کسی عدالتی متنازعہ فیصلے سے آئین، قانون اور شریعت محمدی کو پس پشت ڈال کر ایسی اجازت دی جا سکتی ہے۔

لہذا ہم ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راولپنڈی مطالبہ کرتے ہیں کہ متنازعہ فیصلہ صادر فرمانے والے جج صاحبان اپنے فیصلہ مورخہ 24.7.2024 کے ضمن نمبر 42 کے متنازعہ الفاظ کو فی الفور حذف فرماتے ہوئے قرآن و سنت، آئین پاکستان اور قوانین کی عملداری کو یقینی بنائیں اور قادیانیوں کو قانونی پابندیوں کا تابع رکھا جائے جو کہ ملک میں امن عامہ کے قیام اور اسلامی شعائر کی پاسداری کے لئے لازمی و ضروری ہے۔

SECRETARY
RAWALPINDI BAR
ASSOCIATION
راجہ شاہ ظفر
سیکرٹری

District Courts, Rawalpindi.
Ph: 051-9293077 - 5790308, Fax: 051-5521701

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راجن پور

DISTRICT BAR ASSOCIATION RAJAN PUR

President
Shahzada Gul Muhammad Jaman Khan Buzdar
Advocate High Court
0333-6443540

General Secretary
Choudhary Muhammad Yousaf
Advocate High Court
0332-6789111

Ref. No: × × ×   Date: 06-08-2024

«پریس ریلیز»

آج مورخہ 06.08.2024 بروز منگل ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راجن پور کی ایگزیکٹو باڈی کا اجلاس زیر صدارت شہزادہ گل محمد خان بزدار ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ جس میں جنرل سیکرٹری کے فرائض چوہدری محمد یوسف ایڈووکیٹ نے سر انجام دیئے۔

اجلاس میں فوجداری نظر ثانی درخواست نمبر 2 بابت 2024 سرکار بنام مبارک ثانی میں سپریم کورٹ کی جانب سے 24 جولائی 2024ء کو جاری کردہ فیصلہ زیر بحث لایا گیا۔

فیصلہ کے پیراگراف 42 میں لکھا گیا ہے کہ قادیانی گروہ عوامی سطح پر مسلمانوں کی دینی اصطلاحات استعمال نہیں کریں گے نہ ہی عوامی سطح پر خود کو مسلمان کے طور پر پیش کریں گے تاہم اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور نجی مخصوص اداروں کے اندر انہیں قانون کے تحت مقرر کردہ معقول قیود کے اندر گھر کی خلوت کا حق حاصل ہے۔ فیصلہ میں شناخت کے اس فیصلہ نجی و عوامی سطح کی جو تفریق کی گئی وہ معاشرے میں انتشار اور بدامنی کا باعث بنے گی۔ چونکہ جرم کا ارتکاب کھلے عام ہو یا چار دیواری میں ہو تعزیرات پاکستان کی دفعات 298(c)، 298(b)، 295(c)، 295(b) و دیگر قوانین میں درج جرائم کا ارتکاب چار دیواری میں بھی یکساں لاگو ہوتا ہے۔

قادیانی گروہ کی جانب سے تحریف شدہ تراجم قرآن پاک پر مبنی تفسیر صغیر و دیگر ممنوعہ کتب کی طباعت، اشاعت و تقسیم پر تعزیرات پاکستان کی دفعات 295(b)-ATA-11(w) کا اطلاق ہوتا ہے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راجن پور جناب چیف جسٹس آف پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ از خود نوٹس لیتے ہوئے نجی اور عوامی سطح کی جو تفریق مبارک ثانی کیس کی گئی ہے اس کو فی الفور حذف کیا جائے اور تعزیرات پاکستان کی دفعات 295(c) و 298(c) و دیگر قوانین میں مندرج جرائم کا اطلاق چار دیواری اور چار دیواری کے اندر بھی قادیانی گروہوں پر یکساں لاگو ہوتا ہے اور کسی بھی قسم کی تفریق نہ ہے فیصلے کا حصہ بنایا جائے۔

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راجن پور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ قادیانی گروہوں کو قانون کا پابند بنایا جائے۔ چونکہ قادیانی گروہ مسلمانوں کی کوئی بھی دینی اصطلاحات (شعائر اسلامی وغیرہ) استعمال نہیں کر سکتے لہذا ان کی عبادت گاہوں سے شعائر اسلامی محفوظ کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی اجتماعات مثلاً (نماز جمع و نماز عیدین وغیرہ) پر فی الفور پابندی عائد کریں اور ان کی عبادت گاہوں کے باہر غیر مسلم اقلیتی عبادت گاہ قادیانی کے تحریری بورڈ آویزاں کروائے جائیں تاکہ ان کی شناخت واضح ہو سکے۔

چوہدری محمد یوسف ایڈووکیٹ
جنرل سیکرٹری ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راجن پور

شہزادہ گل محمد خان بزدار ایڈووکیٹ
صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن راجن پور

Tel: Office 0604-688050 | E-mail: dbarajanpur1982@gmail.com

بحضور ساقی کوثر ﷺ

سید نفیس الحسینی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

اللہ اللہ! محمد ترا نام اے ساقی
ان گنت تجھ پہ درود اور سلام اے ساقی

بعد اللہ کے ہے تیرا مقام اے ساقی
کس کی جرأت ہے کرے اس میں کلام اے ساقی

از ازل تا بہ ابد تیری ہی سرداری ہے
سید الکل ہے تو، ہے سب کا امام اے ساقی

تجھ پہ اللہ کی رحمت کا ہے سایہ ہر دم
کل جہاں پر تری رحمت ہے مدام اے ساقی

فرشیوں پر تو عنایات کی کچھ حد ہی نہیں
عرشیوں پر بھی ترا فیض ہے عام اے ساقی

واسطہ تجھ کو براہیمؑ کی فرزندی کا
ایک کوثر کا چھلکتا ہوا جام اے ساقی

آلؓ اطہار کے صدقے ہو عطا اک ساغر
اک پیالہ پئے اصحابؓ کرام اے ساقی

خستہ جانوں سے کوئی پوچھے حلاوت اس کی
راحت جان و جگر ہے ترا نام اے ساقی

کبھی تنہائی میں محسوس کیا کرتا ہوں
صحن دل میں ترا آہستہ خرام اے ساقی

مہ جبین لاکھ سہی شہرہ آفاق مگر
ان کے حلقے میں ہے تو ماہ تمام اے ساقی

نازنیں ایک سے اِک بڑھ کے جہاں میں آئے
ہے تری ذات مگر مسک ختام اے ساقی

ورفعنا لک ذکرک ہے خدا کا ارشاد
ہے افق تا بہ افق تیرا پیام اے ساقی

مٹنے والے ہیں سبھی نقش جہاں داروں کے
نقش ہے تیرا فقط نقش دوام اے ساقی

تجھ پہ اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا سلام
ہم غلاموں کی بھی جانب سے سلام اے ساقی

سوچتا ہوں غم دل عرض کروں یا نہ کروں
ان دنوں فکر سے ہے جینا حرام اے ساقی

خوار ہے عالم اسلام نصاریٰ کے تلے
آج امت کا دگرگوں ہے نظام اے ساقی

نگہ لطف غریبوں پہ خدارا ہو جائے
پر سنور جائے یہ بگڑا ہوا کام اے ساقی

دل مرا ڈوب رہا ہے کہ تہی دامن ہوں
ہونے والی ہے ادھر زیست کی شام اے ساقی

ایک امید شفاعت ہے فقط زاد سفر
جس سے ہمت سی ہے کچھ گام اے ساقی

لاج رکھنا کہ ترے رحم و کرم پر ہے نفیسؔ
ہے ترے در کا غلام ابن غلام اے ساقی

(مدینۃ المنورہ ذوالحجہ: ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۹۹۱ء)

حضور خاتم المرسلین ﷺ کے فیاضی اور جوادی کے واقعات

مولانا عبدالصمد محراب پوری

یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ حضور ﷺ فیاضی اور سخاوت میں پوری کائنات میں سب سے آگے تھے۔ سخاوت دنیاوی واخروی بے شمار فوائد پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کا ایک اہم رکن بھی ہے اور ضرورت مندوں، پرسان حال لوگوں کی اعانت کی بنیاد پر اخلاقیات کا ایک اہم باب بھی۔ مال کی محبت کی وجہ سے جن جن شرور وامراض نے تباہی مچائی ہوئی ہے، اس کا علاج بھی فیاضی اور جوادی میں ہے۔ قرآن اور حدیث میں سخاوت کی بڑی تعریف ذکر کی گئی ہے۔ اس حوالے سے ہم یہاں بطور نمونہ چند واقعات حضور علیہ السلام کے ذکر کرتے ہیں۔ ان واقعات سے اندازہ ہو جائے گا کہ حضور علیہ السلام کتنے فیاض اور جواد تھے۔ میر سلطان کو چاہئے کہ حضور علیہ السلام کی اتباع میں سخاوت کو اپنا کر دنیا وآخرت میں کامیابی حاصل کرے۔

۱...... ’’لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ‘‘ (الممتحنۃ:۶)

۲...... حضور ﷺ سے جب بھی کسی سائل نے اپنی ضرورت کا سوال کیا تو آپ نے جواب میں ’’لا‘‘ یعنی (نہیں) نہیں فرمایا۔ ’’ما سئل رسول اللہ ﷺ فقال لا‘‘ (مسلم شریف ج ۲ص ۲۵۳عن جابر)

۳...... حضور علیہ السلام سے جب بھی سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’لا یسئل شیئاً الا اعطاہ‘‘ (فتح الباری ج ۱۰ص ۳۱ بحوالہ مسند احمد)

۴...... حضور ﷺ نے فرمایا: ’’من ترک دیناً فعلیّ ومن ترک مالا فلورثتہ‘‘ جو مسلمان قرضہ چھوڑ کر مرے گا میں وہ اسے ادا کروں گا اور جو مسلمان دانہ چھوڑ کر مرے گا تو اس کو اس کے وارث سنبھالیں گے۔

(رحمۃ للعالمین ج ۲ص ۳۲۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، بحوالہ اعلام النبوۃ ص ۱۵۵)

۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ تمام انسانوں میں سب زیادہ جود وسخا والے تھے اور رمضان میں جب جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملا کرتے تو آپ ہمیشہ سے زیادہ جواد اور سخی ہو جاتے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپ ﷺ سے ملاقات کیا کرتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے۔ الغرض حضور ﷺ نفع رسانی میں تیز چلتی ہوا سے بھی زیادہ جواد اور سخی تھے۔ ’’کان رسول اللہ ﷺ اجود الناس وکان اجود ما یکون فی رمضان حین یلقاہ جبرئیل وکان یلقاہ فی کل لیلۃ من رمضان فیدارسہ القرآن فلرسول اللہ ﷺ اجود بالخیر من الریح المرسلۃ‘‘ (بخاری ج ۱ص ۳عن ابن عباس)

’’کان اجود ما یکون فی رمضان‘‘ اس کی وجہ یہ تھی: (۱) حضرت جبرائیل علیہ السلام کے نزول کی

برکت، (۲) مدارسۃ القرآن یعنی دور کی برکت، (۳) ماہ مبارک کی برکت۔ متعدد برکات کے اجتماع سے آپ کی صفت جود (سخا) میں ترقی آجاتی تھی۔ (ارشاد القاری ج۱ص۱۰۹)

__فائدہ__: اس حدیث میں حضور ﷺ کے تین جود کا ذکر ہے۔

۱...... جود (سخاوت) اجود الناس سے معلوم ہوا۔

۲...... جود ''ما یکون فی رمضان'' سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ رمضان کریم میں قرض لے کر بھی لوگوں کو کھلاتے تھے۔

۳...... اس جملہ کہ جب آپ کی حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تھی تو اس وقت سخاوت کا حال اتنا زیادہ تھا کہ اس کا پوچھو ہی مت۔ اس وقت آپ کی سخاوت میں ترقی اور بھی زیادہ ہو جاتی تھی۔ (تقریر بخاری ج۱ص۹۷)

__فائدہ__: خیر، مال کو بھی کہتے ہیں اور مطلق نفع رسانی کو بھی کہتے ہیں۔ خواہ مال کے ذریعے ہو یا مال کے بغیر ہو۔ اگر خیر سے مراد مال ہو مطلب یہ ہوگا کہ آپ مال کے ذریعے جو نفع پہنچاتے تھے اور سخاوت کرتے تھے وہ تیز ہوا سے بھی زیادہ بڑھ کر ہوتی تھی اور اگر خیر کو عام رکھا جائے تو پھر سخاوت بالمال اور سخاوت بالدین دونوں داخل ہو جائیں گے۔ گویا یہ بتایا گیا کہ جس طرح ہوا چلتی ہے تو ہر جگہ پہنچتی ہے اور ہر شخص کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ کی سخاوت کا اثر ہر جگہ اور ہر شخص تک پہنچتا تھا۔

''ریح المرسلہ'' یہ وہی ہے جس کو قرآن پاک نے ''ومن یرسل الریاح بشرا بین یدی رحمتہ (النمل:۶۳)'' کہا ہے۔ اس کا نفع عام ہے۔ ہر گوشہ میں پہنچتی ہے۔ بہت تیزی سے چلتی ہے۔ یہ تشبیہ عموم اور سرعۃ میں ہے۔

پھر اجود سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی سخاوت ریح مرسلہ کی سخاوت سے بھی زیادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہوا سے صرف جسمانی فائدہ پہنچتا ہے۔ جسمانی زندگی حاصل ہوتی ہے اور نبی کریم ﷺ جن چیزوں کی سخاوت کرتے تھے۔ ان میں حیات جسمانی اور حیات روحانی دونوں حاصل ہوتی تھیں۔ اس کے علاوہ ایک فرق اور بھی ہے جب ہوا چلتی ہے تو ہر شخص کو برابر نفع نہیں ہوتا۔ بعض کو نفع کے ساتھ نقصان بھی پہنچتا ہے۔ مثلاً ٹھنڈی ہوا چل گئی تو بارد المزاج کو اس سے تکلیف ہو جائے گی یا تیز ہوا چل گئی تو کمزور انسان کو اس سے تکلیف ہو جائے گی۔ جب کہ نبی کریم ﷺ کی سخاوت سے نفع ہی نفع ہوتا تھا۔ کسی کو بھی تکلیف نہیں ہوتی تھی۔ (کشف الباری ج۱ص۴۴۷)

۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی طرف بحرین سے مال آیا۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس مال کو مسجد نبوی کے ایک کونے میں رکھ دیا گیا۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے اسے تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ سب تقسیم ہو گیا۔ جب تک ایک درہم بھی باقی رہا، آپ ﷺ وہاں سے نہیں اٹھے۔ (بخاری شریف ج۱ص۶۰ باب القسمۃ وتعلیق القنو فی المسجد)

یہ مال اس مال سے کہیں زیادہ تھا جو آپ کے پاس پہلے آیا کرتا تھا۔ ابن ابی شیبہ کی مرسل روایت میں اس مال کی مقدار بھی بیان کی گئی ہے۔ وہ ایک لاکھ درہم تھے۔ (نصر الباری ج۱ص۱۷۰)

۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے دو پہاڑوں کے درمیان میں بھیڑ بکریاں عطاء فرمادیں۔ یعنی اتنی زیادہ بھیڑ بکریاں دے دیں جو دو پہاڑوں کے درمیان میں وادی ہوتی ہے وہ بھر جائے۔ وہ آدمی اپنی قوم کے پاس واپس لوٹا اور کہا کہ اے قوم! اسلام قبول کرلو۔ کیونکہ حضرت محمد ﷺ ایسے ہدایا وغیرہ دیتے ہیں کہ پھر فاقہ وغیرہ کا خوف نہیں ہوتا۔ (مسلم ج۲ص۲۵۳ باب فی سخائہ)

۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے پاس بحرین کا مال آجائے تو تمہیں میں اتنا، اتنا، اتنا، دوں گا۔ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا ایک ساتھ۔ لیکن مال آنے سے پہلے آپ ﷺ کی وفات ہوگئی۔ وہ مال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت ابوبکر نے اعلان کرایا کہ جس کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کا وعدہ کیا ہوا ہو یا آپ کے ذمہ کسی کا قرض ہو وہ آجائے تو میں کھڑا ہوا اور میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا واقعہ بتایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ بھر کر مال دیا اور کہا کہ اس مال کو گنو۔ میں نے گنا تو ۵۰۰ پانچ سو اشرفیاں تھیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اتنا اور لے لو۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۵۴ باب فی سخائہ)

۴...... غزوہ حنین کی فتح کے بعد آپ نے صفوان بن امیہ کو ایک سو اونٹ دیئے۔ پھر سو اونٹ دیئے۔ پھر سو دیئے۔ یعنی کل تین سو اونٹ دیئے۔ (مسلم ج۲ص۲۵۴ باب فی سخائہ)

۵...... ابوسفیانؓ بن حرب کو چالیس اوقیہ (کچھ کم چھ کلو چاندی) اور ایک سو اونٹ عطاء کئے۔ اس نے کہا میرا بیٹا یزید؟ تو آپ ﷺ نے یزید کو بھی اتنا ہی دیا۔ پھر اس نے کہا کہ میرا بیٹا معاویہ؟ تو آپ ﷺ نے معاویہ کو بھی اتنا ہی دیا۔ (ابوسفیان کو ان کے بیٹوں سمیت تقریباً ۱۸ رکلو چاندی اور تین سو اونٹ دیئے)

نیز درج ذیل افراد کو بھی غزوہ حنین کی فتح کے بعد نہایت فیاضانہ انعامات مال غنیمت سے دیئے: (۱) حکیم بن حزام ۲۰۰ راونٹ۔ (۲) نذیر بن حارث بن کلدہ ثقفی ۱۰۰ راونٹ۔ (۳) قیس بن عدی ۱۰۰ راونٹ۔ (۴) سہل بن عمرو ۱۰۰ راونٹ۔ (۵) حویطب بن عبدالفریٰ ۱۰۰ راونٹ۔ ان کے علاوہ تین غیر ملکی نومسلم رئیس کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔ (۶) اقرع بن حابس تمیمی ۱۰۰ راونٹ۔ (۷) عینیہ بن حصن فزاری ۱۰۰ راونٹ۔ (۸) مالک بن عوف نصری ۱۰۰ راونٹ۔ ان کے سواء بہت سے لوگوں کو ۵۰، ۵۰ راونٹ بھی دیئے۔ (سیرت النبی ﷺ ج۱ص۳۰۷)

یہاں تک کہ لوگوں میں مشہور ہوگیا کہ اس طرح محمد ﷺ بے دریغ عطیہ دیتے ہیں۔ انہیں فقر کا اندیشہ ہی نہیں۔ چنانچہ مال کے طلب میں بدو آپ ﷺ پر ٹوٹ پڑے اور آپ ﷺ کو ایک درخت کے جانب سمٹنے پر مجبور کر دیا۔ اتفاقاً آپ ﷺ کی چادر مبارک درخت میں پھنس کر رہ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! میری چادر دے دو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر میرے پاس درختوں کے کانٹوں کے برابر بھی جانور ہوں تو

انہیں بھی تم میں تقسیم کردوں گا۔ پھر تم مجھے نہ بخیل پاؤ گے نہ بزدل اور نہ جھوٹا۔اس کے بعد پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر اونٹ کے کوہان سے کچھ بال لیئے اور چٹکی میں رکھ کر بلند کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! واللہ میرے لئے تمہارے مال میں سے کچھ بھی نہیں۔حتیٰ کہ اتنا بال بھی نہیں ہے۔صرف خمس ہے اور خمس بھی تم پر لوٹایا جاتا ہے۔

(الرحیق المختوم ص۵۶۹،صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الشجاعة فی الحرب والجبن)

۶...... ایک مرتبہ حضور ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی اور جلدی سے آپ ﷺ حجرے میں تشریف لے گئے۔لوگوں کو پریشانی ہوئی کہ کیا واقعہ پیش آیا؟ آپ ﷺ واپس تشریف لائے۔لوگ پریشانی کے عالم میں تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ دراصل ہمارے پاس کچھ سونا رکھا ہوا تھا اور مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میں اسے بھول نہ جاؤں۔اس لئے تقسیم کا حکم دے دیا ہے۔ (صحیح بخاری ج۱ص۱۱۷، کتاب الاذان باب من صلی الناس وذکر حاجته فتخطاهم)

۷...... حضور اکرم ﷺ کے پاس مرض الموت کے وقت چند دینار تھے۔آپ ﷺ کو اس وقت تک سکون نہیں ملا جب تک آپ ﷺ نے اس کو تقسیم نہیں کرایا۔ (طبقات ابن سعد ج۲ص۲۳۷،ذکر الدنانیر التی قسمها رسول اللہ ﷺ)

۸...... ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک خاتون نے ایک منقش چادر پیش کی اور عرض کیا کہ یہ خاص طور پر میں نے آپ کے لئے تیار کی ہے۔حضور اکرم ﷺ کو ضرورت بھی تھی، آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے،اس چادر کو آپ نے بطور ازار استعمال فرمایا۔ایک صحابیؓ نے اسے ہاتھ لگا کر دیکھا، اسے پسند آئی تو عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ چادر کتنی خوب صورت ہے؟ مجھے عنایت فرمادیجئے! تو آپ ﷺ نے انہیں عطا فرمادی۔دوسرے صحابہ کرامؓ نے اس پر اعتراض کیا کہ حضور اکرم ﷺ کو ضرورت تھی اس لئے آپ ﷺ نے اس کو استعمال فرمایا۔تمہیں معلوم بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کسی سائل کے سوال کو رد نہیں فرماتے تو تم نے پھر بھی مانگ لی۔تو انہوں نے کہا اصل میں یہ چادر میں اپنے کفن میں استعمال کرنا چاہتا ہوں۔

۹...... معلیٰ بن زیاد نے حسنؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک سوالی آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھو! خدا دے گا۔پھر دوسرا آیا آپ ﷺ نے یہی فرمایا۔پھر تیسرا آیا۔حضور ﷺ کے پاس دینے کو بھی کچھ نہیں تھا۔اتنے میں ایک شخص آیا، اس نے چار اوقیہ چاندی حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔حضور ﷺ نے ایک ایک اوقیہ تینوں میں تقسیم کردی۔باقی ایک اوقیہ کے بارے میں آواز لگادی لیکن لینے والا کوئی بھی نہ اٹھا۔رات ہوئی تو حضور ﷺ کو نیند نہیں آئی۔اٹھتے ہیں اور نماز پڑھنے لگتے ہیں، پھر ذرا لیٹ کر اٹھتے ہیں اور نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ام المؤمنین نے پوچھا کہ حضور! آج کوئی تکلیف ہے؟ فرمایا کہ: نہیں! انہوں نے پوچھا کہ کوئی خاص حکم نازل ہوا ہے، جس کی وجہ سے بے قراری ہے؟ فرمایا کہ: نہیں! ام المومنین نے فرمایا کہ پھر آپ آرام کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے اس وقت وہ چاندی نکال کر دکھائی، فرمایا: یہ ہے جس نے مجھے بے قرار کر رکھا ہے۔مجھے ڈر لگا کہ ایسا نہ ہوا یہ میرے پاس ہو اور میری موت آجائے۔ (رحمت للعالمین ج۲ص۳۲۸، بحوالہ اعلام نبوت ص۱۵۵)

جاری ہے!!

مبارک ثانی قادیانی مقدمے پر نظر ثانی فیصلے کا تجزیہ اور تبصرہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

۲۴ جولائی ۲۰۲۴ء کا تازہ فیصلہ پچاس پیراگراف اور اجزا پر مشتمل ہے، جس میں ابتداءً مفتی محمد حنیف قریشی کو جامعہ نعیمیہ کراچی کا نمائندہ لکھا گیا، حالانکہ وہ اس کے نمائندے نہیں، اور جناب حبیب الحق شاہ کو جامعہ دار العلوم کراچی کا نمائندہ لکھا گیا، حالانکہ وہ جامعہ نعیمیہ کراچی کے نمائندے ہیں۔

تازہ حکم نامے کے پیراگراف:

۱...... میں مسلمان کی تعریف لکھی گئی ہے کہ: ’’مسلمان وہ ہے جو قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کی آخری نازل کی ہوئی کتاب اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانتا ہو۔‘‘ اور لکھا ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ قرآن کریم کی متعدد آیات سے ثابت ہے، ان میں سے سورۃ الاحزاب کی آیت: ۴۰ لکھی گئی ہے۔

۲...... میں عقیدہ ختم نبوت پر ۱۴ احادیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اسلام کی عمارت کو آپ ﷺ ہی نے ہر لحاظ سے مکمل کیا ہے۔

۳...... میں لکھا ہے کہ قرآن وسنت نے یہ واضح کر دیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ پر نبوت کے ختم ہونے پر ایمان کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا، اس پر امام غزالیؒ کے حوالے سے امت کا اجماع نقل کیا ہے۔

۴...... میں واضح کیا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کی رو سے بھی ’’مسلمان‘‘ کی تعریف میں ختم نبوت پر ایمان ضروری ہے۔

۵...... میں واضح کیا گیا ہے کہ ملک کا نام ’’اسلامی جمہوریہ پاکستان‘‘ ہے، صدر اور وزیر اعظم کے لئے مسلمان ہونا آئین کی رو سے ضروری ہے۔ ان پانچوں نمبرات میں عدالت نے جو کچھ لکھا، اس پر ہم عدالت عظمیٰ کے جج صاحبان کی تحسین وتوصیف اور اس پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن

۶...... میں عدالت نے اس کیس کا جو پس منظر لکھا ہے، وہ مدعی کے وکیل کے بقول ایف۔ آئی۔ آر کے جملہ مندرجات کا احاطہ نہیں کرتا۔ اس لئے کہ مدعی مقدمہ ایف۔ آئی۔ آر میں لکھواتا ہے کہ مدعی چار سال سے تحریف شدہ ترجمہ قرآن پاک کی روک تھام کے لئے کوشش کر رہا ہے اور اس نے ہر فورم؛ وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، ہوم سیکریٹری اور تمام ذمہ داران کو اس بارہ میں درخواستیں دیں، لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ سائل نے لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی، لاہور ہائی کورٹ نے ۵ مارچ ۲۰۱۹ء کو تمام اداروں کو حکم دیا کہ تحریف شدہ ترجمہ قرآن پاک چھاپنے

والے ملزمان کے خلاف کارروائی کی جائے، جس دن ہائی کورٹ کا یہ حکم آیا اس کے اگلے ہی دن یعنی ۶ مارچ ۲۰۱۹ء کو قادیانیوں نے اعلان کر دیا کہ ۷ مارچ ۲۰۱۹ء کو چناب نگر میں تفسیر صغیر تقسیم کی جائے گی، مدعی نے پھر تھانے میں درخواست دی لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی، ۷ مارچ ۹۱۰۲ء کو قادیانیوں نے اپنے طے شدہ منصوبے کے تحت نصرت جہان کالج کے گراؤنڈ میں کھلے عام تحریف شدہ تفسیر صغیر تقسیم کی، قادیانیوں کی اس جسارت کے تمام ثبوت تھانے میں دیے گئے لیکن پولیس نے ٹال مٹول سے کام لیا اور کوئی کارروائی نہ کی، اس پر عوامی احتجاج ہوا، پولیس نے عوامی دباؤ کے نتیجے میں جے آئی ٹی بنائی؛ جس نے ہر زاویے سے اس کی تحقیق کی، قادیانیوں کا جرم واضح ہونے کے بعد ان کے خلاف کارروائی کی بجائے ساڑھے تین سال بعد ۲۰۲۲ء میں معاملہ ’’پنجاب قرآن بورڈ‘‘ کو بھیج دیا گیا۔

دسمبر ۲۰۲۲ء میں پنجاب قرآن بورڈ نے اس معاملے کے متعلق تمام دستاویزی ثبوت کا جائزہ لینے کے بعد ضلعی انتظامیہ کو ایف۔ آئی۔ آر کاٹنے کا کہا، ایک ماہ بعد تمام ملزمان میں سے صرف ایک ملزم مبارک احمد کو گرفتار کیا گیا جو مدرسۃ الحفظ کا پرنسپل اور اس تحریف شدہ قرآن کریم چھاپنے، اس کی تبلیغ و تعلیم، قرآن کریم کو غیر قانونی مقاصد کے لئے استعمال کرنے، مرزا بشیر الدین محمود کے لئے ’’رضی اللہ عنہ‘‘ لکھنے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے، اور اہلِ اسلام کے جذبات مجروح کرنے جیسے قبیح اور غیر قانونی جرائم کے ارتکاب میں شریکِ کار رہے۔ گویا ملزم آئین و قانون کی رو سے پانچ جرائم کا مرتکب ہوا: (۱) قادیانی ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا۔ (۲) ’’رضی اللہ عنہ‘‘ کو مرزا کے بیٹے کے لئے استعمال کرنا۔ (۳) قرآن پاک کا مسلمانوں کے اجماعی عقیدے کے خلاف ترجمہ شائع کرنا۔ (۴) قرآن پاک کی غلط تفسیر شائع کر کے اہل اسلام کے جذبات مجروح کرنا۔ (۵) قرآن پاک کو غیر قانونی مقاصد کے لئے استعمال کرنا۔

ایف۔ آئی۔ آر میں موجود ہے کہ مدعی نے تمام ملزمان کے نام دینے کے ساتھ استدعا کی کہ تحریف شدہ قرآن کریم چھاپنے سے لے کر تقسیم ہونے تک تمام معلوم و نامعلوم ملزمان؛ پرنٹر، پبلشر، اوتھر (مصنف)، کمپوزر، پروف ریڈر، اور دیگر معاونین کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ اس بنا پر ایف۔ آئی۔ آر میں دفعہ ۲۹۵ سی، ۲۹۵ بی، پنجاب قرآن ایکٹ ۲۰۱۱ء کی دفعہ: ۷ اور ۹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا، جس پر سیشن کورٹ، ہائی کورٹ نے اس کو سزا دی اور اس کی درخواستِ ضمانت کو مسترد کیا۔ لیکن ہماری سپریم کورٹ کے اس فیصلے میں ملزم مبارک ثانی قادیانی جو بین شدہ تفسیر صغیر چھاپنے سے لے کر اس کی غیر آئینی و غیر قانونی تقسیم تک تمام شریک ملزمان کی فہرست میں شامل رہا، وہ صرف تقسیم کنندہ ظاہر ہو رہا ہے۔ اس پر ۲۹۵ سی اور ۲۹۵ بی ختم کر کے صرف پنجاب قرآن ایکٹ ۲۰۱۱ء کے تحت رکھا گیا، چونکہ یہ ایکٹ ۲۰۱۱ء مصنف، طابع، ناشر، اور پروف ریڈر کے متعلق ہے اور اسی ایکٹ کے تحت تقسیم کنندہ کا نام ۲۰۲۱ء میں شامل کیا گیا، اور چونکہ یہ وقوعہ ۲۰۱۹ء میں ہوا ہے، گویا جرم پہلے ہوا اور قانون بعد میں بنا، اس لئے عدالت نے کہا کہ اس کو ضمانت دی جاتی ہے۔ حالانکہ اسی فیصلے میں بھی تقسیم، اشاعت ساتھ ساتھ دونوں لکھے ہوئے ہیں، اور اشاعت کا معنی اُردو کی معتبر ویب سائٹ ’’ریختہ‘‘ کے مطابق: ’’(۱) کسی

عقیدے یا خیال وغیرہ کی ترویج وتبلیغ۔(۲)اخبار یا کتاب چھپنے کے بعد منظر عام پر لائے جانے کا عمل'' لکھا ہے۔ اسی طرح ''نوراللغات'' جلد اوّل میں لکھا ہے: ''اشاعت: (ع) مؤنث: شائع کرنا، مشہور کرنا، شہرت'' اور آگے لکھا ہے: ''اخبار اور کتابوں کے ساتھ زیادہ مستعمل ہے۔'' اس اعتبار سے بھی یہ ملزم مبارک ثانی اس بین شدہ اور تحریف شدہ تفسیرِ صغیر کی تقسیم کی بنا پر بھی اس کی ترویج وتبلیغ، اس کو منظر عام پر لائے جانے، اس کو مشہور کرنے جیسے قبیح اعمال میں ملوث ہے، تو اس لحاظ سے بھی اس کو بریٔ الذمہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

اسی طرح یہ بات بھی دیکھی جائے کہ مصنف، طابع، ناشر، کمپوزر، ریکارڈ جمع کرنے والا؛ ان سب کے خلاف کارروائی کی استدعا کی گئی، لیکن ان کے بارہ میں بھی سپریم کورٹ نے کوئی وضاحت نہیں مانگی کہ آیا یہ لوگ گرفتار ہوئے کہ نہیں؟ اگر ہوئے تو کیا کارروائی ہوئی؟ اور اگر نہیں ہوئے تو کیوں نہیں ہوئے؟ اور مزید اس بابت بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جب بین شدہ اور تحریف شدہ تفسیر صغیر تقسیم کے مرحلے تک پہنچی ہے تو کیا مصنف، طابع، ناشر، کمپوزر، ریکارڈ جمع کرنے جیسے مراحل سے گزرے بغیر یہ تحریف شدہ اور بین شدہ تفسیر وجود میں آگئی ہے؟ اس معاملے میں یہ فیصلہ خاموش ہے۔

۷...... میں لکھا ہے کہ ''ایف۔آئی۔آر میں ملزم پر مجموعۂ تعزیرات کی دفعہ ۵۹۲ بی کا ذکر تو کیا گیا ہے، لیکن ایف۔آئی۔آر کے مندرجات میں توہین قرآن کا الزام نہ تو بلاواسطہ اور نہ ہی بالواسطہ لگایا گیا تھا۔''

اس بارہ میں عرض ہے کہ: ایف۔آئی۔آر میں ۲۹۵ بی، ۲۹۵ سی اور آخر میں ۲۹۸ سی؛ تینوں دفعات کا ذکر ہے، اور تفسیر صغیر میں کئی مقامات پر تحریف کر کے گویا قرآن کریم اور حضور اکرم ﷺ کی توہین کی گئی ہے۔ قانون کی نظر میں جس طرح کسی کو دھماکا خیز مواد دینا جرم ہے، اسی طرح بم پکڑانا بھی جرم ہی کہلاتا ہے۔ جب ایف۔آئی۔آر میں بتایا گیا کہ تفسیر صغیر (جس میں جابجا تحریف کر کے قرآن کریم کی توہین کی گئی، حضور اکرم ﷺ کی توہین کی گئی، اس کے علاوہ قرآن کریم کو غیر قانونی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا) اس کی تعلیم وتبلیغ کی جارہی ہے، جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں اور اس سے نقصِ امن کا اندیشہ ہے، تو ان سب کے باوجود فیصلے میں یہ کہہ دینا کہ ''اس میں دفعات کا تو ذکر ہے لیکن اس میں توہینِ قرآن کا الزام نہ تو بالواسطہ اور نہ ہی بلاواسطہ لگایا گیا۔'' سمجھ سے بالاتر معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ تحریف شدہ اور بین شدہ تفسیر صغیر کی اشاعت وتقسیم بذاتِ خود قرآن کریم کی توہین ہے۔ مزید یہ کہ ایک قادیانی کا اپنے ہاتھ میں تحریف شدہ تفسیر صغیر رکھنا؛ کیا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے واسطے نہیں؟ اس تفسیر کی تقسیم کرنا تعلیم اور تبلیغ کے زمرے میں نہیں آتا؟ اس تفسیر صغیر میں تحریف کر کے اس کو چھاپنا قرآن کو غیر قانونی مقاصد کے لئے استعمال کرنا لازم نہیں آتا؟ اس تحریف شدہ تفسیر صغیر میں ''رضی اللہ عنہ'' کا مرزا بشیرالدین محمود کے لئے لکھے ہوئے ہونے سے اس لفظ کو غیرِ صحابی کے لئے استعمال کرنا لازم نہیں آتا؟

اور یہ کہنا کہ: ''چونکہ مذکورہ ادارہ جہاں ایف۔آئی۔آر کے مطابق ممنوعہ کتاب تقسیم کی گئی تھی؛ احمدیوں کا

ادارہ تھا، اس لئے اس فعل پر مجموعۂ تعزیرات کی دفعہ ۲۹۸سی کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔‘‘ راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ مجموعۂ تعزیرات کی دفعہ ۲۹۸سی کو ایک بار پھر پڑھ لیا جائے، جو کہ درج ذیل ہے:

’’دفعہ ۲۹۸سی۔ قادیانی گروپ وغیرہ کا شخص جو خود کو مسلمان کہے یا اپنے عقیدے کی تبلیغ یا پرچار کرے: قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو، بلاواسطہ یا بالواسطہ، خود کو مسلمان ظاہر کرے، یا اپنے مذہب کو اسلام کے نام سے موسوم کرے، یا موسوم کرتا ہو، یا الفاظ، خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا دیکھے جاسکنے والے نقوش، کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا پرچار کرے، یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے، یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرے، اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین سال تک کی ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔‘‘

اب تحریف شدہ اور بین شدہ تفسیر صغیر جو علانیہ کالج کے بڑے گراؤنڈ میں کئی اداروں کے جمع شدہ طلبہ و طالبات میں تقسیم کی گئی؛ اس سے یہ لازم نہیں آیا کہ:

(۱) تفسیر صغیر ہاتھ میں ہو تو کیا ایک سادہ لوح آدمی یہ نہیں سمجھے گا کہ یہ آدمی مسلمان ہے، اسی لئے تو اس کے ہاتھ میں تفسیر ہے؟ جب کہ واضح ہے کہ تفسیر کی اصطلاح بھی صرف مسلمانوں کے قرآن کریم کے ساتھ خاص ہے، تو کیا اس عمل سے ایسے لوگوں نے بالواسطہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کیا؟

(۲) کیا انہوں نے اس عمل سے اپنے عقیدے کا بطور اسلام حوالہ نہیں دیا؟ اور موسوم نہیں کیا؟

(۳) کیا اس عمل سے انہوں نے (زبانی، تحریری، ظاہری حرکات سے) دوسروں کو اپنا عقیدہ قبول کرنے کی دعوت نہیں دی؟

(۴) کھلے عام کالج کے گراؤنڈ میں تحریف شدہ اور بین شدہ تفسیر صغیر تقسیم کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچائی؟

(۵) ان تمام اعمال کے ہونے کے باوجود فیصلے میں لکھنا کہ: ’’چونکہ مذکورہ ادارہ جہاں ایف۔آئی۔آر کے مطابق ممنوعہ کتاب تقسیم کی گئی تھی؛ احمدیوں کا ادارہ تھا، اس لئے اس فعل پر مجموعۂ تعزیرات کی دفعہ ۲۹۸سی کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔‘‘ سمجھ سے بالاتر ہے۔ گویا عدالت بھی مانتی ہے کہ دفعہ ۲۹۸سی کی خلاف ورزی تو کی گئی لیکن وہ قادیانیوں کا ادارہ تھا، اس لئے اس دفعہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔

معزز عدالت کے احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک آدمی استفسار کرسکتا ہے کہ کیا کسی قانون کے تحت یہ لکھا ہے کہ قادیانی یا لاہوری اپنے ادارے میں تحریف شدہ قرآن کریم یا بین شدہ کوئی کتاب تقسیم کرسکتے ہیں؟ یا اس کی تعلیم اور تبلیغ کرسکتے ہیں؟ اس کی بھی وضاحت کردی جاتی تو یہ الجھن اور مشکل پیش نہ آتی۔

مزید یہ کہ ایف۔آئی۔آر میں بھی لکھا ہے کہ جن طلبہ اور طالبات میں یہ تحریف شدہ اور بین شدہ تفسیر صغیر تقسیم کی گئی؛ وہ کئی اداروں مثلاً: مدرسۃ الحفظ، عائشہ اکیڈمی، مدرسۃ البنات؛ تین اداروں کے بچوں کو لایا گیا، اور نصرت جہاں

کالج کے گراؤنڈ میں کھلے عام یہ تقریب رکھی گئی، اور کہیں نہیں لکھا کہ اس کالج میں صرف قادیانی آسکتے ہیں اور دوسرے سادہ لوح مسلمان نہیں آسکتے۔ جب ایسا نہیں ہے تو کیسے کہا جاسکتا ہے کہ یہ تقریب ان کے ادارے میں ہوئی؟

اسی طرح کیا گورنمنٹ سے کالج کا اجازت نامہ لیتے وقت یہ صراحت کی گئی تھی کہ اس میں صرف قادیانی تعلیم حاصل کرسکیں گے اور دوسرے نہیں؟ راقم الحروف کے علم کے مطابق سرکاری تعلیم گاہیں ہوں یا پرائیوٹ ادارے؛ ان کو اجازت نامہ دیتے وقت ایسی کوئی قید نہیں لگائی جاتی کہ فلاں عقیدہ اور مذہب کا آدمی پڑھ سکتا ہے اور فلاں کا نہیں۔ مزید یہ کہ ہمارے معزز جج صاحبان اس تحریف شدہ اور بین شدہ تفسیرِ صغیر کی تقسیم کی ٹائمنگ اور وقت کو بھی مدِّ نظر رکھتے تو ان کو صحیح نتائج تک پہنچنے میں دِقّت پیش نہ آتی کہ ۵ مارچ ۲۰۱۹ء کو ہائی کورٹ کے معزز جج صاحب نے تمام اداروں کو تحریف شدہ ترجمۂ قرآن پاک چھاپنے والے ملزمان کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم صادر فرمایا اور اگلے ہی دن ۶ مارچ ۲۰۱۹ء کو قادیانیوں نے اعلان کیا کہ کل تفسیر صغیر تقسیم کی جائے گی۔ کیا اس سے یہ باور نہیں ہوتا کہ یہ تمام تر کارروائی معزز جج کے حکم کی خلاف ورزی اور توہینِ عدالت تھی اور یہ تمام تر کارروائی صرف اور صرف جان بوجھ کر اور تمام اداروں کے منہ پر طمانچہ تھا کہ تم نے جو کچھ کرنا ہے، کرلو! ہم تمھاری عدالتوں کے فیصلوں کو یوں ردّی کی ٹوکری میں پھینکتے ہیں؟

اور یہ کہنا کہ: ''عدالت ہذا کے علم میں یہ بات لائی گئی کہ ملزم قید میں ۱۳ مہینے گزار چکا ہے، جب کہ ممنوعہ کتاب کی تقسیم کا جرم ثابت ہونے پر اسے جس قانون کے تحت سزا سنائی جاسکتی ہے؛ وہ فوجداری ترمیمی قانون ۱۹۳۲ء کی دفعہ: ۵ ہے، جس کے تحت زیادہ سے زیادہ ۶ مہینے تک کی سزائے قید دی جاسکتی ہے۔''

اس کے بارہ میں وکلا کا کہنا یہ ہے کہ یہ قانون بنیادی طور پر پریس اینڈ ایمرجنسی پاور ایکٹ ۱۹۳۱ء کا حصہ ہے، مگر یہ قانون تو آج سے ۴۶ سال قبل پریس اینڈ پبلی کیشن آرڈی نینس ۱۹۶۰ء کے ذریعے ختم کردیا گیا، جس کے ثبوت میں پی ایل جے ۲۰۲۱، سی آر سی ۲۷۷ا اور ۲۰۲۲ ایس سی ایم آر ۱۵ اعلیٰ عدلیہ کے فیصلے دیکھ لئے جائیں۔

مزید یہ کہ معزز عدالت تفسیرِ صغیر کو کالعدم کتاب تسلیم کرتی ہے۔ درحقیقت یہ مصحف قرآن پاک ہے جسے ٹریزن ایبل اور سیڈیشن ترجمہ اور تشریح موجود ہونے پر حکومتِ پنجاب نے ۲۰۱۶ء سے بین کر رکھا ہے۔ بین شدہ مواد رکھنا دہشت گردی ایکٹ ۱۹۹۷ء کی دفعہ ۸ اور ۱۱ ڈبلیو کے تحت جرم ہے، جس کی بابت یہ حکم نامہ خاموش ہے۔

۸...... میں پنجاب حکومت کی درخواست کا ذکر ہے، جس میں مذہبی آزادی کے حق کو معترضہ حکم نامہ ''قانون، امن عامہ، اور اخلاق کی قیود'' کے بغیر ذکر کیا گیا۔ اس کا عدالت نے آگے جاکر جواب دیا ہے۔

۹ ...... میں عدالت عظمیٰ کی جانب سے معترضہ حکم نامے پر تنقید کو غلط فہمی پر مبنی قرار دیا اور آگے خود ہی غلطی کے امکان کو مانتے ہوئے کہا کہ اسی لئے نظرِ ثانی کی اپیل کا حق دیا جاتا ہے۔

۱۰ ...... میں اسلامی تاریخ میں فقہا کرام کی جانب سے قاضیوں کے فیصلوں پر علمی تنقید اور اس کی مثالیں پیش کی گئیں۔

۱۱ ...... میں دس اداروں کے نام اور عدالت کی جانب سے انہیں نوٹس دیے جانے کا ذکر ہے۔

۱۲ ...... میں عدالت کی صراحت کہ فوجداری مقدمے میں نظر ثانی کے موقع پر مقدمے کے اصل فریقوں کے سوا کسی کو فریق نہیں بنایا جاسکتا، سوائے اس شخص کے جو مقدمے کے فیصلے سے براہِ راست متأثر ہو۔

۱۳ ...... میں فاضل ایڈیشنل پروسیکیوٹر جنرل پنجاب کا کہنا تھا کہ معترضہ حکم نامے میں آئین کی دفعہ ۲۰ کا حوالہ دیا گیا، لیکن یہ حوالہ ادھورا ہے، کیونکہ اس میں مذکورہ دفعہ کے ابتدائی الفاظ: ’’قانون، امن عامّہ، اور اخلاق کے تابع‘‘ نقل نہیں کیئے گئے۔ انہوں نے اس بات پر بھی دلائل دیے کہ ایف۔آئی۔آر میں مذکورہ حقائق کی بنیاد پر مسؤل الیہ نمبر:۱ کے خلاف مجموعۂ تعزیرات کی دفعہ ۲۹۵ بی کی فردِ جرم عائد کی جاسکتی تھی۔ شکایت کنندہ کے وکیل نے بھی یہ دلیل دی۔

عدالت عظمیٰ کی جانب سے اس پیراگراف میں پہلی بات کہ: ’’دفعہ ۲۰ کا حوالہ ادھورا ہے۔‘‘ کا جواب یہاں نہیں دیا گیا، آگے جا کر دیا ہے۔ دوسری بات کا جواب یہ دیا گیا کہ مسؤل علیہ نمبر:۱ کے وکیل نے اعتراض کیا کہ نظر ثانی میں حکومتِ پنجاب کی جانب سے صرف ایک استدعا کی گئی ہے (کہ دفعہ: ۲۰ کا حوالہ ادھورا ہے۔) اب وہ اس پر اضافہ نہیں کر سکتے۔ گویا عدالت بھی مانتی ہے کہ دفعہ: ۲۹۵ بی کا اطلاق ہوسکتا تھا، جس کا پہلے فیصلے میں اطلاق نہیں کیا گیا۔ عوامی امنگوں کے مطابق جب نظر ثانی کا فیصلہ کیا گیا اور نظر ثانی کی استدعا میں چونکہ پنجاب حکومت نے صرف ایک ہی استدعا کی تھی، اس لئے ۲۹۵ بی کی فردِ جرم عائد نہیں کی جاسکتی۔

گویا نظر بظاہر قانونی پیچیدگیوں کا سہارا لے کر اور جواز بنا کر ملزم کو ضمانت دی گئی۔ حالانکہ پاکستانی عوام کا تو مطالبہ ہی یہ تھا کہ قانون کے مطابق اور ایف۔آئی۔آر کے مطابق اس مقدمے کا صحیح فیصلہ سنایا جائے، اس فیصلے میں جو سقم اور کمزوریاں ہیں، ان کو دور کیا جائے۔ لیکن نظر ثانی میں بھی ان کا تدارک نہیں کیا گیا۔ عدالت عظمیٰ کی اس بات سے تو یہ مترشح ہوتا ہے کہ پنجاب حکومت کے فاضل ایڈیشنل پروسیکیوٹر جنرل پنجاب نے اس مقدمے کو سنجیدگی اور بیدار مغزی سے پیش نہیں کیا۔ اگر ایسا صحیح بھی ہو تو عدالت عظمیٰ سے یہ درخواست تو کی جاسکتی ہے کہ وہ مسؤل علیہ نمبر:۱ کے فاضل وکیل سے کہہ سکتی تھی کہ جب ایف۔آئی۔آر میں دفعہ: ۲۹۵ بی کا ذکر ہے اور اس پر دلائل بھی دیے گئے ہیں تو ان دلائل کی روشنی میں دفعہ: ۲۹۵ بی کا اطلاق ہوتا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اس میں کوئی قانونی رکاوٹ تھی، یا اس پر توجہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ اور یہ بھی کہا کہ: ’’ایف۔آئی۔آر وقوعے کے تقریباً تین سال بعد درج کی گئی ہے اور اس کا کوئی جواز پیش نہیں کیا جاسکا۔‘‘

تو گزارش یہ ہے کہ مذہبی معاملات میں ایف۔آئی۔آر کا ایسا پیچیدہ اور مشکل نظام بنایا گیا ہے کہ اس میں وفاقی سطح کا افسر جب تک محل وقوع کا معائنہ نہ کرلے یا جب تک وہ اجازت نہ دے تو ایف۔آئی۔آر نہیں کاٹی جاسکتی۔ اس مقدمے میں بھی مدعی وقوعے کے دن سے مسلسل افسران بالا کو درخواستیں دیتا رہا لیکن شنوائی نہ ہوئی، حتّٰی کہ ہائی کورٹ کے حکم کے بعد پولیس جے آئی ٹی بنی اور پھر پنجاب تحفظِ قرآن بورڈ کی طرف سے اس کو بھیجا جانا اور ان کی طرف سے انتظامیہ کو حکم دیا جانا، اس میں اتنی تاخیر ہوئی۔ گویا تاخیر کی وجوہات مقدمے کی فائل میں درخواستوں کی صورت میں موجود ہیں، لیکن شاید ان کو قابلِ اعتنا نہیں سمجھا گیا۔

۱۴ ...... میں ناشر کے مفہوم میں تقسیم کنندہ شامل ہے یا نہیں؛ اس پر بحث کی گئی ہے۔

۱۵...... میں شکایت کنندہ کی جانب سے تفسیرِ صغیر تقسیم کئے جانے کی بنا پر اس پر غیر قانونی مقصد کا اطلاق ہونے کا ذکر۔ مسؤل علیہ نمبرا کے وکیل کی جانب سے ''طاہر نقاش بنام ریاست'' مقدمے کا حوالہ دیا گیا، حالانکہ پیرا گراف: ۱۴ میں عدالت نے لکھا ہے کہ اس مقدمے میں احمدی ملزم پر الزام یہ تھا کہ اس نے اپنی عبادت گاہ کے اندر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا اور قرآن مجید کے نسخے رکھے تھے۔۔۔ الخ لیکن سوچنا چاہیے کہ اس مبارک ثانی مقدمے میں اس ملزم پر تحریف شدہ تفسیر صغیر تحریر کرنے، چھاپنے سے لے کر تقسیم کرنے تک کے الزامات ہیں۔ ''طاہر نقاش بنام ریاست'' مقدمے پر اس کو قیاس کرنا صحیح نہیں۔

۱۶ ...... میں دس اداروں کو نوٹس دیے گئے، ان کے نام اور ''المورد'' کا بحیثیتِ ادارہ کوئی مؤقف نہ ہونے کا ذکر۔

۱۷ ...... میں لکھا ہے کہ: ''اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ: عدالت نے اسلامی عقیدے کو محض ''قرآن'' پر مبنی قرار دیا ہے، یہ ناقص بات ہے۔ اسلامی عقائد ''قرآن اور سنت'' دونوں پر مبنی ہوتے ہیں۔'' اس پر عدالت نے کہا کہ: ہم نے ایسا نہیں کہا۔ کونسل نے معترضہ فیصلے میں آیات کو بے محل قرار دیا اور کہا کہ ''اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ جہاں غلط کام ہو رہا ہو تو مسلمان اس کو شرعی و قانونی طریقوں سے نہ روکیں۔'' اس پر عدالت نے کہا کہ: کسی کو شرعی و قانونی طریقہ اختیار کرنے سے روکا نہیں تھا اور نہ ہی ایسا حکم دے سکتے ہیں۔ عدالت نے لکھا کہ کونسل نے دین کے معاملے میں جبر کی ممانعت کو تو تسلیم کیا مگر اسے اس حد تک محدود کر دیا کہ کسی کو اس کی مرضی کے بغیر اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔

راقم الحروف اس پر عرض کرتا ہے کہ اس کا دائرہ محدود کونسل نے نہیں کیا بلکہ مفسرین نے اس آیت کا اپنی تفاسیر میں محدود دائرہ ہی ذکر کیا ہے، اور اس کو عدالت عظمیٰ نے ''مجیب الرحمٰن بنام ریاست'' میں بھی واضح کیا ہے، جیسا کہ فیصلے کے نمبر: ۲۰ میں مجیب الرحمٰن بنام ریاست'' فیصلے کے تحت چند اقتباسات بطور حوالہ نقل کئے جائیں گے۔

۱۸ ...... پانچ اداروں کا مؤقف جناب مفتی حبیب الحق نے پڑھا اور اس میں کہا گیا کہ عدالت نے معترضہ حکم نامے میں قرآن کریم کی آیات سے غلط استدلال کیا اور مقدمہ بعنوان: ''مجیب الرحمٰن بنام حکومتِ پاکستان'' میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے اور مقدمہ بعنوان: ''ظہیر الدین بنام ریاست'' میں سپریم کورٹ کے فیصلے سے انحراف کیا ہے۔

عدالت نے کہا کہ ہم نے مقدمہ ظہیر الدین بنام ریاست کے فیصلے سے انحراف نہیں کیا، نہ ہی کر سکتے ہیں، کیونکہ یہ فیصلہ بڑے بنچ کا تھا جو پانچ فاضل ججوں پر مشتمل تھا۔

۱۹...... جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے مفتی شیر محمد خان نے قرآن کریم کے حوالے سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو اس نام نہاد عبادت گاہ کو ڈھا دینے کا حکم دیا تھا؛ جہاں مسلمانوں اور اسلام کے خلاف سازشیں ہو رہی تھیں، اور اسے مسجد ضرّار کا نام دیا تھا۔ جناب ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی نے بھی اپنی انفرادی رائے میں یہ دلیل دی تھی۔ اس پر عدالت نے کہا کہ یہ عبادت گاہ جن لوگوں نے بنائی تھی؛ انہوں نے اسے نام مسجد کا دیا تھا، جس سے بعض

مسلمان دھوکے میں پڑ سکتے تھے، جب کہ پاکستان کے قانون میں پہلے ہی سے پابندی ہے کہ احمدی اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی خود کو مسلمان کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔۔۔۔الخ

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ مفتی صاحب اور ڈاکٹر عمیر صدیقی نے یہ حوالہ محض مسجد نام رکھنے پر نہیں دیا تھا کہ جسے یہ کہہ کر خاموش کرا دیا جائے کہ پاکستان کے قانون میں پہلے ہی سے پابندی ہے کہ قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ ان حضرات کا کہنا یہ تھا کہ اس جگہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں ہو رہی تھیں، اور یہ سازشیں بھی ادارے میں ہو رہی تھیں، جس کی بنا پر اسے منہدم کیا گیا۔ مطلب یہ کہ کوئی اسلام یا مسلمانوں کے خلاف علانیہ سازش کرے، تب بھی مجرم ہے۔ یا نجی طور پر کرے، تب بھی وہ مجرم ہے۔ اسلامی ریاست کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اسلام، مسلمانوں اور ریاست کے خلاف کہیں بھی کوئی سازش نہ ہونے دے۔ اور یہ واقعہ خود دلیل ہے اس بات کی کہ قادیانیوں کو چاہے ان کے گھر، عبادت خانے یا مخصوص نجی ادارے ہوں؛ کہیں بھی اسلام، ریاست اور مسلمانوں کے خلاف کسی فعل اور عمل کی اجازت نہیں۔

۲۰ ...... میں لکھا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے سامنے مجیب الرحمٰن مقدمے میں یہ معاملہ اٹھایا گیا کہ پاکستان میں احمدیوں کو اپنے مذہب اور عقیدے پر عمل سے روکا جا رہا ہے تو عدالت نے اپنے فیصلے میں قرار دیا کہ اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو اپنے مذہب پر عمل کی اجازت ہوتی ہے اور اس ضمن میں عدالت نے رسول اللہ ﷺ کے غیر مسلموں کے ساتھ معاہدات کا حوالہ دینے کے علاوہ عہدِ صحابہ اور بعد کی اسلامی تاریخ سے کئی مثالوں کا ذکر کیا۔

اس کے جواب میں راقم الحروف مقدمہ: مجیب الرحمٰن بنام ریاست ’’قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے‘‘ (مؤلفہ: محمد متین خالد) نامی کتاب سے یہ اقتباس نقل کرنا چاہتا ہے:

’’کسی غیر مسلم کے اس حق پر ایسی کوئی آئینی، قانونی یا شرعی پابندی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرے، پیغمبر ﷺ کو اپنے دعوے میں سچا تسلیم کرے، قرآن کریم کو اچھے دستورِ حیات کا حامل تسلیم کرے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہو۔۔۔۔ چھٹے سوال کا واضح جواب یہ ہے کہ ایسے غیر مسلم سے قرآن وسنّت کی عائد کردہ شرائط؛ جن کا تذکرہ مناسب موقع پر آئے گا، کے تحت دوسری اقلیتوں جیسا سلوک کیا جائے۔‘‘

آگے لکھا کہ: ’’مسٹر مجیب الرحمٰن نے ’’اکراہ‘‘ کے بارہ میں جو چار اصول بنائے ہیں، وہ بھی قطعی ہیں۔ لیکن تیسرے اصول کا اطلاق جیسا کہ مسٹر مجیب الرحمٰن نے کیا ہے، درست نہیں ہے۔ تیسرا اصول یہ ہے کہ کسی شخص کو طاقت کے استعمال سے، اس کے دین سے نہیں نکالا جا سکتا۔ اپنے تحریری دلائل میں وہ اس پر یہ اضافہ کرتے ہیں: ’’جیسا کہ ہمیں نکالا گیا ہے۔‘‘ زیر بحث آرڈی نینس میں ایسی کوئی بات نہیں کہ انہیں اپنے مذہب سے نکال دیا گیا ہے۔

یہ استدلال کیا گیا تھا کہ احمدیوں پر اپنے آپ کو مسلمان کہنے یا ایسا ظاہر کرنے پر پابندی عائد کرنا، انہیں اپنے دین سے جو ان کے مطابق اسلام ہے، نکالنے کے مترادف ہے۔ اس سوال پر ہم پہلے غور کر چکے ہیں اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ہر دو عقیدوں کے قادیانی مسلمان نہیں ہیں، بلکہ غیر مسلم ہیں۔ لہٰذا آرڈی نینس انہیں اپنے آپ کو

ایسا کہنے سے روکتا ہے، جو وہ نہیں ہیں۔ کیونکہ انہیں اپنے آپ کو جھوٹ موٹ مسلمان ظاہر کر کے کسی شخص خصوصاً امت مسلمہ کو دھوکا دینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ یہ امر پہلے واضح ہو چکا ہے کہ مرزا صاحب اور لاہوری گروہ کے سوا دیگر قادیانیوں نے اپنے آپ کو ایسی جماعت کی جگہ جس میں قرآن کریم کی محبت اور عقیدت سب سے بلند ہے، مسلم جماعت قرار دے لیا ہے۔ یہ برداشت نہیں کیا جاسکتا اور غیر مسلموں کو یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ امت کا شیرازہ بکھیر کر مسلمانوں کے حقوق اور مراعات پر قبضہ کرلیں۔ پھر یہ امر قادیانیوں کے مرزا صاحب کو خواہ نبی یا مجدد یا مہدی معہود یا مسیح موعود ماننے کے حقوق پر بھی اثر انداز نہیں ہوتا اور نہ ہی اس سے ان کے اس حق میں مداخلت ہوتی ہے کہ وہ اپنے مذہب پر عمل کریں اور اسکے اصولوں کے مطابق اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کریں۔ ۔۔۔شریعت اسلامیہ غیر مسلموں کو اپنے دین کو ماننے نیز اس پر عمل کرنے کا پورا تحفظ دیتی ہے۔‘‘ (۲۱۶ تا ۲۱۸)

اس فیصلے میں آگے چل کر لکھا کہ: ’’متوکل علی اللہ کے زمانے میں ذمیوں پر کچھ زیادتیوں کی مثالیں مل سکتی ہیں، لیکن ان کے پس پردہ ایک عنصر یہ تھا کہ اس وقت خود غیر مسلم، قائم حکومت کے خلاف سازشیں کرنے لگے تھے اور ایسی سازشیں ان کی عبادت گاہوں میں تیار ہوتی تھیں۔ بدیں وجہ حکومت کو ان کا لباس مقرر کرنے اور ان کی نقل وحرکت پر نظر رکھنے کی ضرورت پیش آئی۔‘‘ (۲۲۴)

آگے لکھا: ’’تاہم یہ تمام دلائل غیر متعلق ہیں، کیونکہ زیر بحث قانون قادیانیوں کو اپنا عقیدہ بدلنے اور اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔۔۔لیکن نہ وہ مسلمان ہیں اور نہ ہی یہ امور اکراہ، جبر یا دھمکی کے ان اصولوں کے تحت آتے ہیں جن پر آیات کا اطلاق ہوتا ہے۔ان آیات کا اطلاق کسی اور دین کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنے پر ہوتا ہے۔‘‘ (۲۲۷)

راقم الحروف یہ عرض کرتا ہے کہ آئین میں بھی ان کو قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ لکھا گیا ہے، یہ ایک گروپ اور گروہ تو ہے لیکن کوئی مذہب نہیں۔ قادیانیت کوئی مذہب نہیں۔ مسلمانوں کا یہ مطالبہ ہے کہ قادیانی، مسلمانوں کے شعار کے علاوہ اپنے شعار بنائیں اور حکومتِ پاکستان کے تحت اپنے آپ کو رجسٹرڈ کرائیں، ان سے کوئی جھگڑا نہیں اور غیر مسلموں کے تحت اپنی مذہبی آزادی حاصل کریں۔

جب قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں اور نہ ہی گورنمنٹ کے تحت یہ رجسٹرڈ ہے، بلکہ یہ صرف ایک جعل ساز گروہ ہے جو مسلمانوں کے شعار کو استعمال کر کے دوسرے انسانوں کو دھوکا دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ ہر سوسائٹی یا دستور و قانون میں کسی جعل ساز کے کوئی حقوق نہیں ہوتے۔

۲۱ ...... ’’پانچ اداروں کے مشترکہ مؤقف میں یہ نکتہ بھی اٹھایا گیا کہ جس تقریب میں مسؤل علیہ پر کتب کی تقسیم کا الزام تھا، وہ ’’مدرسۃ الحفظ، عائشہ اکیڈمی و مدرسۃ البنات‘‘ کی تقریب تھی اور ان ناموں سے عام مسلمان دھوکے میں پڑ سکتے ہیں۔ کیا احمدیوں کے ادارے کے لئے ایسا نام رکھنے پر مجموعۂ تعزیرات کی دفعہ ۲۹۸سی کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں؟ عدالت نے اس پر کہا کہ: یہ سوال اس مقدمے میں عدالت کے سامنے نہیں ہے، نہ ہی ایف آئی آر میں مسؤل علیہ پر یہ الزام ہے کہ یہ نام اس نے رکھے تھے۔‘‘

گویا عدالت عظمیٰ مانتی ہے کہ ''مدرسۃ الحفظ، عائشہ اکیڈمی، مدرسۃ البنات'' نام رکھنا، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا، قرآن کریم کو اپنی کتاب کہنا، اور مدرسہ کے لفظ سے دھوکا دینا پایا تو جاتا ہے؛ لیکن چونکہ مدعی نے یہ الزام نہیں لگایا تو اس لئے دفعہ ۲۹۸سی کا اطلاق نہیں کیا گیا۔'' اس سے گویا قادیانیوں کی آئین شکنی کے باوجود انہیں صاف بچالیا گیا ہے، ورنہ اتنے دوسرے امور عدالت ازخود زیر بحث لے آئی ہے۔

بہرحال! پیراگراف ۲۵ تا ۳۹ میں اس قانون کے بننے کے حالات، واقعات، مراحل، مقصد اور اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کا ذکر ہے، جو بہت ہی عمدہ انداز اور پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ اس پر ہم عدالت کے شکرگزار ہیں۔

البتہ قادیانیوں اور لاہوریوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیے جانے، ان کی طرف سے قانون کی خلاف ورزیوں کی بنا پر ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کا امتناعِ قادیانیت آرڈی نینس کا جاری ہونا اور اس قانون کا حصہ بن جانا، پھر اس کی خلاف ورزیوں پر مقدمات بننا اور اس قانون کو عدالتوں میں چیلنج کیا جانا اور اس پر اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلوں کے صادر ہونے کے اتنا عرصہ بعد عدالت عظمیٰ کی جانب سے ایک بار پھر ۱۹۴۷ء میں پارلیمنٹ میں کی گئی اراکینِ اسمبلی کی تقاریر کا حوالہ دینا کہ وہ بھی چاہتے تھے کہ ان کو مذہبی آزادی دی جائے؛ یہ کچھ صحیح نہیں لگتا۔ کیونکہ قانون بن جانے کے بعد قانون ہی ان تمام وضاحتوں کے لئے کافی اور شافی ہوتا ہے، جیسا کہ اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں میں اس قانون کی تمام تشریحات آگئی ہیں۔

۴۰ ...... ''فیصلے میں یہ بھی قرار دیا گیا کہ جن انتظامی احکامات کو اس مقدمے میں چیلنج کیا گیا تھا، ان کا اطلاق احمدیوں کے صرف ان افعال پر ہوتا ہے جو وہ عوامی سطح پر انجام دیں، نہ کہ ان افعال پر جو وہ اپنے گھروں یا عبادت گاہوں میں کریں۔''

اس پر اتنا عرض کریں گے کہ یہ عدالتی فیصلے اس وقت ظہور میں آئے جب قادیانیوں نے سو سالہ جشن منانے کا فیصلہ کیا، اور روڈوں پر چراغاں کیا، جھنڈیاں لگائیں، بینر وغیرہ لگائے، اور کہا کہ ہم شکرانے کے نوافل ادا کریں گے، غریبوں میں کھانا تقسیم کریں گے۔ جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونا اور امن عامہ کا مسئلہ پیدا ہونا یقینی تھا، تو اس پر انتظامیہ نے پابندی لگادی اور پھر قادیانی عدالتوں میں اپیلیں لے کر گئے، تو اس پر عدالتوں میں یہ فیصلہ دیا گیا کہ یہ مذکورہ بالا کام اپنے گھروں اور عبادت گاہوں میں کریں۔ اس میں کہیں نہیں لکھا کہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر اپنے مذہب کی تبلیغ کریں، قرآن کریم میں تحریف کریں، اپنے آپ کو مسلمان کہیں، یا مسلمانوں کی اصطلاحات اور شعائر کا مذاق اڑائیں۔

۴۱ ...... میں مقدمہ بعنوان ''طاہر نقاش بنام ریاست'' کا تذکرہ کیا ہے۔ لیکن اس کا حوالہ اس مقدمے میں بنتا نہیں۔ اس لئے کہ اس میں تین باتیں ہیں: ثابت کرے کہ قرآن کریم کے کس نسخے یا کسی اقتباس کی قصداً توہین کی گئی ہے یا اسے نقصان پہنچایا گیا یا اس کی بے حرمتی کی گئی ہے اور یہ غیرقانونی مقصد کے تحت کی گئی ہے۔ یہ تو عدالت نے کام آسان کردیا کیونکہ ہم نے یہ ثابت کرنا ہے کہ صرف ایک توہین ہوئی ہے، تفسیر صغیر میں قرآن کریم کی توہین کی

گئی ہے۔تو طاہر نقاش کے فیصلے کا حوالہ دینا یہاں درست نہیں ہوگا۔سورۃ التحریم میں حضرت مریم علیہا السلام کے تذکرے میں تفسیر صغیر کے اندر جو حاشیہ ہے، اس میں لکھا ہے کہ آئندہ زمانے میں خدا کی طرف سے ایک آدمی ظاہر ہوگا۔۔۔الخ (ص:۷۵۸) اور مرزا غلام قادیانی کی کتاب کشتی نوح مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۹،ص:۵۰ میں لکھا ہے کہ: مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔۔۔الخ اس طرح سورۃ التحریم کی آیت کو مرزا پر چسپاں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کی توہین ہے، اور مسلمانوں اور عیسائیوں کی دل آزاری کا باعث ہے۔اس کے علاوہ بھی پوری تفسیر اس طرح کی تحریفات سے بھری پڑی ہے۔

۴۲...... میں عدالت نے کہا:''آئینی وقانونی دفعات اور عدالتی نظائر کی اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ احمدیوں کے دونوں گروہوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد انہیں آئین اور قانون کے مطابق اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونے اور اس کے اظہار اور اس کی تبلیغ کا حق اس شرط کے ساتھ حاصل ہے کہ وہ عوامی سطح پر مسلمانوں کی دینی اصطلاحات استعمال نہیں کریں گے، نہ ہی عوامی سطح پر خود کو مسلمانوں کے طور پر پیش کریں گے۔تاہم اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور اپنے نجی مخصوص اداروں کے اندر انہیں قانون کے تحت مقرر کردہ ''معقول قیود'' کے اندر ''گھر کی خلوت'' کا حق حاصل ہے۔''

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ یہ بات تو ٹھیک ہے کہ قادیانیوں اور لاہوریوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد انہیں آئین اور قانون کے مطابق اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق ہے،لیکن ان آئینی وقانونی دفعات اور عدالتی نظائر سے یہ کیسے ثابت ہوا کہ وہ اپنے مذہب کے اظہار اور اس کی تبلیغ کا حق اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور اپنے نجی مخصوص اداروں کے اندر کرسکیں گے؟

معزز عدالت کے جج صاحبان سے بڑے ادب کے ساتھ عرض ہے کہ آپ کے اسی فیصلے کے پیراگراف نمبر:۴۰ میں درج ہے کہ''فیصلے میں یہ بھی قرار دیا گیا کہ جن انتظامی احکامات کو اس مقدمے میں چیلنج کیا گیا تھا،ان کا اطلاق احمدیوں کے صرف ان افعال پر ہوتا ہے جو وہ عوامی سطح پر انجام دیں، نہ کہ ان افعال پر جو وہ اپنے گھروں یا عبادت گاہوں میں کریں۔''

عرض ہے کہ اس میں اپنے عقیدے کا اظہار،تبلیغ، دعوت، یا اسلامی شعار اور اصطلاحات کا استعمال اپنے گھروں اور عبادت گاہوں اور نجی اداروں میں کر سکتے ہیں۔'' کہاں سے ثابت ہوا؟ اسی طرح مقدمہ (بعنوان: طاہر نقاش بنام ریاست) سے گھروں، عبادت گاہوں اور اپنے مخصوص نجی اداروں میں عقیدے کا اظہار یا تبلیغ یا اسلامی شعار کے اظہار اور استعمال کی اجازت کیسے ثابت ہوتی ہے؟ اس لئے کہ اس مقدمے میں بھی لکھا ہے کہ وہاں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا اور قرآن مجید رکھے ہوئے تھے۔اس سے زیادہ کچھ ثابت نہیں ہوتا۔

۴۸...... میں لکھا ہے کہ:''مسلمانوں کو سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کس کام میں ہے اور کیا ان اعمال سے رسول اللہ ﷺ خوش ہوں گے؟''

اس بارہ میں اتنا عرض ہے کہ قادیانی مسلمانوں کے مخالف نہیں، بلکہ حضور اکرم ﷺ کے موہن، انبیا کرام

کے موہن، اہل بیتؓ کے مخالف، اور تمام امت مسلمہ کو کافر کہنے والے، اور اپنے آپ کو کافر ہونے کے باوجود مسلمان کہنے والا گروہ ہے، اس لئے عدالت ان کو مسلمانوں کا مخالف کہہ کر ان کے جرم کو ہلکا نہ کرے۔

خلاصہ یہ کہ بظاہر اس مقدمے میں درج کی گئی ایف آئی آر کے مطابق فیصلہ سامنے نہیں آیا۔

(۲) اس فیصلے کے پیراگراف نمبر ۶ اور ۷ میں کافی ابہامات ہیں۔

(۳) پیراگراف نمبر ۳۸ میں ظہیر الدین بنام سرکار مقدمے کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جسٹس سلیم اختر نے اپنے فیصلے میں قرار دیا ہے کہ قادیانی اپنی حدود کے اندر بھی وہ کام نہیں کر سکتے جو مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہیں، ہاں جو مخصوص نہ ہوں؛ وہ کر سکتے ہیں۔

(۴) پیراگراف نمبر ۴۲ سب سے افسوس ناک ہے، جس کے تحت انہیں گھر کی خلوت کا حق دیا گیا ہے۔ حالانکہ آئین و قانون میں ایسا کہیں نہیں لکھا ہوا۔ عدالتی نظائر ''ظہیر الدین بنام سرکار'' و ''طاہر نقاش بنام ریاست'' میں بھی گزر چکا ہے کہ گھر کے اندر بھی توہین نہیں کر سکتے۔ محض قرآن رکھنا جرم نہیں بلکہ اس کے اندر تحریف شدہ مواد جرم ہے جو کہ تفسیر صغیر میں ہے۔ کیا ذاتی اداروں کے اندر کوکین، حشیش وغیرہ رکھنا جائز ہے؟

(۵) اب آگے یہ مسائل کھڑے ہوں گے کہ نجی ادارے کی تعریف کیا ہے؟ کیونکہ بہت سے ادارے نجی و عوامی دونوں ہوتے ہیں۔ اب کیسے فرق کیا جائے گا؟ کیا کسی شخص کو گھر کے اندر بائبل یا ہندوؤں کی مقدس کتاب کی توہین کی اجازت ہوگی؟ آگے عید، قربانی وغیرہ عبادات کے اندر بھی مسائل پیدا ہوں گے۔

نیز یہ کہ پیراگراف نمبر: ۴۲ نے پچھلی باتوں مثلاً ایف آئی آر ۳ سال بعد درج کی گئی وغیرہ پر پانی پھیر دیا ہے، کیونکہ جب نجی اداروں میں سب کرنے کی اجازت ہے تو ایف آئی آر درج کرانے کی ضرورت کیا رہ گئی؟

اس کے علاوہ نمبرات میں کوئی ایسی بات نہیں، جس پر کوئی وضاحت کی جائے۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے، ہمارے ملک وقوم اور اداروں کی عزت وتوقیر میں اضافہ فرمائے، ملک کو امن وامان کی نعمت سے مالا مال فرمائے اور آخرت میں حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے، آمین!

بہر حال! راقم الحروف کا یہ تجزیہ یا تبصرہ ہے، ماہرین قانون اس پر مزید روشنی ڈال سکتے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس خانیوال

مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال کے زیر اہتمام ۳؍اگست ۲۰۲۴ء کو بعد نماز مغرب خانقاہ مالکیہ نقشبندیہ ایک مینار مسجد خانیوال میں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس بسلسلہ گولڈن جوبلی ۷ ستمبر مینار پاکستان لاہور منعقد ہوئی۔ تلاوت حافظ انیس الرحمٰن جبکہ نعتیہ کلام حافظ سجاد معاویہ، قاری حبیب الرحمٰن قمر اور مولانا قاسم گجر لاہور نے پیش کیا۔ مولانا عطاء المنعم نعیم، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا خالد عابد سرگودھا، حضرت مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس سرگودھا اور پیر طریقت ولی کامل حضرت مولانا خواجہ محمد عبدالماجد صدیقی مدظلہ کے بیانات ہوئے۔

قاری محمد کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

مولانا محمد ساجد خوشاب

واعظ خوش الحان مولانا قاری محمد کفایت اللہ ۲۸ جولائی ۲۰۲۴ء بروز اتوار ۶۳ سال عمر نبوی میں پہنچ کر حرکت قلب بند ہو جانے سے واصل بحق ہوگئے۔ ان للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا قاری کفایت اللہ کروڑ لعل عیسن کے نشیب میں واقع بستی قاضی میں کھوکھر برادری کے چشم و چراغ مولانا قاری عطاء اللہ مرحوم کے ہاں ۱۹۶۱ میں پیدا ہوئے۔ مولانا قاری عطاء اللہ تنظیم اہل سنت کے دیرینہ، کہنہ مشق خطیب اور مناظر اہل سنت تھے۔ قاری کفایت اللہ نے بچپن میں ہی محلّہ عیدگاہ لیہ شہر میں نقل مکانی کی۔ ابتدائی تعلیم مقامی پرائمری سکول میں حاصل کی۔ حفظ قرآن کریم والد گرامی کے قائم کردہ مدرسہ جامعہ فاروقیہ میں قاری غلام رسول اور قاری محمد یوشع کے ہاں کیا، جبکہ قرات قاری عبدالرب ارشد ملتان ریڈیو پاکستان کے پاس پڑھی۔ درس نظامی کا آغاز جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو میں کیا، خیر المدارس، قاسم العلوم ملتان میں کچھ عرصہ پڑھا۔ ۱۹۸۰ میں مظاہر العلوم سے ہی فراغت حاصل کرنے کے بعد ۴ سال تک اپنے مادر علمی میں حفظ کی کلاس سنبھالی۔

اپنے والد مرحوم کی نسبت سے خطیب ایشیا و یورپ مولانا ضیاء القاسمیؒ سے تعلق قائم ہوا، تو قاسمی صاحب نے فرمایا کہ آپ تدریس کے نہیں بلکہ میدان خطابت کے آدمی ہیں۔ چنانچہ تدریس کو خیر باد کہہ کر کئی سال تک فیصل آباد پیپلز کالونی کی جامع مسجد میں خطابت سنبھالی، بعدازاں جامع مسجد فاروق اعظم عیدگاہ لیہ میں ۲۰۰۰ء تک خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے، پھر علاقہ بھر کے پروگرامات کی مصروفیت کی وجہ سے یہاں کی خطابت بردار صغیر مولانا قاری صبغت اللہ کے حوالہ کر دی۔

آپ گندمی مائل بسرخی رنگ کے تھے، متوازن اونچا قد، چوڑا سینہ بارعب انسان تھے، اکثر جناح کیپ یا سندھی ٹوپی سر پر رکھتے تھے، آپ کی مجلسیں خوشگوار ہوتی تھیں، آپ حق پرست اور ہمیشہ حق کے علمبردار رہے۔

کئی سال تک جمعیت علمائے اسلام کے اسٹیج سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ضلعی ناظم بھی رہے۔ تنظیم اہل سنت والجماعت سے علامہ عبدالستار تونسویؒ کے دور سے وابستگی اختیار کی اور آپ کی زیر نگرانی کام کیا آخری وقت تک ایک متحرک فعال ذمہ دار کی حیثیت سے وابستہ رہے۔ چوک اعظم کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہو، سالانہ ۷ ستمبر تحفظ ختم نبوت ریلی یا دیگر قادیانیت کے حوالہ سے معاملات، آپ بھرپور معاونت کرتے رہے۔ گزشتہ سال چہلم سیدنا امام حسینؓ کے جلوسوں کی وجہ سے ۷ ستمبر یوم تحفظ ختم نبوت ریلی میں رکاوٹ ہو رہی تھی، قاری صاحب نے پورا ہفتہ ختم نبوت ریلی کے لئے بے لوث بھاگ دوڑ کی، آپ تمام دینی تحریکوں میں پیش پیش رہے۔ استقامت کے اعلی مرتبہ پر فائز تھے مخالفین کے رکیک حملے آپ کے ارادوں میں رکاوٹ نہ بن سکتے تھے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت چوک اعظم کے زیر اہتمام ریلی میں ایک صاحب نے اسٹیج کے مزاج کے خلاف بات کہہ دی قاری صاحب نے اپنے خطاب میں وضاحت کی کہ یہ اسٹیج عالمی مجلس کا ہے جس موضوع کے لئے ہے اسی کو بیان کیا جائے دیگر موضوعات کے لئے دوسرے اسٹیج موجود ہیں۔ ضلعی امن کمیٹی کے ممبر اور ذاتی وجاہت کی وجہ سے انتظامیہ میں خوب اثر ورسوخ رکھتے تھے، جہاں بڑے بڑے سیاسی گھٹنے ٹیک جاتے وہاں آپ سینہ سپر ہو جاتے۔ مساجد ومدارس ودیگر تمام دینی جماعتوں کے محسن رہے، عوام الناس کی مشکلات اور مسائل کے حل کے لئے مصروف رہتے، افسران سے بات کرنے اور کام لینے کا گر جانتے تھے، آپ نے تحفظ ختم نبوت، دفاع عظمت صحابہ کرامؓ واہل بیت عظامؓ اور مسلک اہل سنت والجماعت کا ہمیشہ تحفظ کیا، جو حق سمجھتے بیان کرنے سے باز نہ رہتے، ایک اسٹیج پر ایک نعت خواں کو روک کر فرمایا کہ نظم میں خلفائے راشدین کے ناموں کا ذکر مسلک اہل سنت والجماعت میں ترتیب افضلیت کے مطابق کرو یعنی پہلے سیدنا ابوبکر صدیقؓ پھر عمر فاروقؓ پھر سیدنا عثمان بن عفانؓ پھر سیدنا علی المرتضیٰؓ کا نام لو۔

آپ کا اصلاحی تعلق حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف سے تھا، اس تعلق کی برکت تھی کہ سفری تھکاوٹ کے باوجود کبھی نماز قضاء نہیں کی، قرآن مجید سے بے حد عشق تھا، روزانہ کی بنیاد پر باقاعدگی سے تلاوت کلام پاک کرتے، تہجّد میں بھی ختم قرآن کریم کا ہمیشہ معمول رہا، آخری تہجد بھی ادا کی۔

ہر سال تراویح میں قرآن سناتے گزشتہ سال تراویح میں دو مرتبہ قرآن سنایا، پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے سانس کی تکلیف ہوئی رات ۱۰ بجے تکلیف نے شدت اختیار کر لی، بلڈ پریشر ہائی ہوا، ہارٹ سنٹر سے آئی سی یو لیہ ہسپتال منتقل کیا گیا۔ اللہ اللہ کہتے کہتے رات کو تقریباً ۲ بجے کے قریب چل بسے۔ بعد نماز ظہر اڑھائی بجے عیدگاہ لیہ میں مولانا محمد عمر قریشی کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ کثیر تعداد میں علماء وطلباء دینی سیاسی سماجی شخصیات نے شرکت کی لیہ کی تاریخ کا بہت بڑا جنازہ تھا،، راقم نے مولانا عبدالرشید کے ہمراہ جنازہ اور تدفین میں شرکت اور آپ کے بڑے صاحبزادے مولانا عبیداللہ سے تعزیت کی۔

پسماندگان میں پانچ بیٹے، چھ بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑ کر گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ورثاء کو صبر جمیل عطاء فرمائے آمین یارب العالمین!

ختم نبوت کانفرنس تونسہ شریف

۲۸ جولائی ۲۰۲۴ء کو بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد سیدنا صدیق اکبرؓ ترمن ضلع تونسہ شریف میں ختم نبوت کانفرنس بسلسلہ گولڈن جوبلی منعقد ہوئی۔ صدارت امیر محترم مولانا عبدالعزیز لاشاری نے اور سرپرستی استاذ العلماء مولانا محمد اشرف نے کی۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد ثوبان نے ادا کئے۔ بھائی عامر معاویہ میانہ نے تلاوت کی۔ قاری محمد فیاض نے حمد ونعت پیش کی۔ مولانا عبدالجبار، علامہ عبدالغفار، مولانا قاری یاسر احسان، مبلغ مولانا محمد اقبال ساقی اور مہمان خصوصی مولانا محمد راشد مدنی کے خطابات ہوئے۔ کثیر تعداد میں علماء کرام سمیت عوام الناس نے شرکت کی۔

قادیانیت ...... مقام محمد ﷺ، ناموس رسالت اور حرمت قرآن کی دشمن

جناب محمد آصف بھلی

’’وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اس کو تمام دینوں پر غالب کردے۔‘‘ (الفتح: آیت ۲۸)

مرزا غلام احمد قادیانی کذاب نے اپنی کتاب (براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸، خزائن ج۱ص۵۹۲) پر قرآن کریم کی سورۃ الفتح کی درج بالا آیت ۲۸ کا حوالہ دے کر یہ تحریر کیا ہے کہ: ’’اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کہہ کر پکارا گیا ہے۔‘‘ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ جھوٹا دعویٰ قرآن کریم کی بے حرمتی بھی ہے اور توہین رسالت ﷺ بھی۔ عذاب عظیم اور عذاب الیم ہو مرزا قادیانی پر جس نے یہ جھوٹ اللہ کی طرف منسوب کیا۔

’’محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں مہربان ہیں‘‘ (الفتح ۲۹)

ملعون و مردود مرزا غلام احمد قادیانی نے سورۃ الفتح کی آیت ۲۹ کا اپنی کتاب ’’ایک غلطی کا ازالہ‘‘ کے صفحہ ۲ پر حوالہ درج کر کے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ’’اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘

مجسم شیطان مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی یہ عبارت بھی توہین رسالت ﷺ کی بدترین مثال ہے۔

کروڑوں لعنتیں ہوں مرزا غلام احمد قادیانی دجال و کذاب پر جس نے اپنی کتاب ’’البشریٰ جلد دوم صفحہ ۵۶‘‘ میں سورۃ الاعراف کی آیت ۱۵۸ کی یہ عبارت درج کی: ’’کہو کہ اے تمام لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں‘‘ اور یہ دعویٰ کیا کہ یہ آیت اس پر بھی نازل ہوئی ہے۔ جھوٹے مدعیٔ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی ناپاک جسارت ملاحظہ ہو کہ قرآن کریم میں جو آیت ہمارے نبیٔ کریم ﷺ کی شان اور عظمت کے بیان کے لئے نازل ہوئی ہے۔ قادیان کا یہ کذاب دعویٰ کر رہا ہے کہ یہ آیت اس کے لئے بھی نازل ہوئی ہے۔ کیا یہ اللہ کی آخری کتاب اور آخری رسول ﷺ کی کھلی توہین نہیں؟

قیامت تک لعنتیں ہوں مرزا غلام احمد قادیانی کذاب پر جس نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ سورۃ الانبیا کی آیت ۱۰۷ اس کے لئے بھی نازل ہوئی ہے۔

سورۃ الانبیا کی آیت ۱۰۷ یہ ہے۔ ’’ہم نے تم کو دنیا والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔‘‘

مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا مدعی نبوت تو تھا ہی لیکن حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں نازل ہونے والی آیات کا خود کو مصداق قرار دے کر اس نے یہ ثابت کر دیا کہ اس دنیا میں اس سے بڑا شاتم رسول ﷺ بھی اور کوئی پیدا نہیں ہوا۔ بڑے بڑے ملحد، زندیق، ملعون، مردود، خبیث پلید اسلام اور قرآن کے دشمن اس دنیا میں آئے ہیں

لیکن جس درجے کا خبیث اور ارزل مرزا غلام احمد قادیانی تھا اس جیسا گستاخ رسول ﷺ نہ آج تک پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی آئندہ ہوگا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ناپاک ترین جسارت یہ ہے کہ قرآن حکیم کی جو آیات حضور نبی کریم ﷺ کی شان و عظمت بیان کرنے کے لئے نازل ہوئیں۔ اس نے کہا کہ وہ آیات میرے لئے بھی نازل ہوئی ہیں۔

دجال و کذاب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب حقیقت الوحی کے صفحہ ۷۹ پر قرآن کریم کی سورۃ آل عمران کی آیت ۳۱ کا حوالہ دیا ہے: ''اے نبی ﷺ! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔''

بدبخت اور مفتری مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اس آیت کا اطلاق بھی اس پر ہوتا ہے۔

ذرا سوچیں کہ جو شخص خود دائرۂ اسلام سے خارج ہے، سب سے بڑا دجال و کذاب ہے، ملعون اور مردود ہے۔ بھلا اس کی پیروی کرنے سے اللہ ہم سے محبت کرے گا یا ہم پر اپنا عذاب نازل کرے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی ایک اور ناپاک جسارت کی مثال دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفتح کی آیت ۱۰ میں حضور نبی کریم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ''اے نبی ﷺ جو لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے وہ دراصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا۔''

ملعون و مردود مرزا غلام قادیانی کا دعویٰ تھا کہ یہ آیت اسے بھی مخاطب کرتے ہوئے نازل ہوئی۔ بھلا وہ شخص جو جھوٹا مدعی نبوت ہونے کے باعث اللہ کے نزدیک مردود اور ملعون قرار پا چکا ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے قادیانیوں کے بارے میں اللہ یہ ارشاد کر سکتا ہے کہ کافروں کا یہ گروہ درحقیقت اللہ سے بیعت کر رہا ہے۔

معلوم نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ خبط تھا، خباثت تھی یا شیطنت تھی کہ وہ مشہور آیات جو اللہ کریم نے حضور خاتم المرسلین ﷺ کی شان میں اپنی آخری کتاب قرآن حکیم میں نازل کیں ان آیات کے حوالے سے مرزا غلام احمد قادیانی کذاب نے یہ جھوٹا دعویٰ کیا کہ وہ آیات اس کے لئے بھی نازل ہوئی ہیں۔

سورۃ المزمل کا آغاز ہی حضور نبی کریم ﷺ کو مخاطب کرنے سے ہوتا ہے۔ اس سورۃ کی آیت مبارکہ ۱۵ میں ارشاد ہوتا ہے: ''تم لوگوں کے پاس ہم نے اسی طرح ایک رسول ﷺ بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔'' ظاہر ہے قرآن کی یہ آیت حضور سید المرسلین ﷺ کے حوالے سے نازل ہوئی اور جب جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہی آیت اس کے لئے بھی نازل ہوئی تو درحقیقت یہ توہین رسالت ﷺ کا ایک بدترین جرم اور توہین قرآن بھی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کذاب نے اللہ کے آخری رسول اور نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد جھوٹا دعویٰ نبوت کر کے بدترین کفر کا ارتکاب تو کیا ہی تھا مگر اس بدبخت مفتری، بے شرم، بے حیا اور پلید فطرت مرزا قادیانی کا جھوٹے دعویٰ نبوت سے بھی بڑا جرم یہ ہے کہ اس نے خود کو قرآن مجید کی ان آیات کا مصداق قرار دیا جو رب العالمین نے

اپنے محبوب، سید المرسلین ﷺ اور امام الانبیاء ﷺ کے مقام اور شان کے اظہار کے لئے نازل کیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ عمل صریحاً توہین رسول ﷺ ہے اور قادیانی جماعت جو شاتم رسول ﷺ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا پیغمبر یا مذہبی مصلح تسلیم کرتی ہے اس کا ایک ایک فرد بھی توہین رسالت ﷺ کا مرتکب ہے جس کی سزا قرآن اور سنت کی رو سے سزائے موت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس پر حملہ کرنے والے ملعون و مردود مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا پیغمبر یا مذہبی مصلح قبول کر لینے والا بھی مرزا قادیانی کذاب کے ہر قول و عمل میں برابر کا شریک ہے۔ جو گروہ، جماعت یا فرد مرزا غلام احمد قادیانی کے بدترین کفریہ عقائد پر ''ایمان'' رکھتا ہے وہ اس کے تمام شیطانی کلمات اور خرافات کی بھی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔

علامہ محمد اقبال نے عقیدۂ ختم نبوت کو پردۂ ناموس دین مصطفیٰ قرار دیا تھا۔ عقیدۂ ختم نبوت ہی اسلام کی وہ اساس ہے جو مسلم اور غیر مسلم میں وجۂ امتیاز ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے ایک خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ ''حضور نبی کریم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کاذب اور واجب القتل ہے۔ مسیلمہ کذاب کو بھی اسی بنیاد پر قتل کیا گیا تھا۔'' مرزا غلام احمد قادیانی بھی مسیلمہ کذاب کی طرح واجب القتل تھا۔ ذرا تصور کریں کہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کی خاطر جب جنگ یمامہ لڑی گئی۔ اگر اس دور میں مرزا غلام احمد قادیانی کذاب ہوتا تو کیا اس کا انجام مسیلمہ کذاب سے مختلف ہوتا۔ جنگ یمامہ حضور خاتم المرسلین ﷺ کے جن عاشقان پاک طینت، جن صحابہ کرامؓ نے لڑی ان کا یہ عمل قرآن اور احادیث کے احکامات کے مطابق آج بھی ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ الحمدللہ پاکستان کی پارلیمنٹ میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے لئے قانون سازی ہو چکی ہے اور وفاقی شرعی عدالت بھی متفقہ طور پر یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ توہین رسالت ﷺ کی سزا صرف سزائے موت ہے۔ تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵۔سی میں جو متبادل سزا ''عمر قید'' تحریر ہے اسے قرآن و سنت کے منافی قرار دیا گیا ہے۔ اب جو بدبخت، بدطینت اور بدفطرت شخص بھی توہین رسالت ﷺ کا مرتکب ہوگا اس کا جرم ثابت ہونے پر صرف سزائے موت دی جائے گی، متبادل سزا عمر قید نہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں نازیبا اور گستاخانہ تحریروں کی فہرست بہت طویل ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی تو اب واصل جہنم ہو چکا مگر اس کے پیروکار آج بھی جب وہ کتابیں شائع کرتے ہیں جن میں مرزا غلام احمد قادیانی کذاب یا قادیانی جماعت کے دیگر افراد کی حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں توہین آمیز تحریریں شامل ہوتی ہیں تو یہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵سی کے مطابق جرم ہے جس کی سزا موت ہے۔ قادیانی جماعت کا ہر فرد جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ محمد رسول اللہ ہی مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں ایک دفعہ پھر دنیا میں آ گئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت ثانی قرار دینے سے بڑھ کر اور کوئی توہین رسالت ﷺ نہیں ہو سکتی۔ مرزا

غلام احمد قادیانی کی ایک تحریر کا مفہوم یہ ہے کہ مرزا قادیانی کذاب کی بعثت کو اگر حضور نبی اکرم ﷺ کی بعثت ثانی قرار نہ دیا جائے تو یہ حق اور نص قرآن کا انکار ہوگا۔ مرزا قادیانی کی یہ واحد تحریر بھی اس کے ملعون و مردود اور بدترین شاتم رسول ﷺ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔

پروفیسر محمد الیاس برنی کی کتاب ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' میں مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی ایک تحریر کا حوالہ دیا گیا جو مرزا قادیانی کی کتاب ''نزول المسیح'' کے صفحہ ۳ میں حاشیہ کی صورت میں شائع ہوئی تھی۔ ''میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفیٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا۔''

مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک بیٹا مرزا بشیر احمد تھا۔ وہ مرزا غلام احمد قادیانی سے بھی بڑا ملعون اور مردود تھا۔ مرزا بشیر احمد اپنی کتاب ''کلمۃ الفصل'' میں لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔''

قادیانی جماعت میں شامل کوئی فرد بھی رسول کریم ﷺ کی شان میں ان اہانت آمیز تحریروں کو جب بھی شائع کرے گا وہ توہین رسالت ﷺ کا مجرم ٹھہرے گا اور اگر توہین رسالت ﷺ پر مبنی یہ لٹریچر قادیانی جماعت کی طرف سے شائع کیا جائے گا تو قادیانی جماعت اجتماعی طور پر توہین رسالت ﷺ کی مجرم ہوگی۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ''دینی معلومات'' کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا ہے۔ اس میں ''فیضان ختم نبوت'' کی دلیل اور ثبوت کے طور پر سورۃ النساء کی آیت ۶۹ شائع کی گئی ہے مگر اس کا ترجمہ تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ قرآن دشمنی اور اسلام دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ترجمہ ملاحظہ ہو۔ ''جو لوگ بھی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام نازل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین۔'' اس آیت کے ترجمہ میں قادیانیوں نے تحریف کر کے قرآن کے ایک فرمان کا مفہوم ہی بدل دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ تو یہ ہے کہ ''جو کوئی اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے تو یہی لوگ ان ہستیوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام نازل کیا یعنی انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین۔'' قادیانیوں نے عقیدۂ ختم نبوت کی نفی کرنے کے لئے اس آیت کے جس حصے کا صحیح ترجمہ یہ بنتا ہے کہ ''یہی لوگ ان ہستیوں کے ساتھ ہوں گے'' قادیانی جماعت نے ''وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے'' میں بدل دیا ہے یعنی اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے نبی بھی بنا جا سکتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ ختم نبوت کے مفہوم کو کسی طرح بھی تبدیل کرنا اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت نہیں، اللہ اور رسول ﷺ سے بغاوت ہے اور بدترین کفر ہے۔

قادیانی جماعت کی طرف سے شائع کی گئی ''دینی معلومات'' میں ''صداقت مسیح موعود'' کے طور پر قرآن مجید کی یہ آیت تحریر کی گئی ہے۔ اس آیت کا حوالہ دینے سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ قادیانی جماعت کے نزدیک جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ہے۔ یہ بات ہی کتنی مضحکہ خیز ہے کہ کیا ایک جھوٹے مدعی نبوت کی صداقت کے

ثبوت میں قرآن کی آیت نازل ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ پر قادیانی جماعت کی طرف سے کتنا بڑا بہتان باندھنا ہے کہ ایک کذاب، دجال اور مفتری کی ''صداقت'' کی دلیل کے طور پر قرآن میں آیت نازل ہوئی ہے۔مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے شائع کئے گئے اس کتابچے میں سورۃ یونس کی آیت ۱۶ کا حوالہ دیا گیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: ''بے شک میں اس سے (قرآن کے اترنے) قبل بھی تمہارے درمیان عمر کا ایک حصہ بسر کر چکا ہوں سو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔''

قرآن مجید کی یہ آیت حضور نبی اکرم ﷺ کی صداقت کے ثبوت کے طور پر نازل ہوئی۔ اس آیت مبارکہ کو کذاب و دجال مرزا غلام احمد قادیانی پر منطبق کرنا صریحاً کفر اور توہین رسالت ﷺ بھی ہے۔ یہ اللہ کریم پر جھوٹا بہتان باندھنا بھی ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ نے ظالم اور مجرم قرار دیا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے شائع کئے ہوئے اسی کتابچے (دینی معلومات) میں قرآن کریم میں جن انبیاء کا نام آیا ہے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے۔ حضرت محمد ﷺ کے بعد حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی لکھا گیا ہے۔ اب یہاں قادیانیوں نے حضرت احمد سے مراد حضور نبی کریم ﷺ کو لیا ہو تو اسے الگ سے کیوں لکھنا تھا۔ سورۃ الصّف کی آیت ۶ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد ایک نبی کے آنے کی خوشخبری دی تھی اور یہ فرمایا تھا کہ اس کا نام احمد ﷺ ہے۔ احمد ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کا اسی طرح نام ہے جس طرح ان کا نام محمد ﷺ ہے۔ قادیانی جماعت اپنی کتب میں سورۃ الصّف کی اسی آیت ۶ کا حوالہ دے کر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت محمد ﷺ نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ قادیانی جماعت اپنے اس نقطۂ نظر کے باعث اللہ کے بھی مجرم ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی نبوت سے بغاوت کے بھی مجرم ہے۔ یہ صریحاً توہین رسالت ﷺ بھی ہے کہ دجال و کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کو قرآن کی اس آیت کا مصداق قرار دیا جائے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور نبی کریم ﷺ کی خوشخبری دی ہے۔ اہانت رسول ﷺ کے بدترین مجرم مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی قرار دینا اور اس کی ایسی تحریروں کی اشاعت بھی توہین رسالت ﷺ ہے جس کی سزا موت ہے۔

قادیانی جماعت نے اپنے جس کتابچے کا نام ''دینی معلومات'' رکھا ہے۔ اس میں تمام معلومات اسلامی تعلیمات اور قرآن کریم کے احکام سے متصادم اور متضاد ہیں۔ قرآن اور احادیث رسول ﷺ میں کسی مسیح موعود کا ذکر نہیں۔ جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود قرار دینا اور پھر اسے آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی قرار دینا بھی توہین رسالت ﷺ ہے۔ قادیانیت ایک فتنہ ہے مذہب نہیں۔ جس فتنے کی بنیاد ہی عقیدۂ ختم نبوت سے بغاوت پر رکھی گئی ہو وہ درحقیقت اسلام اور نبوت محمدی ﷺ کا انکاری ہے اور اگر اسلام اور نبوت محمدی ﷺ سے بغاوت کی تبلیغ اسلام کے نام پر کی جائے تو یہ کفر کی ایک بدترین شکل ہے۔ قادیانیت دین اسلام اور ملت اسلامیہ کی دشمن ایک مستقل اور الگ جماعت کا نام ہے۔ قادیانیت اور دیگر کفار میں یہ فرق ہے کہ عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ اور اسلام کے مخالف دیگر مذاہب میں سے کسی مذہب کا کوئی پیروکار اپنے مذہب کی تبلیغ اسلام کے نام پر نہیں کرتا۔

قادیانیت انکار ختم نبوت اور توہین رسالت ﷺ کا ملغوبا ہے۔ انکار ختم نبوت اور جھوٹے دعویٰ نبوت کے باعث مرزا غلام احمد قادیانی دجال و کذاب اور راندۂ درگاہ ہے جس نے بھی نبوت محمدی ﷺ سے بغاوت کی وہ اللہ کی بارگاہ سے بھی رد ہو جاتا ہے اور جب یہی مردود و ملعون مرزا غلام احمد قادیانی قرآن حکیم کی ان مقدس آیات کا مصداق اپنی پلید ذات کو قرار دے گا جو اللہ کریم نے اپنے حبیب ﷺ کی شان میں نازل کی ہیں تو پھر مرزا قادیانی کذاب توہین رسالت ﷺ کا سب سے بڑا مجرم بن جاتا ہے۔

دستور پاکستان کے آرٹیکل ۲۰ کا حوالہ دے کر بعض لوگ یہ رائے رکھتے ہیں کہ قادیانی جماعت کے افراد کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق حاصل ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ قادیانی جماعت کو اپنے بنیادی حقوق کا مطالبہ کرنے سے پہلے پاکستان کے دستور اور قانون کو خود پر نافذ کرنا ہوگا۔ دستور اور قانون کی اطاعت پاکستان کے ہر شہری کی واجب التعمیل ذمہ داری ہے۔ آئین کے مطابق قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ دونوں غیر مسلم ہیں۔ کیوں کہ وہ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا پیغمبر مانتے ہیں۔ دستور میں قادیانیوں کے لاہوری گروپ کو اس لئے غیر مسلم قرار دیا گیا تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو اپنا مذہبی مصلح مانتے ہیں۔ آئین نے ایک اصول مقرر کر دیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان نہ رکھنے والا مسلمان نہیں ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ایک غیر مسلم اپنے مذہب کی اسلام کے نام پر تبلیغ کرے گا تو وہ محض ایک دھوکہ اور فریب ہوگا۔ اس سے بھی زیادہ اہم مسئلہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ اور توہین آمیز تحریروں کے باعث پوری امت مسلمہ مرزا قادیانی کذاب کو شاتم رسول ﷺ قرار دیتی ہے اور توہین رسالت ﷺ کی سزا پاکستان میں قانون کی رو سے سزائے موت ہے۔ جن تحریروں کے سبب مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کو شاتم رسول ﷺ سمجھنے میں حق بجانب ہے۔ قادیانی جماعت کے افراد ان تمام بدترین کفریہ تحریروں کے ہوتے ہوئے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو پیغمبر تسلیم کرتے ہیں اس کے معنی یہ ہوئے کہ قادیانیوں کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کے بدترین کفریہ عقائد اور حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں مرزا قادیانی کذاب کی گستاخانہ اور اہانت آمیز تحریریں بھی قابل قبول ہیں اور اس طرح قادیانی جماعت کا ہر فرد شاتم رسول ﷺ مرزا غلام احمد قادیانی کے توہین رسالت ﷺ کے جرم میں برابر کا شریک ہے۔

علامہ اقبال کی ایک تحریر سے بھی یہ شہادت ملتی ہے کہ انہوں نے اپنے کانوں سے قادیانی جماعت کے ایک رکن سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات سنے۔ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخانہ اور توہین آمیز تحریروں کا ہی نتیجہ تھا کہ مرزا قادیانی کذاب کے ایک پیروکار قاضی ظہور الدین اکمل نے یہ اشعار کہے اور مردود و ملعون مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ اشعار سن کر شاعر کو داد و تحسین سے نوازا۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں　　اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل　　غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار البدر قادیان ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۶ء)

یہ اشعار توہین رسالت ﷺ کی بدترین مثال ہیں اور یہ اشعار مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں بھی قادیانی جماعت کے ایک رسالے میں شائع ہوئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے واصل جہنم ہونے کے بعد بھی ایک قادیانی اخبار میں شائع کئے گئے۔ دجال و کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے مرزا رفیع احمد کی ایک تقریر قادیانیوں کے ترجمان ماہ نامہ خالد کے جولائی ۱۹۶۶ء کے شمارہ میں شائع کی گئی۔ جس میں اس نے کہا کہ ''ہمارا مقصد یہ ہے کہ بہت سے چھوٹے چھوٹے محمد ﷺ پیدا کریں۔'' مرزا قادیانی کے خاندان کی خباثت، نجاست اور پلیدی کا اندازہ کریں کہ وہ کس کس طرح سے توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب کرتے ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ قادیانیوں کو ان کے کس مذہب کی تبلیغ کی اجازت دی جائے۔ کیا قادیانیوں کو حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی لکھی گئی گستاخانہ اور اہانت آمیز تحریروں کی تبلیغ کی اجازت دی جائے۔ قرآن میں حضور نبی کریم ﷺ کی شان اور عظمت بیان کرنے کے لئے جو آیات اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں۔ کیا قادیانیوں کو ان آیات کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کو قرار دینے کا حق دے دیا جائے۔ توہین رسالت ﷺ کی یہ شکل کفر عظیم ہے۔ اگر دستور پاکستان کے کسی آرٹیکل کی غلط تشریح کر کے قادیانیوں کو ان کے مذہب کی تبلیغ کی اجازت دے دی جائے تو یہ قادیانیوں کو اعلانیہ توہین رسالت ﷺ کرنے کی اجازت دینے کے مترادف ہوگا۔ اگر پاکستان میں ایسا ہو جائے تو پھر قادیانیت کے احتساب کے لئے ایک ہی راستہ باقی رہ جاتا ہے جو مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کے خلاف صحابۂ کرام نے جنگ یمامہ کی صورت میں اختیار کیا تھا۔ حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ سے محبت کو علامہ اقبال نے مغز قرآن، روح ایمان اور جان دین قرار دیا تھا۔ قادیانی فتنے کے معاملہ میں مسلمان قوم کی محبت رسول ﷺ اور غیرت ایمانی کو نہ ہی آزمایا جائے تو بہتر ہے۔ قانون تحفظ ناموس رسالت ﷺ موجود ہے اس کا احترام کیا جائے۔ لیکن اگر قادیانی جماعت اپنے اس لٹریچر کی اشاعت نہیں روکے گی جو توہین رسالت ﷺ اور قرآن کی بے حرمتی پر مشتمل ہے تو پھر امن عامہ کو تباہ کرنے کے ذمہ دار خود قادیانی ہوں گے۔

ذلیل، خبیث، پلید اور خنزیر سے بھی زیادہ مکروہ مرزا غلام احمد قادیانی کے حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ اور توہین آمیز کلمات پر مشتمل کتابیں جب قادیانی جماعت کی طرف سے شائع کی جاتی ہوں تو یہ تحریریں پڑھ کر کوئی مسلمان اپنے دل پر قابو نہیں رکھ سکتا مگر ہم مسلمانوں نے قانونی چارہ جوئی کا راستہ ہی اختیار کیا ہے۔ جب تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون کا بھی مذاق اڑایا جائے تو پھر رسول پاک ﷺ کی حرمت پر کٹ مرنے کے لئے غازی علم الدین شہیدؒ اور محمد ممتاز قادریؒ کو میدان میں آنا پڑتا ہے۔

میری تو دل سے خواہش ہے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے معاملات میں ہمارے قانون نافذ کرنے

والے ادارے اور عدلیہ ہی موثر انداز میں اپنا کردار ادا کریں اور کبھی توہین رسالت ﷺ کا کوئی واقعہ اس ملک میں پیش ہی نہ آئے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''دین میں کوئی جبر نہیں، بیشک ہدایت گمراہی سے واضح طور پر ممتاز ہو چکی ہے۔'' (البقرہ:۲۵۶)

ہم کبھی بھی قرآن کے اس حکم سے انحراف نہیں کر سکتے لیکن ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ وہ ممنوع اور متنازعہ لٹریچر جس میں اعلانیہ قرآن کی بے حرمتی اور توہین رسالت ﷺ کے پہلو نکلتے ہوں، کی اشاعت اور تشہیر کی قادیانیوں کو اجازت نہ دینا ''دین میں کوئی زبردستی نہیں'' کے ضمن میں نہیں آتا۔

اس سے بڑی گمراہی اور جہالت کیا ہو سکتی ہے کہ جب ملک میں رائج اور نافذ قانون کے ذریعے قادیانیوں کو قرآن کی بے حرمتی اور توہین رسالت ﷺ پر مبنی تحریروں کی اشاعت سے روکنے کی کوشش کی جائے تو اس کے جواب میں قادیانی جماعت یا ان کا کوئی طرفدار یہ کہے کہ ''دین میں کوئی زبردستی نہیں۔''

قرآن حکیم ہی میں اللہ کریم کا ارشاد ہے کہ ''اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے وہ انہیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے اور جو لوگ کافر ہیں ان کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں (حق کی) روشنی سے نکال کر (باطل کی) تاریکیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔'' (البقرہ:۲۵۷)

جس شیطان (مرزا غلام احمد قادیانی) نے قادیانیوں کو حق کی روشنی سے نکال کر باطل کی تاریکیوں میں دھکیلا ہے، قادیانی جماعت اگر اس شیطان سے اپنا رشتہ برقرار رکھنا چاہتی ہے تو ہم اس میں مداخلت کرنے والے کون ہوتے ہیں۔ ہمارا تو صرف یہ مطالبہ ہے کہ قادیانی ہمارے قرآن کی بے حرمتی سے باز آ جائیں اور ہمارے پیارے رسول ﷺ کی شان میں جو گستاخانہ تحریریں قادیانیوں کو گمراہ کرنے والے شیطان کے قلم سے نکلی ہیں، قادیانی جماعت ایسی تمام تحریروں کی اشاعت کا سلسلہ بند کر دیں۔ قادیانیوں کو اسلام دشمنی، قرآن کی بے حرمتی اور توہین رسالت ﷺ سے روکنا ہمارا دینی فریضہ ہے یہ قادیانیوں کے کفر میں مداخلت نہیں۔ یہ قادیانیوں پر جبر و اکراہ نہیں۔ یہ ہمارا نہیں اللہ کا فیصلہ ہے کہ کافر لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، قادیانیوں کا جو بھی مذہبی ڈھکوسلا ہے۔ ان کا لغو، بے معنی، لایعنی اور بیہودہ جو بھی مذہب ہے ہم اس میں مداخلت کرنے والے کون ہیں۔ ہمارا اللہ کے اس فرمان پر بھی ایمان ہے: ''اگر آپ کا رب چاہتا تو ضرور سب کے سب لوگ جو زمین میں آباد ہیں وہ ایمان لے آتے۔ تو کیا آپ لوگوں پر جبر کریں گے یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں۔'' (سورۃ یونس، آیت ۹۹)

اگر کوئی قادیانی اپنی خوشی اور اللہ کریم کی توفیق سے اسلام قبول کرنا چاہے تو ہم دل و جان سے اس کا خیر مقدم کریں گے اور اپنے سر آنکھوں پر بٹھائیں گے۔ اگر ہم میں سے کوئی مسلمان کسی ایک قادیانی کو بھی جبر و اکراہ سے اسلام پر ایمان لانے پر مجبور کرتا ہے تو اسے ضرور سزا ملنی چاہیے مگر جب قادیانی جماعت کی طرف سے ایسا لٹریچر (کتب اور رسائل) شائع یا مشتہر کیا جائے گا جس میں حضرت محمد ﷺ کی عظمت و فضیلت اور عزت و ناموس پر حملہ

ہوگا یا کسی بھی شکل میں قرآن کی بے حرمتی کی جائے گی تو ایسے مجرموں کے خلاف قانون اور عدالت کے دروازے پر دستک دینا ہمارا حق ہے۔

میں ایک بار پھر یہ عرض کروں گا کہ مرزاغلام احمد قادیانی جو سب سے بڑا دجال اور کذاب ہے جب وہ اپنی کتابوں یا کسی رسالے میں شائع ہونے والی تحریروں میں قرآن مجید کی ان آیات جو شان محمدی ﷺ اور مقام محمدی ﷺ کو بیان کرنے کے لئے نازل ہوئی ہیں، ان آیات کا مصداق مرزاغلام احمد قادیانی خود کو قرار دے گا تو یہ توہین رسالت ﷺ کا بدترین جرم ہے۔ ایسے مردود اور ملعون شخص کو اپنا پیغمبر یا مذہبی مصلح ماننا بھی توہین رسالت ﷺ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کی وہ شان ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے ان ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ مقام ہے کہ وہ قیامت کے دن تمام پیغمبروں کے نمائندہ اور امام ہوں گے۔ تمام پیغمبروں اور تمام مخلوق کی شفاعت کے وکیل بھی ہمارے نبی کریم ﷺ ہوں گے۔ وہ جو تمام نبیوں کے سردار ہیں اور قیامت کے دن بھی تمام پیغمبر حضور خاتم المرسلین ﷺ کے جھنڈے تلے ہوں گے۔ اگر کوئی جماعت یا گروہ کذاب و دجال مرزاغلام احمد قادیانی کو اس جلیل القدر پیغمبر جو سب نبیوں کا امام اور وکیل ہے، کے مقابل لا کھڑا کرتا ہے اور ان ﷺ کے برابر سمجھتا ہے تو اس سے بڑی توہین رسالت ﷺ کی مثال اور کیا ہوگی۔ قادیانیت کو جو لوگ غلطی سے ایک مذہب سمجھتے ہیں اگر وہ براہ راست مرزاغلام احمد قادیانی کی تحریریں پڑھ لیں تو میری رائے سے وہ ضرور اتفاق کرلیں گے کہ قادیانیت ہرگز کوئی مذہب نہیں ہے۔ مقام محمد ﷺ، شان محمد ﷺ، ناموس رسالت ﷺ اور حرمت قرآن کے ساتھ دشمنی کو مذہب کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ فتنۂ انکار ختم نبوت اسلام اور نبوت محمدی ﷺ کے خلاف بغاوت کا نام ہے اور یہی قادیانیت کا وہ مکروہ چہرہ ہے جس سے ہر مسلمان کا آگاہ ہونا ضروری ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ۱۹۷۴ء میں قادیانیت کے بدترین کفریہ عقائد کے جائزے اور مطالعے کے بعد ہی قادیانیوں کو پارلیمنٹ میں غیرمسلم قرار دیا گیا تھا۔ قومی اسمبلی کی وہ تمام تر کارروائی شائع ہو چکی ہے۔ اگر کوئی انصاف پسند قادیانی تلاش حق کے لئے قومی اسمبلی کی وہ مکمل کارروائی پڑھ لے تو وہ ضرور قادیانیت پر لعنت بھیج کر دائرہ اسلام میں داخل ہو کر مصطفی ﷺ جان رحمت کے دامن سے وابستہ ہو جائے گا مگر جن کے دلوں اور کانوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے ان کے لئے سخت عذاب کا وعدہ ہے۔

قادیانی لٹریچر میں تحریف قرآن، توہین قرآن اور توہین رسالت ﷺ کے اتنے مضامین ہیں کہ ان کی کسی کتاب، رسالے، مطبوعہ مواد کو آپ پڑھ لیں، قادیانی جماعت کا ہر فرد آپ کو تعزیرات پاکستان کی دفعات ۲۹۵ سی (توہین قرآن) اور ۲۹۵ بی (توہین رسالت ﷺ) کا مجرم دکھائی دے گا۔ مرزاغلام احمد قادیانی کذاب کو نبی مان لینا ہی توہین قرآن اور توہین رسالت ﷺ ہے۔ کیونکہ قادیانی فتنے کی بنیاد ہی توہین قرآن اور توہین رسالت ﷺ پر رکھی گئی ہے۔ اس حقیقت کو سامنے رکھا جائے تو قادیانی جماعت کو کسی بھی شکل میں ان کے لٹریچر کی

اشاعت اور تقسیم کی اجازت کا مطلب ہے کہ انہیں توہین رسالت ﷺ اور توہین قرآن کی اجازت دے دی گئی ہے۔

سپریم کورٹ کا ۲۴ جولائی ۲۰۲۴ء کا فیصلہ بھی کچھ اسی طرح کا ہے کہ قادیانی اگر اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور نجی اداروں میں لفظی اور معنوی طور پر تحریف شدہ قرآن مجید اور توہین قرآن اور توہین رسالت ﷺ پر مبنی لٹریچر بھی شائع یا تقسیم کریں تو ان کے خلاف تعزیرات پاکستان کے تحت کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ یہ فیصلہ آئین پاکستان اور قوانین پاکستان سے بھی متصادم ہے اور اگر اللہ کی قائم کردہ حدود کو سامنے رکھا جائے اور قرآن و سنت ﷺ سے رہنمائی لی جائے تو ایسے فیصلے کو ہر مسلمان پاؤں کی ٹھوکر پہ رکھتا ہے جس سے توہین قرآن اور توہین رسالت ﷺ کی اجازت کا راستہ کھلتا ہو۔ کیا پاکستان میں کسی بھی پرنٹنگ پریس کو ایسا لٹریچر چھاپنے کی اجازت دی جاسکتی ہے جو توہین قرآن اور توہین رسالت ﷺ پر مبنی ہے جبکہ پاکستان کے قوانین کے مطابق توہین قرآن کی سزا عمر قید ہے اور توہین رسالت ﷺ کی سزا، موت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضی کو دعوت دینے کے مترادف ہے کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ اور ان کے دو ساتھی جج اپنے فیصلے میں قادیانیوں کو توہین قرآن اور توہین رسالت ﷺ پر مبنی مواد کی اشاعت و تقسیم کی اجازت دے دیں اور یہ قرار دیا جائے کہ جب قادیانی جماعت یا قادیانی افراد ایسے لٹریچر کو اپنے گھروں، عبادت گاہوں اور نجی اداروں کے اندر تقسیم کریں گے تو ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ سوال پیدا ہوتا ہے توہین رسالت ﷺ اور توہین قرآن پر مشتمل لٹریچر شائع کرنے کی اجازت ہی کیسے دی جاسکتی ہے۔ اس کی تقسیم اور ترسیل تو بعد کی بات ہے۔ پھر جب یہ ایک معلوم شدہ حقیقت ہو کہ قادیانیوں کی فلاں عمارت میں یا فلاں فلاں ادارے میں توہین قرآن اور توہین رسالت ﷺ پر مشتمل مواد پرنٹ کیا جارہا ہے تو اس کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے۔ سپریم کورٹ شریعت اسلامی، دستور پاکستان اور ملکی قوانین کا پابند ادارہ ہے اور اگر قرآن و سنت کی بات کی جائے تو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے مطابق بھی سپریم کورٹ قرآن و سنت سے متصادم کوئی حکم نہیں دے سکتی۔

کیا آئین پاکستان میں شریعت اسلامی کے مطابق قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد ان کا یہ حق بھی تسلیم کرلیا گیا تھا کہ اب وہ اپنے مطالعہ کے لئے اپنے مذہب کے عین مطابق توہین قرآن اور توہین رسالت ﷺ پر مشتمل لٹریچر شائع اور تقسیم کرسکتے ہیں؟ جرم چار دیواری کے اندر ہو یا شاہراہ عام پر وہ جرم ہی ہوتا ہے اور ملکی قوانین میں اس کی جو سزا ہے وہ جرم ثابت ہونے پر مجرم کو دی جانی چاہئے۔

کیا چیف جسٹس آف پاکستان قاضی فائز عیسیٰ یہ وضاحت کریں گے کہ تعزیرات پاکستان میں کتنے جرائم ایسے ہیں کہ جن کا ارتکاب اگر چار دیواری کے اندر کیا جائے تو وہ جرم قرار نہیں پائیں گے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو پھر قادیانیوں کو اپنے پرنٹنگ پریس میں توہین قرآن اور توہین رسالت ﷺ پر مشتمل لٹریچر کی اشاعت کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے؟۔

۷ستمبر ...... تحفظ ختم نبوت اور اظہار محبت

مولانا عبدالمتین ریگویہ

۷ستمبر۱۹۷۴ء کے تاریخی اور مثالی دن کے فیصلے سے ’’اسلامی جمہوریہ پاکستان‘‘ اور ’’پاکستانی قوم‘‘ کا سر فخر سے بلند ہوا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد سردار دوعالم، فخر البشر، حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان لانا مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے۔ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب اور امت محمدیہ آخری امت ہے۔ اسلام کے اس اساسی عقیدے پر ہر مسلمان کا ایمان ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ عقیدہ محفوظ رہے گا تو پورا دین محفوظ رہے گا اور اگر یہ عقیدہ محفوظ نہیں تو دین اسلام بھی محفوظ نہیں رہے گا۔

قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ میں پوری تفصیل کے ساتھ ختم نبوت کے ہر پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے۔ قرون اولیٰ سے آج تک پوری امت مسلمہ کا اجماع چلا آ رہا ہے کہ فخر البشر ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کفر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس وقت کے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے جو معرکہ ہوا، اس میں جہاں ایک طرف سینکڑوں مرتدین کو جہنم واصل کیا گیا، وہاں دوسری طرف تقریباً ۱۲۰۰ کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جام شہادت نوش فرمایا۔ جس میں حفاظ اور قراء حضرات بھی شامل تھے۔ اس معرکے میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ہاں! البتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس عقیدے پر آنچ آنے نہیں دی۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے کہ حضور خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنا یا معجزہ مانگنا بھی کفر ہے۔ اس سے عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اب انیسویں صدی کے آخر میں خودساختہ مدعی نبوت (مرزاغلام قادیانی) کی شکل میں ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوا، جس کی تمام تر وفاداریاں مغربی وسامراجی طاغوت کے لئے وقف تھیں اور مغربی سامراج نے ’’خودکاشتہ پودے‘‘ کی خوب آبیاری کی۔ اس لئے اس (مرزاغلام قادیانی) نے حکومت برطانیہ کی راہ ہموار کرنے کے لئے حرمت جہاد کا فتویٰ بھی دیا۔ مرزاغلام قادیانی کے کفریہ عقائد ونظریات اور ملحدانہ خیالات سامنے آنے پر علماء کرام نے اس کا تعاقب کیا اور اس کے مقابلے کے لئے میدان عمل میں نکلے۔

اس حوالے سے مجلس کے سربراہ حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے تقسیم پاکستان کے بعد اپنے رفقاء مجلس کو جمع کر کے مشاورت کی اور تمام جماعتوں اور مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ اس کے لئے ایک ایک کے دروازے پر دستک دی۔ انہوں نے خیر البشر ﷺ کی عزت وناموس کا واسطہ دیا۔ بالآخر مجلس تحفظ ختم نبوت وجود میں آئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کا مقصد آئین وقانون کے دائرے میں رہتے ہوئے قادیانی فتنے کا پوری دنیا میں تعاقب کرنا اور امت مسلمہ پر ان کے کفر کو بے نقاب کر کے نسل نو کے ایمان کی حفاظت کرنا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت

نے عوام میں قادیانیت کے بارے پورا پورا شعور پیدا کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پوری دنیا میں مسلمانوں کو اور خاص کر پاکستانی قوم کو جگایا۔ بعد میں ۱۹۵۳ء کی تحریک چلی۔ جس کے بنیادی مطالبات یہ تھے: (۱) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔ (۲) ظفر اللہ خان قادیانی کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے۔

مجلس کے سربراہان نے پورے پاکستان میں رابطہ مہم شروع کی۔ اس وقت کے وزیراعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین سے کئی بار ملاقاتیں کیں، مگر وزیراعظم ہر مرتبہ مطالبات تسلیم کرنے سے انکار کرتا رہا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک بظاہر ناکام ہوگئی، مگر درحقیقت تحریک اپنے مقاصد کے اعتبار سے کامیاب ہوئی۔ خواجہ ناظم الدین اور ظفر اللہ (قادیانی) کی وزارتیں چلی گئیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہر طرح کے محافظوں کا بھی کام تمام کر دیا۔ ۱۹۷۴ء میں ایک بار پھر قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی۔ پوری قوم سید البشر ﷺ کی عزت وناموس اور آپ ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ایک ہوگئی ہیں اور پوری قوم نے متحد ہو کر خواہ کسی بھی شعبے وطبقے سے اس کا تعلق ہو، اس طرح عظیم الشان تحریک چلائی کہ ملت اسلامیہ شاید ہی اس کی کوئی نظیر پیش کر سکے۔

۲۹؍مئی تا ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء تک اس عرصے میں بہت کچھ ہوا ہے۔ اس کے بعد قوم کے مطالبے پر اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے یہ مسئلہ قومی اسمبلی کے حوالہ کیا۔ قومی اسمبلی نے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ پھر کمیٹی نے اپنی کارروائی تیز کر دی۔ ۵؍اگست ۱۹۷۴ء کو خصوصی کمیٹی کا ایک اجلاس ہوا اور پھر ۱۱؍اگست تک اجلاس ہوتے رہے۔ ۲۰؍اگست سے ۲۴؍اگست (پانچ دن) تک مرزا ناصر پر جرح ہوتی رہی۔ ۲۷؍اگست اور ۲۸؍اگست پھر لاہوری گروپ کے صدر الدین عبدالمنان اور مسعود بیگ پر جرح ہوئی۔ پوری جرح بحث بیانات سوال وجواب اور غور وفکر کے بعد قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی نے اپنی رپورٹ وزیراعظم کو پیش کی۔ وزیراعظم پہلے ہی فیصلے کے لئے ۷؍ستمبر کی تاریخ طے کر چکے تھے۔ چنانچہ ۷؍ستمبر کو قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا، جس میں خصوصی کمیٹی کی سفارشات مولانا مفتی محمود صاحب (جو کہ قائد حزب اختلاف تھے) کی مشاورت سے پیش کی گئیں اور آئین میں ترمیمی بل پیش کیا گیا۔ وزیر قانون نے اس پر مختصر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد وزیراعظم نے بیان شروع فرمایا۔ وزیراعظم کے بیان کے فوراً بعد بل کی خواندگی کا مرحلہ شروع ہوا۔ وزیر قانون نے بل کو منظوری کے لئے ایوان کے سامنے پیش کر دیا تاکہ ہر ممبر رکن قومی اسمبلی اس پر تائید حمایت یا مخالفت میں رائے دے۔ جب رائے شماری کے بعد اسپیکر قومی اسمبلی نے ۵ بج کر ۵۲ منٹ پر اعلان کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والے آئینی ترمیم کے حق میں تقریباً ۱۲۸؍ووٹ آئے ہیں۔ جب کہ مخالفت میں ایک ووٹ بھی نہیں ڈالا گیا۔ اس طرح قومی اسمبلی میں یہ آئینی ترمیمی بل اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا اور قادیانیوں کو ہمیشہ کے لئے غیر مسلم قرار دے دیا اور آئین نے تمام وہ حقوق دے دیئے جو کہ اقلیتوں کے لئے ہوتے ہیں۔

تمام مسلمانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ آج سے یہ عہد کریں کہ فخر البشر ﷺ کی عزت وناموس رسالت کے تحفظ اور حضور ﷺ کی ختم نبوت کے دفاع کے لئے اپنا تن من دھن قربان کریں گے، مگر اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے اور اسلامی دفعات کے خلاف کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ان شاء اللہ!

آئین وشریعت سے متصادم سپریم کورٹ کے فیصلہ پر احتجاجی مظاہرے

مولانا محمد وسیم اسلم

مبارک ثانی قادیانی کیس کی نظر ثانی درخواست پر سپریم کورٹ نے ۲۹ مئی ۲۰۲۴ء کو جو فیصلہ محفوظ کیا تھا، ۲۴ جولائی ۲۰۲۴ء کو وہ محفوظ فیصلہ سنایا گیا۔ فیصلہ آئین وشریعت سے متصادم تھا۔ جس پر عاشقان رسول ﷺ سمیت ملک بھر کے مسلمانوں میں ایک ہیجان واضطراب کی کیفیت طاری ہوگئی۔ تمام مذہبی وسیاسی حلقوں میں یہ تشویش پائی گئی کہ یہ فیصلہ آئین وقانون اور شریعت کے سراسر منافی ہے۔ ملک بھر سے اہلیان اسلام نے مطالبہ کیا کہ قادیانی آئین وقانون کے باغی ہیں اور باغیان پاکستان کو ریلیف دینا کسی صورت مسلمان برداشت نہیں کر سکتے۔ چنانچہ سپریم کورٹ اپنا غیر آئینی اور غیر شرعی فیصلہ واپس لے۔

دیگر مذہبی وسیاسی جماعتوں کی طرح مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی ملک بھر میں اجلاسات، کنونشن اور بھرپور مظاہرے کئے۔ جن پروگراموں کی اطلاعات موصول ہوئیں، ان کی اجمالی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں:

☆...... کلاچی: ۲۵ جولائی ۲۰۲۴ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت صدیق اکبر یونٹ کلاچی کا سپریم کورٹ کے متنازعہ فیصلہ کے بعد ہنگامی اجلاس زیر صدارت قاضی مفتی نصیر الدین منعقد ہوا۔ جس میں علاقہ بھر کے علماء وخطباء کرام سمیت جماعت کے عہدہ داران نے بھرپور شرکت کی، اجلاس کا ایجنڈا قاری قاضی وجیہ الدین نے پیش کیا۔

☆...... کوئٹہ: ۲۵ جولائی ۲۰۲۴ء کو کوئٹہ کے میزان چوک میں بھرپور مظاہرہ ہوا۔

☆...... ملتان: ۲۶ جولائی ۲۰۲۴ء کو ملتان میں حضوری باغ روڈ پر بعد نماز جمعہ احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس میں راقم الحروف نے خطاب کیا۔ مفتی محمد ربنواز، مولانا محمد بلال، مولانا عتیق الرحمٰن، قاری فاروق احمد تونسوی، مفتی محمد عنایت الکریم، مولانا قاری نوید احمد سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔

☆...... پشاور: ۲۶ جولائی بروز جمعہ مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے زیر اہتمام مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کی قیادت میں بھرپور احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ احتجاجی ریلی جامع مسجد قاسم علی خان سے شروع ہوکر اشرف روڈ سے ہوتے ہوئے جی ٹی روڈ پر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی سے مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، جمعیت علماء اسلام کے مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا عطاء الحق درویش نے خطابات کئے۔

☆...... سرائے نورنگ: ۲۶ جولائی بعد نماز جمعہ پاسبان پلازہ نورنگ ضلع لکی مروت سے عظیم الشان احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ ریلی کی قیادت مولانا مفتی عبدالغفار، مفتی ضیاء اللہ، شیخ الحدیث مولانا محمد انور، مولانا اصغر علی ودیگر

علماء کرام نے کی۔ ریلی مختلف بازاروں سے ہوتے ہوئے ختم نبوت چوک نورنگ پر مظاہرہ کی شکل اختیار کرگئی۔ مولانا عبدالحمید، مولانا اعزازاللہ، مولانا قاری سیف الرحمٰن سمیت دیگر مقررین نے بھی خطابات کئے۔

☆...... لوئر دیر: ۲۶ جولائی بعد نماز جمعہ مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ چکدرہ بازار تا پریس کلب منعقد ہوا۔ احتجاجی مظاہرہ سے مولانا قاری محمد عمران، مولانا رشید خان نے خطاب کیا۔

☆...... ایبٹ آباد: ۲۶ جولائی بعد نماز جمعہ ایبٹ آباد میں مرکزی جامع مسجد سے احتجاجی ریلی نکالی گئی، جو کہ شہر کے مختلف بازاروں سے ہوتے ہوئے ختم نبوت چوک پہنچی۔ ختم نبوت چوک میں عظیم الشان مظاہرہ کیا گیا۔ جس میں تمام دینی، سیاسی، سماجی جماعتوں کے نمائندگان سمیت تاجر برادری اور وکلاء حضرات نے بھرپور شرکت کی۔

☆...... نوشہرہ: ۲۶ جولائی کو مجلس تحفظ ختم نبوت و جمعیت علمائے اسلام نوشہرہ کے زیر اہتمام بعد نماز عصر بھرپور احتجاجی ریلی نکالی گئی، ریلی کی قیادت مولانا قاری محمد اسلم حقانی نے کی۔ ریلی جامع مسجد نوشہرہ صدر سے شروع ہو کر شوبرا چوک پر اختتام پذیر ہوئی۔ جوق درجوق اہلیان اسلام نے شرکت کی۔

☆...... حیدرآباد: ۲۶ جولائی ۲۰۲۴ء کو حیدرآباد میں احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مولانا تاج محمد ناہیوں، مبلغ مفتی ابرار شریف، مفتی حبیب اللہ مدنی، حاجی عبدالمالک تالپر، حافظ خالد حسن دھامراہ، حافظ محمد اعظم جہانگیری، آصف رضا کھوسو، مولانا شبیر احمد جمالی، قاری کامران احمد، حافظ سعید احمد تالپر، مولانا خدابخش خارانی، قاری یاسین گھوٹو، ایڈووکیٹ جی ایم لغاری، مولانا عبدالرشید پڑھیار، عبدالعزیز راجپوت و دیگر قائدین کی قیادت میں بھرپور مظاہرہ ہوا۔

☆...... کندیاں میانوالی: ۲۶ جولائی بروز جمعہ کو کندیاں بازار فیصل چوک میں چوہدری واجد کی قیادت میں مظاہرہ ہوا۔ جس میں مولانا محمد شفقت، مولانا ادریس خان نیازی، مولانا محمد ساجد مبلغ نے خطاب کیا۔

☆...... نواب شاہ: ۲۶ جولائی ۲۰۲۴ء بعد نماز عصر جامع مسجد کبیر تا پریس کلب میں عظیم الشان مظاہرہ ہوا۔ مولانا تجمل حسین، مولانا محمد اشرف، قاری منیر احمد حقانی، جعفر آزاد، مولانا یاسین بھٹی، مولانا احمد حسین جمالی، مولانا محمد احمد، تاجر رہنما کامران قیوم قریشی، مولانا عامر فاروقی، بھائی محمد عمران، قاری عبداللہ فیض کے بیانات ہوئے۔

☆...... رحیم یارخان: ۲۷ جولائی ۲۰۲۴ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یارخان کے زیر اہتمام پریس کلب ٹاؤن حال میں سپریم کورٹ کے متنازعہ فیصلہ کو مسترد کرنے کے لئے پریس کانفرنس کی گئی۔ جس میں مولانا قاری ظفر اقبال شریف، قاری عامر فاروق عباسی، قاری حسین احمد مدنی، ضلعی مبلغ مولانا سلطان احمد، انجمن تاجران کے چیئرمین چوہدری محمد بوٹا طاہر، مولانا عمر فاروق حسنی، قاری عنائیت اللہ و دیگر نے بیانات کئے۔

☆...... صوابی: ۲۸ جولائی کو صوابی شہر میں اڈہ مسجد تا امن چوک احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ قیادت مولانا پیر اعزاز الحق نے کی۔ مولانا مفتی صابر شاہ، مولانا فضل علی حقانی، مولانا قاری اکرام الحق اور پیر اعزاز الحق کے خطابات ہوئے۔

☆...... کروڑلعل عیسن لیہ: ۲؍اگست ۲۰۲۴ء بروز جمعہ کو کروڑلعل عیسن ضلع لیہ میں تحفظ ناموس رسالت ریلی کا انعقاد ہوا۔ نقابت مولانا اصغر نعمانی نے کی۔ ریلی کا راسٹینڈ سے شروع ہو کر چوک عمر فاروقؓ پر پہنچی اور مظاہرہ کیا۔ اس دوران مولانا طارق بدر، مولانا حسن عثمانی، مولانا اللہ نواز خان، مولانا قاری رمضان، مولانا صفی اللہ، مولانا قاری فداء الرحمٰن، مولانا عبداللہ سمیت، کروڑ شہر، لیہ شہر اور کوٹ سلطان شہر سے تشریف لائے ہوئے تاجر برادری کے صدر وناظم حضرات نے اور وکلاء حضرات نے تحفظ ختم نبوت کے لئے سب کچھ قربان کرنے کا عزم کیا شرکاء ریلی نے اس کی تائید کی۔ اختتامی دعا حضرت مولانا محمد حسین امیر لیہ نے کرائی۔

☆...... سرگودھا: ۲؍اگست ۲۰۲۴ء کو بعد نماز جمعہ مجلس سرگودھا کے زیراہتمام جامع مسجد بلاک نمبرا سے بلاک نمبر۱۲ تک عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ مظاہرہ کی قیادت مولانا نور محمد ہزاروی، مفتی محمد شاہد مسعود اور مبلغ مولانا خالد عابد نے کی۔ مظاہرہ میں دینی قیادت سمیت دیگر شعبہ ہائے زندگی سے متعلق افراد نے بھرپور شرکت کی۔

☆...... کھپرو سانگھڑ: ۲؍اگست ۲۰۲۴ء بروز جمعہ کھپرو ضلع سانگھڑ میں جامع مسجد تا شہید چوک بھرپور مظاہرہ ہوا، جس کی قیادت مولانا مختار احمد نے کی۔ قاری منیر احمد اور مولانا محمد الیاس نے بھی خطابات کئے۔

☆...... ٹنڈو آدم: ۲؍اگست بروز جمعہ شہر بھر میں مکمل ہڑتال کی گئی اور بعد نماز جمعہ مرکزی جامع مسجد ختم نبوت تا پریس کلب ٹنڈو آدم تک ایک عظیم الشان احتجاجی ریلی بعنوان تحفظ ختم نبوت نکالی گئی۔ جس کی قیادت ٹنڈو آدم کے امیر علامہ محمد راشد مدنی حمادی نے کی۔ حاجی محمد عمر جونیجو، پیر جی حافظ محمد طارق حمادی، مولانا نذیر حسین طلحہ حمادی، حافظ عبدالمالک انصاری، قاری عبدالرحمٰن مگسی، الخالد پبلک اسکول کے حافظ عبدالحکیم مگسی، جماعت اسلامی کے مشتاق احمد عادل عبدالغفور انصاری، مدنی میلاد کمیٹی کے علامہ انور قادری، جمعیت علماء پاکستان کے حافظ راشد خان، جمعیت علماء اسلام شیرانی کے حافظ ابراہیم انصاری، معین الدین انصاری، تحریک انصاف کے فیض محمد ڈیرو، محمد زبیر قریشی، ایم کیو ایم پاکستان کے عبدالحمید، شیخ الفلاح ویلفیئر کے محمد اعظم قریشی، غوری برادری کے پروفیسر احمد بلال غوری، جمعیت علماء اسلام کے ڈاکٹر نفیس احمد سموں سمیت متعدد علماء اکرام نے شرکت کی، باغیان پاکستان قادیانیوں سے متعلق قرارداد کے علاوہ گستاخ رسول فراز پرویز ملعون کو جلد از جلد گرفتار کرنے کا بھی انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا۔

☆...... ملتان: ۳؍اگست ۲۰۲۴ء کو سہ پہر تین بجے مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت تا پریس کلب ملتان میں تاریخ ساز احتجاجی مظاہرہ ہوا، مظاہرین دفتر ختم نبوت سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی دعا سے رخصت ہوئے۔ گھنٹہ گھر، فوارہ چوک، نواں شہر چوک سے ہوتا ہوا مظاہرہ پریس کلب پہنچا۔ مظاہرہ کی قیادت مولانا محمد انس اور راقم محمد وسیم اسلم نے کی۔ بلاشبہ ہزاروں افراد نے مظاہرہ میں شرکت کرکے پریس کلب کے سامنے انفرادی نوعیت کے مظاہرے کی تاریخ رقم کی۔ مظاہرہ میں علامہ سلطان محمود ضیاء، شیخ حافظ محمد عمر، مفتی محمد عمر فاروق، مولانا محمد

حارث، مفتی محمد عدنان کاشف، مفتی محمد عنایت الکریم، مفتی محمد ربنواز، مولانا جنید احمد، مفتی محمد آصف، مفتی محمد وقاص، ثناء خواں عبدالشکور ربانی برادران، مولانا منیر احمد جالندھری، مولانا عبدالرحمٰن قاسمی، مولانا عتیق الرحمٰن سیف، مولانا محمد بلال شاہین، مولانا قاری محمد عکاشہ، مولانا محمد مرسلین، مولانا محمد زبیر اور مولانا محمد عثمان قاسمی سمیت شہر کے چار درجن حلقہ جات کے تمام ذمہ داران حضرات نے شرکت وخطابات کئے۔

☆...... اسلام آباد، راولپنڈی: ۳۱؍اگست ۲۰۲۴ء بروز ہفتہ شام چار بجے نیشنل پریس کلب اسلام آباد میں بھرپور مشترکہ پریس کانفرنس ہوئی۔ جس میں عالمی مجلس کے مولانا قاضی مشتاق احمد، مولانا مفتی عبدالرشید، وفاق المدارس کے مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا ظہور احمد علوی، مفتی اویس عزیز، جمعیت علماء اسلام کے مولانا نذیر احمد فاروقی، مفتی محمد عبداللہ، مبلغین مولانا محمد طیب ومولانا محمد طارق، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا قاری عبدالوحید قاسمی، مفتی عبدالسلام، مولانا عبدالغفار، مولانا عبدالمجید ہزاروی، مولانا سید راحت شاہ، راولپنڈی سے انجمن تاجران، انجمن شہریان اور تنظیمات تاجران کی مرکزی قیادت اور بارایسوسی ایشن کے نمائندگان سمیت کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی۔ پریس کانفرنس کے بعد کلب کے باہر عظیم الشان مظاہرہ بھی کیا گیا۔

☆...... میر پور خاص: ۳۱؍اگست بروز ہفتہ بعد نماز عصر میر پور خاص میں عظیم الشان ریلی واحتجاجی مظاہرہ مدینہ مسجد شاہی بازار تا سبزی چوک منعقد ہوا۔ مظاہرہ کی قیادت مولانا مختار احمد نے کی۔ مفتی عبیداللہ، قاری عبدالرشید، مفتی مسعود احمد کے خطابات ہوئے۔ کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کنونشن تونسہ شریف

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن ۲۸ جولائی ۲۰۲۴ء بروز اتوار صبح گیارہ بجے تا ایک بجے جامعہ محمدیہ گلشن محمد خانقاہ تونسہ شریف میں ختم نبوت علماء کنونشن کا انعقاد ہوا، جس میں علاقہ بھر کے علماء، خطباء، ائمہ مساجد، مدرسین ودیگر احباب نے شرکت فرمائی۔ کنونشن کی صدارت استاد العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب الرحمٰن تونسوی نے کی۔ مولانا محمد اقبال ساقی مبلغ ڈیرہ غازی خان نے کنونشن کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ مولانا امان اللہ قیصرانی نے اپنے بیان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کو تحصیل کی طرف سے یقین دہانی کرائی کہ ان شاء اللہ حسب معمول ایک بہت بڑا قافلہ یوم الفتح گولڈن جوبلی تحفظ ختم نبوت کانفرنس مینار پاکستان لاہور میں بھرپور شرکت کرے گا۔ آخر میں خصوصی خطاب حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا ہوا۔ انہوں نے مینار پاکستان میں ہونے والی عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی دعوت دی۔ اختتامی دعا مولانا حبیب الرحمٰن تونسوی نے فرمائی۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل تونسہ شریف کے امیر مولانا عبدالعزیز لاشاری کی قیادت میں مولانا غلام مصطفیٰ اشعری قاری عبدالخالق ودیگر احباب نے تحصیل بھر کا دورہ کیا۔

قادیانیوں کا بھی بنگلا دیش میں باجا بجادیا گیا

رپورٹ: مولانا عتیق الرحمٰن سیف

بنگلہ دیش کے حالات کچھ ہفتوں سے گھمبیر صورت حال اختیار کر چکے ہیں، بوقت تحریر حسینہ واجد کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے اور وہ ملک سے فرار ہو چکی ہیں۔ اور اب عبوری حکومت پر کام شروع ہو چکا ہے۔ اسی دوران سوشل میڈیا ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی کہ بنگلا دیش میں ہنگاموں کے دوران قادیانی مرکز کو مظاہرین نے آگ لگا دی ہے جس کی وجہ سے موقع پر موجود قادیانی املاک کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ اس خبر کی جب اپنے ذرائع سے تحقیق کرائی گئی تو جو اطلاع موصول ہوئی نظر قارئین کی جاتی ہے۔

بنگلا دیش میں قادیانیوں نے شہروں سے دور اور غربت زدہ جس علاقہ کا انتخاب کیا، وہ انڈیا کی سرحد کے قریب اور بنگلا دیش کے شمال میں ضلع پنچ گڑھ اور اس کے مضافات ہیں۔ جہاں کی عوام سادہ لوح اور غربت کا شکار ہے۔ وہاں قادیانیوں نے فلتالا (phultala) کے نام کے قصبہ میں سستے داموں اراضی خرید کر احمد نگر کے نام سے ایک بستی قائم کر رکھی ہے، اور وہاں کئی سالوں سے اپنا مرکز بھی قائم کر رکھا ہے۔ اپنی عبادت گاہیں اور مدارس کی طرز پر تعلیمی ادارے بھی قائم کر رکھے ہیں اور کاروبار بھی کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو مرتد کرنے کی ناپاک کوششوں میں بھی سرگرم عمل ہیں۔ یہاں کے قادیانیوں نے تقریباً چار سال قبل اپنے آباؤ اجداد کے طرز عمل کو اختیار کرتے ہوئے وہاں کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانسنے کے لیے ایک اجتماع کا انعقاد کرنا چاہا جس پر وہاں کے مسلمانوں نے ملک کے جید علماء کرام کو اپنے ہاں بلا کر پروگرامات کا ایک جال بچھا دیا جس کے خاطر خواہ نتائج حاصل ہوئے۔

قادیانیوں نے پینترا بدلا اور اپنے اجلاسوں میں سرکاری افسران بالا کو مدعو کرنے لگے اور مسلمانوں کو باور کرانے لگے کہ جس طرح برصغیر میں انگریز ہماری پشت پر تھا اسی طرح بنگلا دیشی شیخ حسینہ واجد کی حکومت کی سپورٹ بھی ہمیں حاصل ہے۔ ردعمل میں مسلمانوں نے کئی بار ان سرکاری کارندوں کو اس طرز عمل سے روکا۔ اور قادیانیوں کو غریب مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنے کی کوششوں کو ترک کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ لیکن مرزائی بے لگام گھوڑے کی طرح مسلمانوں کے عقائد و جذبات کو روندتے رہے۔ حتیٰ کہ اپنے اجتماع میں حسینہ واجد کو دعوت دی جس پر مسلمانوں نے اس کا بھرپور بائیکاٹ کا اعلان کیا جس کی وجہ سے اس نے آنے سے انکار کر دیا، ان اسباب کی وجہ سے مسلمان پہلے سے ہی مشتعل تھے۔ اب جب حالات نے انگڑائی لی تو وہاں کے مظاہرین نے وقت کو غنیمت سمجھا اور تنگ آمد بجنگ آمد کا عملی نمونہ پیش کرتے ہوئے احمد نگر میں قائم قادیانی مرکز کو آگ لگا کر قادیانیوں کا باجا بجا دیا ہے۔ جس سے ان کی عمارتیں جل کر خاکستر ہو چکی ہیں۔ دو دنوں سے بنگلا دیش کی انسانی حقوق کی تنظیمیں رو نا رہی ہیں کہ قادیانیوں پر ظلم کیا گیا ہے۔ کاش یہ رونا اس وقت بھی ہوتا جب مسلمانوں کے عقائد سے کھیلا جا رہا تھا اور اب قادیانیوں کی زبان حال سے حالت یہ ہے: صنم ہم تو ڈوبے ہیں تمہیں بھی لے ڈوبیں گے، ملعون قادیان اپنے ماننے والوں سمیت حسرت و ندامت و نحوست کا شکار ہو چکا۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ!

پانچ روزہ شعور ختم نبوت کورس رحیم یار خان

مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے تحت جامع مسجد توحید ترین کالونی گلی نمبر۲ تھلی روڈ سوئی گیس چوک نزد ٹی سی کالج رحیم یار خان میں مدارس، اسکول، کالجز و یونیورسٹیز کے طلباء و طالبات، ٹیچرز، تاجر، زمیندار، ڈاکٹرز، وکلاء اور ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے عوام الناس کے لئے ۱۳ تا ۱۷ جولائی ۲۰۲۴ء پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت و فہم دین کورس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مرکزی راہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مفتی محمد سلطان مبلغ رحیم یار خان کے سیر حاصل دروس ہوئے۔ جن میں اسلام کے تمام بنیادی عقائد، عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور امت مسلمہ کی ذمہ داری، حیات رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی، دور حاضر کے موجودہ فتنے، مرزا جہلمی انجینئر، جاوید غامدی، پرویز حامد، فرحت نسیم ہاشمی اور کیپٹن مسعود عثمانی کے کفریہ اور گمراہ کن عقائد سے مکمل آگاہی دی گئی۔ سینکڑوں کی تعداد میں شہر بھر سے حضرات و خواتین نے بھرپور شرکت کی۔ پروگرام کے آخر میں کورس کے تمام شرکاء میں جماعت کی طرف سے کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

مولانا محمد راشد مدنی و مولانا عابد کمال کا تین روزہ دورہ لوئر دیر

مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر دیر کے زیر اہتمام تین روزہ فہم عقیدہ ختم نبوت کورسز کے سلسلہ میں مولانا محمد راشد مدنی و مولانا عابد کمال ۲۲ جولائی ۲۰۲۴ء کو تالاش تشریف لائے۔ بعد نماز ظہر کورسز کا آغاز کیا گیا:

پہلا کورس ۲۲ جولائی شام چار بجے بمقام جامعہ صدیقہ میں ہوا۔ دوسرا کورس ۲۳ جولائی صبح جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات میں زیر نگرانی مہتمم مولانا جواد احمد ہوا۔ مولانا محمد بلال نے تلاوت کی۔ مولانا عابد کمال اور مولانا محمد راشد مدنی نے اسباق پڑھائے۔ کورس میں جامعہ کے معلمین و معلمات اور کثیر تعداد میں طالبات شریک ہوئے۔ تیسرا کورس: اسی روز بعد از نماز مغرب جامع مسجد مینار ماخئی درہ میں منعقد ہوا۔ مولانا شمشیر، مولانا عابد کمال اور مولانا راشد مدنی نے بیانات کئے۔ شرکاء کی تعداد خلاف توقع تھی۔ عوام کا جم غفیر تھا۔ ۲۴ جولائی کو جامعہ انوار القرآن شارجہ مسجد تیمرگرہ میں نماز فجر کا درس ہوا۔ ازاں بعد چوتھا کورس صبح دس بجے جامع مسجد حمزہ زور منڈی خال میں ہوا، کورس سے مولانا محمد راشد مدنی، مولانا عابد کمال نے خطاب کیا اور مولانا مفتی فرمان و مفتی عمر حسین مہمانوں کے ہمراہ رہے۔ پانچواں کورس جامعہ امام ابوحنیفہ انڈھیری تیمرگرہ میں زیر سرپرستی مولانا عمر حسین و مولانا داود اور زیر انتظام مولانا دیار ہوا۔ جس میں مولانا عابد کمال اور مولانا محمد راشد مدنی نے ایمان افروز بیانات کئے۔ (مولانا محمد بلال المیدانی)

ختم نبوت کانفرنس داجل ضلع راجن پور

۲۶ جولائی ۲۰۲۴ء کو بعد نمازِ عشاء جامع مسجد حیدر کرارؓ داجل تحصیل جام پور ضلع راجن پور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بسلسلہ تیاری گولڈن جوبلی لاہور منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا مفتی محمود لنڈ اور مولانا حسین لنڈ نے، سرپرستی شیخ الحدیث مولانا ابوبکر عبداللہ مدظلہ امیر عالمی مجلس ضلع راجن پور نے، جبکہ نگرانی ونقابت مفتی مشتاق سلیم وشیخ الحدیث مفتی اسحاق مصطفیٰ داجل نے کی۔ تلاوت قاری فاروق احمد، ہدیہ نعت جناب مزمل حنیف مزمل نے پیش کیا۔ مولانا ہدایت اللہ انور، مبلغ مولانا محمد اقبال ساقی، حضرت مولانا ابوبکر عبداللہ اور مہمان خصوصی حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور کے خطابات ہوئے۔ کانفرنس کی کامیابی میں داجل کی تنظیم الائمہ، مولانا نعیم صدیقی، مولانا سمیع اللہ گشکوری، قاری عبدالمجید گھلو نے بھرپور کردار ادا کیا۔

کانفرنس میں داجل کی عوام، نوشہرہ غربی، ہڑند لنڈی، سیدان بستی، میو بستی، ڈنور بستی، گدارہ بستی، درکھان مہتم بستی گشکوری والوں نے بھرپور شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان

۲۷ جولائی ۲۰۲۴ء بعد نماز مغرب ڈیرہ میاں دانش رضا بودلہ، غوث آباد تحصیل کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس بسلسلہ تیاری گولڈن جوبلی لاہور مینار پاکستان منعقد ہوئی، جس کی صدارت استاذ العلماء مولانا قاری محمد عبداللہ غفاری اور حضرت مولانا جمیل احمد سکھانی نے کی۔ نقابت ماسٹر کلیم اللہ تمیمی نے کی۔ طاہر بلال چشتی نے حمد ونعت جبکہ مولانا اصغر حنفی، مولانا محمد اقبال ساقی نے بیانات کئے۔ کانفرنس میں خصوصی بیان حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کیا۔ کانفرنس کی کامیابی میں مولانا قاری حزب اللہ غفاری، ملک ابوبکر گھلو، مولانا محمد راشد ڈیروی، مولانا مفتی محمد سیف اللہ غفاری، مولانا مفتی محمد اسد اللہ غفاری، بودلہ برادری، اور میاں دانش رضا بودلہ نے بھرپور محنت کی۔ اختتامی دعا مولانا جمیل احمد سکھانی نے کرائی۔

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن ڈیرہ غازی خان

۲۷ جولائی ۲۰۲۴ء کو صبح نو بجے جامعہ عبیدیہ نقشبندیہ بلاک ۳ ڈیرہ غازی خان میں علماء کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی صدارت استاد العلماء مولانا قاضی عبدالقیوم علوی نے فرمائی۔ کنونشن کا باقاعدہ آغاز قاری غلام اکبر جڑھ کی تلاوت سے ہوا جبکہ ملک ابوبکر صدیق گھلو نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا مفتی ارشاد احمد راشد نے نقابت کی۔ مبلغ مولانا محمد اقبال ساقی نے کنونشن کی غرض وغایت بیان کی۔ کنونشن میں مولانا ڈاکٹر محمد یونس راج، مولانا عبدالعزیز احسن، مولانا عبدالرحمٰن غفاری، مولانا محمد یوسف شہزاد، پروگرام کے میزبان مولانا پیر مدثر عرفان نقشبندی نے خطابات کئے۔ خصوصی مہمان مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے مبارک ثانی کیس پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ مزید لاہور میں ہونے والی کانفرنس کے لئے علماء سے بمعہ قافلہ شریک ہونے کی اپیل کی۔ اختتامی دعا مولانا رشید احمد شاہ جمالی مدظلہ نے فرمائی۔

تحفظ ختم نبوت کنونشن مظفر گڑھ

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہونے والی گولڈن جوبلی مینار پاکستان لاہور اور ۱۸؍اگست ۲۰۲۴ء کو فیاض پارک مظفر گڑھ میں ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے حوالہ سے علماء کرام کا کنونشن جامعہ اسلامیہ مدنیہ ڈی جی خان روڈ مظفر گڑھ میں منعقد ہوا۔ کنونشن کی نگرانی مولانا حمزہ لقمان نے، میزبانی مولانا جمیل اختر نے، جبکہ نقابت مولانا عتیق الرحمٰن نے کی۔ کنونشن میں مفتی حفیظ اللہ، مولانا آصف شاہ، مولانا عقیل احمد ترابی، مولانا فیاض احمد، مولانا پیر ذوالفقار احمد، مولانا مرتضیٰ حسن، بھائی محمد ارشد، مولانا نعمان مکی اور مولانا کلیم احمد لدھیانوی نے بیانات کئے۔ مبلغ ملتان مولانا محمد وسیم اسلم نے ایجنڈا اجلاس پر سیر حاصل گفتگو کی، جبکہ صاحبزادہ مولانا حافظ محمد انس ناظم دفتر مرکزیہ ختم نبوت ملتان نے کانفرنس کی تیاری کے حوالہ سے ہدایات دیں۔ اختتامی اور صدارتی بیان مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فرمایا۔ اختتامی دعا مولانا عبدالمعبود آزاد نے کرائی۔

چناب نگر ضلع چنیوٹ میں قادیانیت سے تائب ہوکر ایک ڈاکٹر کا قبول اسلام

مرزائی ہسپتال فضل عمر چناب نگر ضلع چنیوٹ کے تعلیم یافیہ نوجوان، ڈاکٹر فہد احمد نے ۲۱؍جولائی ۲۰۲۴ء کو مدرسہ عربیہ ختم نبوت مرکز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مبلغ ختم نبوت مولانا توصیف احمد سے ملاقات کی۔ طویل سوال وجواب کی نشست کے بعد مرزا غلام قادیانی اور مذہب قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔ اس بابرکت موقع پر چینوٹ کے علماء کرام مولانا طاہر حسین، مولانا بدر عالم، مولانا ضیاء الحق، مولانا راشد امام بخاری مسجد، رانا مبین، شبیر چیمہ سمیت مظفر آباد و اسلام آباد سے آئے مہمان حضرات بھی موجود تھے۔ حاضرین مجلس نے ڈاکٹر فہد احمد کو مبارکباد دی اور ان کے لئے استقامت کی دعا دی۔

پشاور میں چھ قادیانیوں کا قبول اسلام

مجلس تحفظ ختم نبوت کی کاوشوں اور محنتوں سے ۳۰ جولائی ۲۰۲۴ء کو گلبرک پشاور میں ایک خاندان کے چھ افراد نے قادیانیت پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرلیا۔ خاندان میں تین مرد اور تین خواتین شامل ہیں۔ نومسلمین نے مفتی سبحان اللہ جان کی موجودگی میں اسلام قبول کرلیا اور خاتم النّبیین ﷺ کی غلامی میں نئی زندگی گزارنے کا عہد کیا۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹاؤن تھری کے روح رواں حافظ محمد عابد، مولانا قاری شاہد، مفتی امجد علی، مولانا عبداللہ، مولانا سہیل درویش، مولانا صدیق اور دیگر مقامی علماء کرام وعوام الناس شامل تھے۔

نومسلمین کے نام یہ ہیں: اکرام اللہ ولد غلام علی، فرقان احمد ولد اکرام اللہ، فرحان احمد ولد اکرام اللہ، زوجہ اکرام اللہ، دختران اکرام اللہ۔ اللہ تعالیٰ تمام کو استقامت نصیب فرمائیں۔

ختم نبوت کانفرنس

کچا جیل روڈ کوٹ لکھپت لاہور

7 ستمبر 2024 مینار پاکستان لاہور گولڈن جوبلی یوم الفتح ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام 12 اگست 2024 بروز پیر بعد نمازِ مغرب عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کچا جیل روڈ کوٹ لکھپت لاہور میں منعقد ہوئی کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا قرآن پاک کی تلاوت قاری عبیدالرحمٰن فیض نے کی اور ہدیہ نعت بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مولانا محمد قاسم گجر نے پیش کی، بیان مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم ،مبلغ ختم نبوت مولانا سمیع اللہ، استاذ العلماء مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا اور کانفرنس کے اختتام پر بیان اور دعا ولی کامل شیخ المشائخ استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کی کانفرنس میں کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کی جسمیں مولانا ناصر عزیز، بھائی محمد آصف، مولانا یونس مدنی، مولانا محمد سعد، مولانا احمد یار، مولانا عرفان حیدر، مولانا کاشف بلال، مولانا مہتاب فاروق، مولانا محمد امین، بھائی محمد بلال سمیت دیگر کئی حضرات نے شرکت کی۔

رعایتی قیمت
مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	قیمت
1	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1 تا 32 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	11200
2	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
3	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	500
4	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	500
5	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
6	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	500
7	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	250
8	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	250
9	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	600
11	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1800
12	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (جلد اوّل)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	350
13	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (جلد دوم)	رسائل اکابرین	350
14	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	300
15	خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں)	مولانا محمد بلال ، مولانا محمد یوسف ماما	700
16	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	350
17	قادیانیت کا تعاقب	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	250
18	تحریک ختم نبوت (10 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	4500
19	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
20	ختم نبوت کورس	مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	350
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت	جناب محمد متین خالد صاحب	400
22	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے (دو جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700
23	فتنہ گوہر شاہی	مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ	200

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

سلام زندہ باد — فرما گئے یہ ہادیِ لا نبی بعدی — تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

سالانہ

ختم نبوۃ کانفرنس

فقیدُ المثال

عظیمُ الشان

تاریخی

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

علماء کرام، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

بمقام

مسلم کالونی چناب نگر میں

بتاریخ

24، 25 اکتوبر 2024ء

بروز جمعرات، جمعۃ المبارک

زیر صدارت

پیر طریقت رہبر شریعت ولیِ کامل

حافظ مولانا محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب حفظہ اللہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر نگرانی

حضرت مولانا پیر طریقت مخدوم العلماء ولی ابن ولی

صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ

نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر سرپرستی

استاذ العلماء جانشین حضرت بنوری

حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ

نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- عقیدۂ ختمِ نبوت
- سیرت خاتم الانبیاء ﷺ
- عظمت صحابہ و اہلبیت رضی اللہ عنہم
- حیاتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
- ظہور امام مہدی رضی اللہ عنہ
- پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ جیسے اہم موضوعات پر
- اتحاد امت محمدیہ

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-7314337
0300-4304277
0301-6395200

قیمت فی شمارہ -/30 روپے — قیمت سالانہ -/360 روپے